محبت اک تبسم

از قلم فرواخالد

"ہالہ قریشی میں نوشیر واں آفندی اپنے پورے ہوش وحواس میں تمہیں طلاق دیتاہوں۔۔۔میں تمہیں طلاق دیتاہوں۔۔۔ میں تمہیں طلاق دیتاہوں۔۔۔"

اس شخص کے چہرے پر اس وقت کسی بھی قسم کی کوئی نرمی نہیں تھی۔۔۔بے رحمی اور بے حسی کے ساتھ وہ اپنا فیصلہ سناتا زمین پر گری اس سسکتی ہوئی لڑکی پر ایک آخری نگاہ ڈالتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔جس کی آنکھوں سے اس پل آنسوؤں کا سیلاب جاری

ہو چکا تھا۔۔۔کچھ ہی عرصے میں وہ شخص اس کی کل کائنات بن بیٹھا تھا۔۔۔وہ اسے اپنے سر کا سائبان ماننے لگی تھی۔۔۔

مگر آج بہت ہی بے رحمی کے ساتھ وہی شخص اس کے سر سے آنچل چھین کر لے گیا تھا۔۔۔

وہ سسک رہی تھی۔۔۔جب اسے اپنے بازو پر کسی کا لمس محسوس ہوا تھا۔۔۔

"ہالہ۔۔۔ہالہ۔۔۔کیا ہوا ہے۔۔۔؟؟تم ایسے کیوں رو رہی ہو۔۔"اس کی آنکھیں کھلی تھیں۔۔۔وہ اس وقت جائے نماز پر

سجدے کی حالت میں تھی۔اس نے نگاہیں اٹھا کر غائب دماغی سے پاس بیٹھی ثمرین کو دیکھا تھا۔۔

"وہ۔۔وہ ابھی یہاں آئے تھے۔۔انہوں نے مجھے طلاق دے دی ہے۔۔"

اس کے لبوں سے ٹوٹ ٹوٹ کر الفاظ نکلے تھے۔۔۔اس کے چہرے کی جانب دیکھتے ایسا لگ رہا تھا جیسے زندگی ختم ہو چکی ہو۔۔

"ریلیکس ہالہ یہاں کوئی نہیں آیا۔۔۔"ثمرین نے اسے نرمی سے تھامتے اپنے ساتھ لگایا تھا۔۔۔وہ کسی برے خواب کے زیر اثر لگی

تھی اسے۔۔وہی خواب جس نے اس معصوم لڑکی کو سہار کھا

تھا۔۔۔

ہالہ سجدے سے اٹھی تھی جب دروازے پر ہوتی دستک کے

ساتھ جبران صاحب اندر داخل ہوئے تھے۔۔۔

"نوشیرواں آفندی سے ابھی بات ہوئی ہے ہماری۔۔طلاق دینا

چاہتا ہے وہ تمہیں۔۔مگر اس کا کہنا ہے طلاق کے پیپرز وہ

تمہارے سامنے بیٹھ کر سائن کرے گا۔۔۔"

جبران قریشی کی بات پر ہالہ نے تڑپ کر چہرا اٹھایا تھا۔۔۔

بے ضرر دل کی ساری امیدیں ٹوٹ گئی تھیں۔۔وہ بھی ان سب باتوں پر یقین کر چکا تھا۔۔۔ہالہ کے درد کی شدت بڑھنے لگی تھی۔۔۔وہ اس کے گھر والوں کی نفرت نہیں دیکھ پائی تھی۔۔ اس کی کیسے دیکھتی۔۔

وہ اس کے سامنے نہیں جانا چاہتی تھی۔۔۔

وہ اس کی نفرت برداشت نہیں کر سکتی تھی۔۔۔اس کی زندگی میں ابھی مزید نجانے کتنی اذیتیں برداشت کرنا لکھی تھیں۔۔۔

وہ سائباں اس کے سر سے ہٹنے والا تھا۔

جس کو پا کر اس نے خود کو محفوظ محسوس کیا تھا۔۔ جس کے ہوتے ہوئے وہ ہر خوف سے بے پرواہ رہتی تھی۔۔۔

"مجھے نہیں جانا ان کے سامنے۔۔۔ آپ ان سے بولیں وہ مجھے ایسے ہی طلاق دے دیں۔مجھے ان کے سامنے بھیجنے کا ظلم مت کریں۔۔ خدا کے لیے۔۔"

ہالہ ان کے آگے گڑگڑاتے ہوئے بولی تھی۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"آپی فار گاڈ سیک میرے آگے یہ ڈیلز رکھنا چھوڑ دیں۔۔۔ مجھے ان سب میں کوئی انٹرسٹ نہیں ہے۔۔۔"

نوشیرواں منال کی بات سنتے ہی ہتھے سے اکھڑ گیا تھا۔۔

"نوشیرواں کبھی تو کسی کی مجبوری سمجھ جایا کرو۔۔ہالہ بہت اچھی لڑکی ہے۔۔۔میں مل چکی ہوں اس سے۔۔۔ ثمرہ آنٹی کو تو تم جانتے ہی ہو نا۔۔۔ان کی جاننے والی کی بیٹی ہے۔۔۔بچاری غریب اور ضرورت مند ہے۔۔۔میں تمیں ہمیشہ کے لیے اسے اپنی بیوی بنا کر رکھنے کو نہیں کہہ رہی۔۔

صرف ایک سال کا کانٹریکٹ ہے۔۔۔پھر اس کے بعد تم اسے آزاد کر دینا۔۔"

منال اسجد کو سب سمجھا کر اپنی ٹیم میں شامل کر چکی تھی۔۔اس کے علاوہ وہ یہ راز کسی اور کو نہیں بتانا چاہتی تھی۔۔

جبکہ اس کی بات کے جواب میں نوشیر واں نے گھور کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"کیا ہم یہاں کسی بزنس ڈیل کی بات کر رہے ہیں یا شادی کی بات ہو رہی۔۔۔؟؟"

وہ طنزیہ لہجے میں بولا تھا۔۔۔

"فرحین تمہیں نیچا دکھانے کی خاطر داؤد قریشی کا استعمال کر رہی ہے تو تم اسے نیچا دکھانے کی خاطر بھی یہ سب کر سکتے ہو نا۔۔۔ جب کہ وہ لڑکی خود اس کنٹریکٹ کے لیے رضامند ہے۔۔۔"

منال نے جان بوجھ کر اس کی دکھتی رگ کو چھیڑا تھا۔۔

"کتنی رقم دے کر ہائر کیا ہے آپ نے اس لڑکی کو۔۔۔"

اس نے تپے لہجے میں کہا تھا۔۔ اسے یہ سب ٹھیک نہیں لگ رہا تھا۔۔۔

"اس بات کو رہنے دو تم۔۔۔مجھے اپنا فیصلہ بتاؤ۔۔۔اور یہ بھی سن لو کہ تایا جان فرحین اور داؤد کی منگنی کے لیے مان گئے ہیں۔۔تم بھی ہالہ کو اپنی لوون کے طور پر متعارف کروا دینا سب کے ساتھ۔۔"

منال کی بات پر نوشیرواں کے تاثرات بدلے تھے۔۔۔

اسے یہی لگ رہا تھا کہ گھر والے فرحین کی منگنی کے لیے نہیں مانیں گے۔۔۔

اس نے مٹھیاں بھینچتے اپنی پیشانی کو مسلا تھا۔۔۔

"آپ جو بھی کہیں مگر میں کسی بھی لڑکی سے اب ایسا کوئی رشتہ نہیں رکھنا چاہتا۔۔۔یہ سب ایک جیسی ہی ہوتی ہیں۔۔۔"

وہ سرے سے انکاری تھا۔۔

"نوشیر واں پلیز۔۔۔تمہیں تو ویسے بھی اس لڑکی میں کوئی دلچسپی نہیں ہو گی۔۔تو اسے اپنا نام دے کر اس گھر میں تو رکھ ہی سکتے ہو نا تم۔۔۔فرحین تو اب ویسے بھی تمہیں دوبارہ نہیں مل سکتی۔۔وہ اب کسی اور کی ہونے جا رہی ہے۔۔تم اس کا خیال دل سے نکال کیوں نہیں دیتے۔۔۔"

منال نے جان بوجھ کر یہ ذکر چھیڑا تھا۔۔۔

کیونکہ نوشیرواں کی بے چینی ان باتوں نے مزید بڑھادی تھی۔۔۔

"آپی پلیز۔۔۔آپ ان باتوں کو بیچ میں مت لائیں۔۔۔فرحین کا مجھ سے کیا معاملہ ہے اور کب تک رہے گا۔۔۔اسے میں کسی سے بھی ڈسکس نہیں کرنا چاہتا۔۔۔"

وہ خفگی سے بولا تھا۔۔۔

منال کو اس کا اب بھی فرحین کا نام لینا سخت زہر لگا تھا۔۔۔

"کسی کی مدد تو کر ہی سکتے ہو نا۔۔۔اگر تم اب بھی فرحین کو چاہتے ہو تو اس سے تمہارا فائدہ بھی ہو سکتا ہے۔۔۔۔کیا پتا تمہیں کسی دوسری لڑکی کے ساتھ دیکھ فرحین۔۔۔"

منال اس کے منع کرنے کے باوجود فرحین کا نام گھسیٹ رہی تھی۔۔

نوشیر واں غصے سے اٹھنے لگا تھا جب اسجد نے اسے روک لیا تھا۔۔۔

"مان جاؤ اپنی بہن کی بات۔۔۔تمہارے لیے کبھی غلط فیصلہ نہیں کرے گی۔۔۔"

اسجد نے نرمی سے کیا تھا۔۔۔

"آپ لوگ زبردستی اس لڑکی کو مجھ پر مسلط کر رہے ہو۔۔وہ میرے ساتھ نہیں رہ پائے گی۔۔۔آپ جانتے ہیں میں کیسا انسان ہوں۔۔بہت جلد بھاگ جانا اس نے۔۔۔"

وہ انہیں سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔

"اس کی فکر چھوڑو۔۔ہمیں تمہاری رضامندی چاہیے۔۔۔کیا پتا یہ نیا رشتہ جڑنے سے تمہاری زندگی میں کوئی مثبت تبدیلی آجائے۔۔۔آج لڑکی تمہیں سدھار دے۔۔۔"

اسجد نے اسے چھوٹے بھائیوں کی طرح سمجھاتے کہا تھا۔۔۔

"مجھے سدھارے گی اور میری زندگی بدلے گی۔۔۔وہ بھی وہ لڑکی جو خود پیسوں کے لالچ میں میری زندگی میں شامل ہونا چاہتی ہے۔۔۔"

اس نے طنزیہ انداز میں ہنستے اسجد کا مذاق اڑایا تھا۔۔۔۔

اسجد نے اسکی بات کو سیریس نہیں لیا تھا۔۔وہ دونوں ہی اس کی باتوں کو اگنور کر رہے تھے۔۔ان کو بس ایک ہی بات نظر آ رہی تھی کہ وہ اس رشتے کے لیے رضامندی دے دے۔۔

"ایسا مت بولو۔۔۔ہونے کو کچھ بھی ہو سکتا ہے۔۔۔"

منال نجانے کیوں ہالہ کو لے کر پر امید تھی۔۔۔اسے وہ معصوم سی لڑکی بہت زیادہ پسند آئی تھی۔۔۔وہ تصور میں اسے اپنے بھائی کے ساتھ جوڑتی آپ ہی آپ مسکرا رہی تھی۔۔۔

دونوں ایک ساتھ بہت زیادہ خوبصورت لگنے والے تھے۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔میں اس کانٹریکٹ میرج کے لیے تیار ہوں۔۔ مگر میری ایک شرط ہے۔۔۔"

نوشیرواں کے راضی ہونے پر جہاں وہ خوش ہوئے تھے۔۔وہیں اس کی جانب سے رکھی گئی شرط انہیں پھر سے پریشان کر گئی تھی۔۔

"کیسی شرط۔۔۔؟؟"

منال نے پریشانی کے عالم میں پوچھا تھا۔۔

"یہ کانٹریکٹ میرج سب گھر والوں کے سامنے لو میرج کے طور پر پیش کی جائے گی۔۔۔اور اس بارے میں سب کو نکاح کے بعد ہی بتایا جائے گا۔۔۔"

نوشیرواں کی بات پر منال نے بولنا چاہا تھا۔۔۔ مگر اسجد نے اس کا ہاتھ تھام کر اسے بولنے سے روک دیا تھا۔۔۔

"منظور ہے تمہاری یہ شرط۔۔۔"

اسجد نے رضامندی ظاہر کی تھی۔۔۔

"تو ٹھیک ہے پھر۔۔۔ یہ نکاح کل ہو گا۔۔۔"

وہ اگلا بم پھوڑتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔ منال نے گھبراہٹ کے عالم میں اسجد کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"کیا ہم یہ ٹھیک کر رہے ہیں۔۔۔؟؟"

منال کو اب گھبراہٹ ہونے لگی تھی۔۔۔وہ بہت بڑا رسک لے رہی تھی اپنے بھائی کی زندگی پر ایک بار پھر سے۔۔

"میں نہیں جانتا۔۔پر اس اڑیل انسان کو قابو کرنے کا یہی طریقہ ہے۔۔۔وہ شراب اور شباب کے جس راستے پر چل نکلا ہے۔۔۔ اس پر تباہی کے سوا کچھ نہیں ہے۔۔۔اسے اس وقت اس حلال رشتے میں باندھنا بہت ضروری ہے۔۔۔

ورنہ کل کو ریا جیسی لڑکیوں کے ہتھے چڑھ کر وہ ہمیں بھی بھول جایے گا۔۔۔بابا اور باقی گھر والوں کی فکر نہ کرو تم۔۔۔انہیں میں

سنبھل لوں گا۔۔تم بس یہ دیکھنا کہ وہ لڑکی نوشیر واں کے مزاج کو سمجھ کر اس کے ساتھ چلے۔۔۔

اس رشتے میں زیادہ کمپرومائز اس لڑکی کو ہی کرنا ہو گا۔۔۔کیونکہ نوشیر واں کمپرومائز کرنے والا نہیں ہے۔۔اور سب سے بڑی بات اس کے دل میں اب بھی فرحین موجود ہے۔۔"

اسجد کی بات پر تسلی ملنے کے بجائے منال کی فکر مزید بڑھ گئی تھی۔۔

"کیا اس نکاح کے بعد نوشیر واں ان غیر لڑکیوں سے ملنے سے باز آجائے گا۔۔۔"

منال کی آنکھوں میں نمی تیر رہی تھی۔۔اس پل اسے فرحین سے بے پناہ نفرت محسوس ہوئی تھی۔۔اس کے بھائی کو اس راہ پر لانے اور برباد کرنے میں بہت حد تک اسی کا ہاتھ تھا۔۔

یہ کلب اور پارٹیز وغیرہ کی شوقین بھی وہی تھی۔۔خود اسے ان سب چیزوں میں الجھا کر نشے کا عادی بنا کر اب کیسے آرام سے اپنی زندگی سنوارنے نکل گئی تھی۔۔

اسے بہت زیادہ غصہ آرہا تھا۔۔۔مگر اس وقت وہ فرحین سے الجھ کر گھر کا ماحول مزید خراب نہیں کر سکتی تھی۔۔

یہی وجہ تھی کہ وہ صبر کے گھونٹ بھرتی خاموش تھی۔۔۔

"کچھ کہا نہیں جا سکتا۔۔۔یہ سب اس آنے والی لڑکی پر بھی منحصر ہے۔۔۔اور اس سے بھی زیادہ نوشیر واں پر۔۔۔وہ کب کیا کر جائے اس کے بارے میں کچھ بھی کہہ پانا ناممکن ہے۔۔"

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

رات کا آخری پہر چل رہا تھا۔۔۔کئی گھنٹوں کی مسلسل ہوتی بارش نے ہر جانب جل تھل کر رکھا تھا۔۔۔اس کے باوجود ابھی تک بارش کے رکنے کے کوئی امکانات نہیں تھے۔۔

بادلوں کی گھن گرج نے ماحول کو مزید خوفناک بنا دیا تھا۔۔اس طوفانی رات میں جہاں سب لوگ اپنے گھروں میں پناہ گزیں

تھے۔۔ایسے میں وہ بھی تھی جو اپنے گھر سے بے گھر ہو گئی تھی۔۔۔اپنے آپ کو بچانے کی خاطر اس کو عروسی لباس میں اپنے گھر کی دہلیز پار کرنی پڑی تھی۔۔۔

چند ہفتے پہلے جو اپنے گھر کی شہزادی تھی۔۔آج وہ رات کی تاریکی میں بے سروساماں سڑکوں پر بھٹک رہی تھی۔۔۔

بارش کے قطروں نے اس کے چہرے پر بکھرے آنسوؤں کی نمی کو اپنے اندر سمیٹ لیا تھا۔۔۔نجانے کتنی دیر سے وہ ایسے ہی بھاگ رہی تھی۔۔۔وہ اس جگہ سے بہت دور نکل جانا چاہتی تھی۔۔

مسلسل بھاگنے کی وجہ سے اس کے گداز پیر سوج چکے تھے۔۔۔

ہونٹ بھی زخمی تھا۔۔۔

گلابی گالوں پر سفاک انگلیوں کے نشان واضح تھے۔۔۔وہ بری طرح سے تھک چکی تھی۔۔۔

بارش میں مسلسل بھیگنے کی وجہ سے وہ اب ٹھنڈ سے تھر تھر کانپ رہی تھی۔۔۔اس کی ہمت بہت بار ٹوٹی تھی۔۔۔مگر وہ واپس اس جگہ نہیں جانا چاہتی تھی جہاں سے وہ بھاگ کر آئی تھی۔۔یہی وجہ تھی کہ زخمی پیر اور کانپتے وجود کے باوجود اس نے ہمت نہیں ہاری تھی۔۔۔

وہ بہت دور نکل آئی تھی۔۔۔ مگر اس کا خوف ابھی بھی کم نہیں ہوا تھا۔۔۔ اسے اب بھی لگ رہا تھا کہ وہ اس تک پہنچ جائیں گے۔۔۔ وہ پھر سے ان کے ہاتھ لگ جائے گی۔۔۔

اس کا سرخ بھاری لباس مٹی سے بھر چکا تھا۔۔۔ وہ بہت بار ٹھوکر کھا کر گری تھی۔۔

اس کا دل خون کے آنسو رو رہا تھا۔۔۔ اس کا دل چاہ رہا تھا یہیں کھڑے ہو کر دھاڑیں مار مار کر رونے لگ جائے۔۔۔

جو دھوکا اور فریب اس کے ساتھ ہوا تھا۔۔ وہ ساری زندگی نہیں بھول سکتی تھی۔۔۔ اور نہ اب کبھی کسی پر اعتبار کر سکتی تھی۔۔۔ وہ پوری طرح سے ٹوٹ چکی تھی۔۔۔

"بابا۔۔۔۔ بابا کہاں چلے گئے آپ۔۔۔ پلیز واپس آجائیں میرے پاس۔۔۔۔ آپ کے بغیر اس دنیا میں کوئی نہیں ہے میرا۔۔۔ کیوں چھوڑ کر گئے مجھے۔۔۔ اپنے ساتھ کیوں نہیں لے کر گئے۔۔۔ میں تو آپ کی پرنسز تھی نا بابا۔۔۔ اپنی پرنسز کے ساتھ ایسا کون کرتا ہے۔۔۔"

اس کی ٹانگوں سے مزید چلنے کی سکت اب ختم ہو چکی تھی۔۔۔

روڈ کے کنارے وہ درخت کے سہارے کھڑی بارش سے بچنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔اس کے لباس سے پانی نچوڑ رہا تھا۔۔۔

وہ سکڑی سمٹی اپنے رب سے مدد مانگ رہی تھی جب کچھ لمحوں بعد اسے دور سے کسی گاڑی کی ہیڈ لائٹس روشن ہوتی دکھائی دی تھیں۔۔یہ علاقہ بالکل سنسان تھا۔۔۔

بارش کی وجہ سے یہ راستہ خطرناک تھا۔۔اسی لیے کوئی اس راستے کا استعمال نہیں کر رہا تھا۔۔۔

یہ پہلی گاڑی تھی جو اس راستے پر آتی دکھائی دی تھی اسے۔۔۔

وہاں دور دور تک کوئی زی روح موجود نہیں تھا۔۔خوف سے

ویسے ہی اس کی جان نکلی جا رہی تھی۔۔

اس کے پاس سوچنے کا زیادہ وقت نہیں تھا۔۔بارش کا زور مزید

بڑھ رہا تھا۔۔۔

ہوا کی رفتار میں بھی اضافہ ہو رہا تھا۔۔

اسے محسوس ہوا تھا اس گاڑی کو بھیج کر شاید اس کے رب نے اس

کے لیے کوئی مدد بھیجی ہو۔۔۔

اس نے آگے بڑھنے کا رسک لینا چاہا تھا۔۔۔کیونکہ اب تک اس کے ساتھ جو کچھ ہوا تھا۔۔اسے نہیں لگتا تھا کہ اس سے بھی برا کچھ ہو سکتا تھا۔۔۔

یہی سوچتے وہ آگے بڑی تھی اور روڈ کے بالکل سینٹر میں آتے اس نے گاڑی والے کو رکنے کا اشارہ کیا تھا۔۔۔

سرخ لباس میں دلہنا پے کے روپ میں رات کی گہری تاریکی اور برستی بارش میں وہ سنسان روڈ پر کھڑی دیکھنے والے کو پراسرار ہی معلوم ہو رہی تھی۔۔۔

گاڑی بہت تیز رفتاری سے چل رہی تھی۔۔اس کے ایک دم سے سامنے آجانے کی وجہ سے گاڑی چلانے والے نے بہت مشکل سے بروقت بریک لگائی تھی۔۔۔وہ بال بال بچی تھی۔۔

گاڑی کے ٹائر روڈ پر چڑچڑائے تھے۔۔۔۔بارش کے ساتھ ساتھ ٹائروں کی آواز ماحول کو مزید خوفناک بنا گئی تھی۔۔۔

اس نے خوف سے لرزتے اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھا تھا۔اسے لگا تھا وہ گاڑی سے ٹکرا جائے گی اور ابھی اس کے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے۔۔۔

خوف کے مارے اس کی جان نکل گئی تھی۔۔اسے کچھ وقت لگا تھا یہ سمجھنے میں کہ وہ بچ گئی ہے۔۔۔

گاڑی کی ہیڈ لائٹس اسے اپنی آنکھوں میں چبھتی محسوس ہوئی تھیں۔۔جن سے بچنے کے لیے اس نے اپنی آنکھوں پر دونوں ہاتھ رکھ لیے تھے۔۔۔

اتنی دیر میں اندر بیٹھا شخص انتہائی غصے کے عالم میں گاڑی کا دروازہ بند کرتا باہر آیا تھا۔۔۔

"اندھی ہو گئی ہو۔۔۔دکھائی نہیں دیتا تمہیں۔۔۔مرنے کا اتنا ہی شوق ہے تو کہیں اور جا کر مرو۔۔۔"

اس کے قریب آتا مقابل اتنے زور سے دھاڑا تھا کہ ہالہ کو جو تھوڑی بہت مدد کی امید لگی تھی وہ بھی جاتی رہی تھی۔۔۔

اپنے خوف کو اندر چھپاتے وہ تیزی سے اس شخص کی جانب آئی تھی۔۔۔

سیاہ ٹراؤزر شرٹ میں ملبوس وہ رف سے حلیے میں پیشانی پر بکھرے سیاہ بالوں کے ساتھ دیکھنے میں جس قدر شاندار تھا اس کا لہجہ اتنا ہی غیر مہذب تھا۔۔۔

اسے ابھی گاڑی سے نکلنے زیادہ دیر نہیں ہوئی تھی اور وہ پوری طرح سے بارش میں بھیگ گیا تھا۔۔۔بارش اتنی شدید تھی۔۔۔

ہالہ بمشکل اس کی جانب دیکھ پا رہی تھی۔۔۔

"پلیز میری مدد کر دیں۔۔مجھے شہر تک لے جائیں۔۔۔میں یہاں پھنس گئی ہوں۔۔۔پلیز ایک رات کے لیے پناہ دے دیں۔۔میں آپ کی بہت مشکور ہو نگی۔۔۔میری مدد کریں۔۔۔"

ہالہ نے اس کے آگے ہاتھ جوڑ دیئے تھے۔۔۔

اسے وہ شخص بہت عجیب سا لگا تھا۔۔۔جس نے ایک کے بعد دوسری نگاہ نہیں ڈالی تھی اس پر۔۔۔وہ بار بار اپنے پیشانی کو رگڑ رہا تھا۔۔

"راستے سے ہٹو۔۔۔ورنہ اب کی بار گاڑی روکوں گا نہیں۔۔۔"

وہ اپنے چہرے پر آتے بالوں کو ہاتھ سے پیچھے کرتا پلٹا تھا۔۔۔

ہالہ نے دیکھا تھا کہ وہ لڑکھڑایا تھا۔۔۔جیسے وہ اپنے حواسوں میں نہ ہو۔۔۔

جبکہ اس کا جواب سن کر ہالہ کی رنگت بالکل پھیکی پڑی تھی۔۔۔

وہ پھر سے اس تاریکی میں تنہا رہنے والی تھی۔۔

اس کو اپنی سانسیں اٹکتی محسوس ہوئی تھیں۔۔

"پلیز مجھے لفٹ دے دیں۔۔۔"

اسے گاڑی کا دروازہ کھولتے دیکھ وہ سسکتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

"میں شہر نہیں جا رہا۔۔۔"

وہ شخص خود پر بہت ضبط کیے ہوئے تھا۔۔ہالہ کا دھیان اس کی بھینچی مٹھیوں کی جانب نہیں گیا تھا۔۔

"مم مجھے اپنے گھر لے جائیں۔۔۔میں صبح ہوتے ہی چلی جاؤں گی۔۔۔"

یہ الفاظ اس نے کیسے ادا کیے تھے یہ وہی جانتی تھی۔۔۔اس پل وہ لڑکی بے بسی کی انتہا پر تھی۔۔۔

جہاں سے وہ بھاگ کر آئی تھی۔۔وہ کسی بھی وقت اسے

ڈھونڈتے ہوئے یہاں پہنچ سکتے تھے۔۔

دونوں طرف رسک تھا۔۔مگر وہ واپس وہاں نہیں جانا چاہتی

تھی۔۔۔

اس نے اس شخص کو گاڑی میں بیٹھتے دیکھ گھبراہٹ کے عالم میں

بازو پر ہاتھ رکھا ہی تھا کہ مقابل کا ضبط ختم ہوا تھا۔۔۔

یہ لڑکی اس کا دماغ خراب کر رہی تھی۔۔۔

وہ ایک دم سے پلٹا تھا اور اس کی کلائی تھام کر اسے اپنی جانب کھینچ لیا تھا۔۔۔

ہالہ اس سے ایسی توقع نہیں کر رہی تھی۔۔۔وہ سیدھی اس کے کندھے سے جا ٹکرائی تھی۔۔

مقابل کی نگاہیں اس کے بھیگے چہرے پر تھیں۔۔۔۔صاف شفاف دودھیا رنگت ہیڈ لائٹس کی روشنی میں دھمک رہی تھی۔۔

سرخ رنگ کا عروسی دوپٹہ پھسل کر اس کے کندھوں پر گرا ہوا تھا۔۔۔اس کے ڈارک براؤن گیلے بال چہرے کے گرد چپکے

ہوئے تھے۔۔۔پوری طرح سے بھیگی وہ لرزتی کانپتی لڑکی ایمان بھٹکانے کی پوری طاقت رکھتی تھی۔۔۔

اور مقابل بھی وہ جو اس وقت اپنے حواسوں میں ہی نہیں تھا۔۔۔۔

بھاری مقدار میں نشہ کر رکھا تھا اس نے۔۔

اس کی سرخ لہو ٹپکاتی آنکھوں کی جانب دیکھتے ہالہ کو شدید خوف محسوس ہوا تھا۔۔۔

اس کو اپنی کلائی مقابل کی آہنی گرفت میں ٹوٹتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

آنکھوں میں درد کے مارے نمی آن ٹھہری تھی۔۔۔

"کون ہو تم۔۔؟؟ عقل نہیں رکھتی کیا۔۔۔یا اندھی ہو؟؟ دکھائی نہیں دے رہا میں نشے میں ہوں۔۔۔۔میرے ساتھ آنے سے زیادہ تم اس ویرانے میں محفوظ ہو۔۔۔"

اس کی آنکھوں میں جھانکتے اس شخص نے جس انداز میں یہ بات کہی تھی۔۔ہالہ جی جان سے لرز اٹھی تھی۔۔۔۔

اسے بے طرح خوف محسوس ہوا تھا۔۔۔اس نے جلدی سے اس کی گرفت سے اپنی کلائی آزاد کروانی چاہی تھی۔۔۔جب اس نے خود ہی ایک جھٹکے سے اسے دور کیا تھا۔۔۔یہ جھٹکا اتنا زور دار تھا کہ وہ اپنا توازن برقرار نہ رکھ پاتے پیچھے جا گری تھی۔۔۔

پیچھے پڑے پتھر پر اس کی کمر بہت زور سے ٹکرائی تھی۔۔

"آہ۔۔۔۔"

اس کے لبوں سے بے اختیار درد کے مارے کراہ نکلی تھی۔۔

مگر دوسری جانب وہ شخص اس پر دوبارہ نگاہ غلط ڈالے بغیر گاڑی میں بیٹھتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔

ہالہ اس کی بے انتہا سرخ آنکھوں کا تصور کرتی ابھی تک خوف سے کانپ رہی تھی۔۔اس کے رب نے اسے بچالیا تھا۔۔۔اگر وہ اس شخص کے آگے چلی جاتی تو نجانے کیا ہو جاتا۔۔

اس نے بے اختیار جھرجھری لی تھی۔۔کیسے لوگ تھے اس دنیا میں۔۔۔

بظاہر دیکھنے میں کتنے شریف لگتے تھے۔۔۔مگر اندر سے کس قدر کالے دل کے تھے۔۔۔۔

اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔۔۔ تاریکی کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ اس کا خوف بھی بڑھ رہا تھا۔۔۔

گھور اندھیرے میں اسے ہر جانب سے کوئی شے اپنی جانب آتی محسوس ہو رہی تھی۔۔ وہ سکڑی سمٹی وہیں گھٹنوں کے گرد بانہیں پھیلائے بیٹھی تھی۔۔۔ لیکن خوف تھا کہ کم ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا۔۔

کچھ لمحوں بعد وہ دوبارہ ہمت کر کے اٹھی تھی۔۔۔

بارش کا زور اب ٹوٹ رہا تھا۔۔۔ مگر ہلکی ہلکی بوندا باندی اب بھی جاری تھی۔۔

وہ تیز تیز قدموں سے آگے کی جانب بڑھ رہی تھی۔۔۔جب آگے اسے دوراستے دکھائی دیئے تھے۔۔۔اسے سمجھ نہیں آئی تھی کہ اسے کس جانب جانا چاہیے۔۔۔

بادلوں کے ہٹتے ہی اب چاند کی روشنی بھی واضح ہونے لگی تھی۔۔ دائیں جانب مڑتے اس نے روڈ کراس کرنا ہی چاہا تھا۔۔۔جب اسی لمحے اچانک سے ایک گاڑی پوری تیز رفتاری کے ساتھ وہاں آئی تھی۔۔۔اس سے پہلے کہ ہالہ سامنے سے ہٹتی یا اپنا بچاؤ کر پاتی۔۔۔

وہ گاڑی اس کے سر پر آن پہنچی تھی۔۔ گاڑی پر سوار انسان نے بروقت بریک لگانے کی کوشش کی تھی مگر کوشش کے باوجود وہ اسے بچا نہیں پایا تھا۔۔۔

اس کے وجود کو ہٹ کرتی گاڑی ایک جھٹکے سے رکتی اسے کچلنے سے بچا گئی تھی۔۔۔

ہالہ کی دل خراش چیخ فضا میں گونجی تھی۔۔۔روڈ پر گرنے کی وجہ سے اس کے ماتھے پر چوٹ آئی تھی۔۔

جس کی وجہ سے وہ بے ہوش ہو چکی تھی۔۔۔ گاڑی سے نکلتے افراد تیزی سے اس کی جانب بڑھے تھے۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

آؤں مدی ولا میں کل رات کے بعد سے گہرا سناٹا چھایا ہوا تھا۔۔۔ ہمیشہ ناشتے کے ٹیبل پر جو رونقیں لگتی تھیں۔۔۔ آج وہاں بھی سکوت کا عالم تھا۔۔

ملازمین اپنی روٹین کے مطابق ناشتہ تیار کیے کھڑے تھے۔۔ مگر گھر کے مردوں کو بنا ناشتہ کیے تیار ہو کر آفس جاتا دیکھ وہ حیرت زدہ سے ہاتھ باندھے آپس میں سرگوشیوں میں مصروف تھے۔۔ خواتین میں سے ابھی تک کوئی بھی نیچے نہیں آیا تھا۔۔

"کل رات تو پارٹی تھی نا۔۔۔ کیا گھر میں کچھ ہوا ہے۔۔؟؟"

عابدہ جو اپنی بیٹی کی بیماری کی وجہ سے کل رات چھٹی پر تھی۔۔۔

اس نے وہاں چھایا سناٹا دیکھ اپنے ساتھ کھڑی ملازمین سے پوچھا تھا۔۔۔

"کل جو ہوا اس کے بارے میں بات کرتے ہوئے بھی ڈر لگ رہا ہے۔۔سنتے کانوں اور دیکھتی آنکھوں کو یقین نہیں آرہا تھا کہ ایسا بھی کبھی ہو سکتا ہے۔۔۔"

بلقیس نے کانوں کو ہاتھ لگاتے عابدہ کا تجسس مزید بڑھا دیا تھا۔۔

"پر ہوا کیا ہے۔۔۔؟؟"

عابدہ اب ساری بات جاننا چاہتی تھی۔۔۔

"فرحین بی بی نے نوشیر واں سر کے ساتھ اپنی منگنی توڑ دی ہے۔۔اتنے سارے لوگوں کے سامنے الزام لگایا ہے ان پر کے وہ کسی اور لڑکی کے ساتھ تعلقات رکھے ہوئے ہیں۔۔وہ اب ان کے ساتھ شادی نہیں کرنا چاہتیں۔۔ان کا کہنا تھا کہ نوشیر واں سر ایک انتہائی غصیل اور بد دماغ انسان ہیں۔۔۔جنہیں غصہ کرنے اور چلانے کے سوا کچھ نہیں آتا۔۔

وہ ایسے انسان کے ساتھ اپنی ساری زندگی ں ہیں گزار سکتیں۔۔۔انہوں نے اتنے سارے لوگوں کے سامنے

نوشیر واں سر کو منگنی کی انگوٹھی واپس کرتے ان سے اپنا رشتی توڑ دیا ہے۔۔۔

نوشیر واں سر بہت زیادہ غصے میں تھے۔۔ فرحین بی بی بھی تو دیکھو تم غصے میں کچھ بھی کر جاتی ہیں۔۔ ایک ہی گھر میں رہتے ہیں۔۔۔ اگر رشتہ ختم بھی کرنا تھا تو بعد میں گھر والوں کے سامنے کر دیتیں۔۔۔

بھری پارٹی میں اتنے سارے لوگوں کے سامنے ذلیل کرنے کی کیا ضرورت تھی۔۔۔"

بلقیس افسوس سے بولی تھی۔۔۔

جبکہ عابدہ بے یقینی کے عالم میں اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔

"کیاواقعی ایساہوا ہے۔۔؟؟مجھے یقین نہیں آرہا۔۔۔فرحین بی بی تو بہت محبت کرتی تھیں نوشیرواں سر سے۔۔۔"

یہ بات تواس گھر کے سبھی افراد سمیت تمام نوکر بھی جانتے تھے کہ فرحین کیسے دیوانی تھی نوشیرواں کی۔۔

اس کے قریب کسی اور لڑکی کو بھٹکنے بھی نہیں دیتی تھی۔۔

اچانک سے اس کا منگنی توڑ دینے کی وجہ کسی کو سمجھ نہیں آرہی تھی۔۔

اس سے پہلے کے وہ دونوں مزید کوئی بات کرتیں جب سامنے سے آتی منال کو دیکھتے وہ دونوں الرٹ ہوئی تھیں۔۔

"ناشتہ بن گیا ہے۔۔۔؟؟"

اپنی ساڑھی سنبھالتی وہ کافی ہشاش بشاش لگنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔ مگر اس کے چہرے پر پہلی والی تازگی مفقود تھی۔۔۔

"جی بی بی جی۔۔۔"

بلقیس نے فوراً جواب دیا تھا۔۔۔

"نوشیرواں سر گھر واپس آ گئے تھے کیا۔۔۔؟؟"

بے چینی اور فکر مندی اس کے ہر ہر انداز سے جھلک رہی تھی۔۔۔

"نہیں وہ کل رات سے واپس نہیں آئے۔۔۔"

یہ سنتے ہی منال کی پریشانی میں اضافہ ہوا تھا۔۔۔وہ پوری رات سے غائب تھا۔۔۔اس کا کچھ اتا پتا نہیں تھا۔۔۔

منال نے اپنا موبائل نکالتے اسے کال ملائی تھی۔۔۔مگر اس کا نمبر بند جا رہا تھا۔۔۔

منال کی تشویش بڑھنے لگی تھی۔۔۔وہ اپنے بھائی سے بے پناہ محبت کرتی تھی۔۔۔

اپنی ماں کی ڈیتھ کے بعد سے تو اس نے بڑی بہن سے زیادہ اسے ماں بن کر پالا تھا۔۔۔وہ رات بھر ٹھیک سے سو نہیں پائی تھی۔۔۔اور اب اس کی بے چینی میں مزید اضافہ ہو چکا تھا۔۔

"او گاڈ اس کا نمبر اب بھی بند ہے۔۔۔کیا کروں میں۔۔۔؟؟؟ اللہ کرے وہ ٹھیک ہو۔۔۔"

اس کی آنکھوں کے کناروں پر نمی آن ٹھہری تھی۔۔۔

اسجد بھی بزنس میٹنگ کی وجہ سے دبئی گیا ہوا تھا۔۔۔ جس کو ابھی تک یہاں ہوئے معاملات کے بارے میں آگاہ نہیں کیا تھا اس نے۔۔۔

اسے اس وقت اپنے شوہر کی کمی کا شدت سے احساس ہوا تھا۔۔۔

اسجد اس کا دوست پہلے تھا اور شوہر بعد میں۔۔

اس نے شام تک واپس لوٹنا تھا۔۔۔ منال کے لیے یہ وقت کاٹنا مشکل ہو رہا تھا۔۔۔

FarwaKhalidNovels

وہ ملازمہ کو سب کے کمروں میں ان کا ناشتہ بھجوانے کا کہتی خود وہاں سے جانے لگی تھی جب اس کی نظر سیڑھیاں اترتی فرحین پر پڑی تھی۔۔

نیوی بلو سلیو لیس ٹاپ اور ٹخنوں سے اوپر کو آتی سٹریٹ پینٹ گلے میں دوپٹے کے نام پر مفلر لپیٹے وہ کہیں جانے کو تیار تھی۔۔

فل میک اپ میں اس کے تیکھے نقوش دھمک رہے تھے۔۔اسے دیکھ کر کہیں سے رات کو ہوئے واقع کی زرا سی جھلک نظر نہیں آرہی تھی۔۔۔وہ اپنے کیے پر بہت خوش اور مطمئین نظر آرہی تھی۔۔

نیچے آتے اس کی نظر منال پر کھڑی تھی۔۔۔جو اپنی جگہ کھڑی ساکت نگاہوں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔

"گڈ مارننگ منال آپی۔۔۔"

وہ آگے بڑھی تھی اور منال کے گال سے اپنا گل مس کرتی مسکر کر اس سے ملنے لگی تھی۔۔

منال کی جانب سے کسی قسم کا کوئی ری ایکشن نہیں دیا تھا۔۔۔جو بات فرحین نے بھی نوٹ کی تھی۔۔ہر بار منال اسے جس گرم جوشی سے ملتی تھی وہ بالکل ناپید تھی۔۔

"آپ بھی ناراض ہیں مجھ سے۔۔۔پلیز اپنا موڈ ٹھیک کریں۔۔جو ہوا وہ آپ سب کے سامنے تھا۔۔کیا آپ ایسے انسان کے ساتھ رہنا پسند کریں گی جو ڈرنک ہو کر کسی بھی لڑکی کی بانہوں میں گر جائے۔۔۔نہیں نا۔۔۔آپ سمیت کوئی بھی لڑکی ایسا برداشت نہیں کرے گی۔۔۔اپنے مام ڈیڈ کی خاطر بہت مشکل سے سنبھالا ہے میں نے خود کو۔۔۔

اور نہ ہی میں عام سی مڈل کلاس روتی دھوتی لڑکی ہوں۔۔۔جو اپنے فیانسی کی جانب سے ملے دھوکے پر ماتم کرے گی اور اپنی زندگی ختم کر لے گی۔۔

میری زندگی میں اب اس شخص کی کوئی جگہ نہیں ہے آپی۔۔۔"

فرحین نے اس کا ہاتھ تھامتے نرمی سے سمجھایا تھا۔۔۔

"میرا بھائی ایسا نہیں ہے فرحین یہ بات تم مجھ سے زیادہ اچھے طریقے سے جانتی ہو۔۔۔شزا نے جان بوجھ کر کیا وہ سب۔۔۔ کیونکہ وہ نوشیرواں کو پسند کرتی ہے اور تم دونوں کو الگ کرنا چاہتی تھی۔۔۔تم سے ایسی بے وقوفی کی امید نہیں تھی مجھے۔۔تم نے سب کے سامنے اس کی انسلٹ کی۔۔

ہم ایک ہی گھر میں رہتے ہیں نا۔۔تم بعد میں بھی گھر والوں کے بیچ بات کر سکتی تھی نا۔۔۔

پر تم نے اتنے سارے لوگوں کے سامنے اسکا تماشا بنا دیا۔۔۔وہ ہمیشہ سے ایسا ہی روڈ اور اکھڑ مزاج ہے۔۔۔یہ بات جانتے ہوئے تم اس کے قریب ہوئی۔۔ تمہیں تو اسکا یہ ایٹی ٹیوڈ اچھا لگتا تھا۔۔۔

دیوانی تھی تم اس کی۔۔اب ایک دم سے یہ نفرت کیسے بیچ میں آگئی فرحین۔۔ایک غلط فہمی کے باعث اتنے گہرے رشتے کون توڑتا ہے۔۔"

منال اب بھی اسے سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔وہ جانتی تھی اس کا بھائی فرحین کو کتنا چاہتا تھا۔۔۔وہ اس کے بغیر نہیں رہ سکتا تھا۔۔

فرحین بھی یہ بات بہت اچھے سے جانتی تھی۔۔۔وہ خود بھی تو اس سے محبت کی دعوے دار تھی۔۔۔اس کے معاملے میں بے انتہا پوزیسو تھی۔۔

منال سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ فرحین کس بات سے ایک دم سے اتنی بد ظن ہو گئی تھی۔۔

"بھابھی آپ بھی کس کے ساتھ دماغ کھپا رہی ہیں۔۔۔جو پہلے ہی اپنے فیصلے کر چکی ہے۔۔نوشیر واں بھائی کا بزنس کس قدر لاس میں جا رہا ہے۔۔۔بینک کرپٹ ہو چکے ہیں وہ۔۔۔ایسے انسان کو چھوڑنا ہی مناسب لگا ہو گا فرحین کو۔۔

ہے نا فرحین۔۔۔؟؟"

نیہا نے وہاں آتے طنزیہ لہجے میں کہا تھا۔۔۔جو بات فرحین کو آگ لگا گئی تھی۔۔۔

آفندی مینشن میں اس وقت تین بھائیوں کی فیملیز رہتی تھیں۔۔

سب سے بڑے ارتضیٰ آفندی اور ان کی بیگم ناہید بیگم تھے۔۔

جن کے دو بیٹے اسجد، احد اور ایک بیٹی نیہا تھے۔۔۔

دوسرا نمبر مصطفیٰ آفندی کا تھا۔۔۔جن کی بیوی آمنہ بیگم کی کچھ

سال پہلے ڈیتھ ہو چکی تھی۔۔۔ان کے دو بچے تھے۔۔۔منال اور

اس سے پانچ سال چھوٹا نوشیر واں۔۔

تیسرے نمبر پر مرتضیٰ آفندی تھے۔۔جن کی شادی ربیعہ بیگم

سے ہوئی تھی۔۔۔

ان کی دو بیٹیاں فرحین، عروج اور ایک بیٹا عمیر تھا۔۔۔

ان سب کا ہی آپس میں بہت اتفاق تھا۔۔۔بچوں کے رشتے بھی اسی خاطر آپس میں جوڑ رکھے تھے۔۔۔ان سب بھائیوں کا اپنا اپنا بزنس تھا۔۔۔ان کے والد مرحوم جانے سے پہلے ہی اپنی ساری جائیداد اپنے بچوں کے حصے میں تقسیم کر گئے تھے۔۔

مگر یہ ان کی آخری خواہش بھی تھی کہ ان کے بچے ایک ساتھ اسی گھر میں رہیں۔۔۔تاکہ ہمیشہ ایک دوسرے کے ساتھ جڑے رہ سکیں۔۔۔

اسی خاطر ان میں سے کوئی الگ نہیں ہوا تھا۔۔۔نہ وہ الگ ہونے کی خواہش رکھتے تھے۔۔۔

منال کی شادی اسجد سے ہوئی تھی۔۔۔وہ دونوں ایک دوسرے سے بہت محبت کرتے تھے۔۔۔یہ بڑوں کے فیصلے کے ساتھ ساتھ ان کی بھی محبت کی شادی تھی۔۔۔ان کی شادی کو پانچ سال ہو چکے تھے۔۔۔ان کے دو بہت پیارے جڑواں بچے تھے۔۔۔

رابیل اور رائم۔۔۔۔جو گھر بھر کی آنکھوں کا تارا تھے۔۔سب کی جان بستی تھی ان میں۔۔۔

نوشیر واں اور فرحین کی بات تو بہت پہلے سے طے تھی۔۔۔ مگر ان کی منگنی چھ سال پہلے ہوئی تھی۔۔۔

"فضول بات مت کرو۔۔۔ پورا خاندان گواہ ہے میں نے نوشیر واں کے ساتھ نبھانے کی پوری کوشش کی ہے۔۔ مگر جس انسان کو اپنی پرواہ نہیں ہے وہ بھلا مجھے خوش کیسے رکھے گا۔۔ ہاں میں محبت کرتی تھی نوشیر واں سے۔۔ مگر اس نے بھی تو میرا خیال نہیں کیا نا۔۔۔

نشے میں کب کونسی لڑکی اس کے قریب آرہی ہے اسے خبر بھی نہیں ہے۔۔ میں کس تکلیف سے گزری ہوں آپ لوگ نہیں

سمجھ سکتے۔۔کوئی نہیں سمجھ سکتا میری اذیت۔۔بہت مشکل سے سنبھالا ہے میں نے خود کو۔۔

پلیز یہ غلط الزام لگا کر مجھے دوبارہ اسی تکلیف کا شکار مت کرو۔۔"

اس کی آنکھوں میں آنسو آن ٹھہرے تھے۔۔۔۔منال نے افسردگی ہے عالم میں اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

نیہا بھی بالکل لاجواب ہوئی تھی۔۔یہ سچ ہی تو تھا۔۔نوشیرواں کو کسی کی پرواہ نہیں تھی۔۔۔

وہ اپنے ہاتھوں سے خود کو برباد کر رہا تھا۔۔۔ صرف اور صرف اپنے باپ کو اذیت دینے کی خاطر۔۔۔

وہ اپنی ماں کی موت کا زمہ دار سمجھتا تھا انہیں۔۔ اور پچھلے پانچ سالوں سے اپنے ساتھ ساتھ انہیں بھی اسی اذیت میں مبتلا کیے ہوئے تھا۔۔

فرحین وہاں سے جا چکی تھی۔۔۔

منال وہیں ایک جانب بیٹھی دونوں ہاتھوں میں چہرا گرائے تھی۔۔

"بھابھی آپ پریشان نہ ہوں۔۔۔دیکھیے گا ایک دن سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔فرحین اتنی مظلوم نہیں ہے جتنا بن رہی ہے۔۔کل کا جو ہنگامہ اس نے کیا ہے اس کی ضرورت نہیں تھی۔۔مگر اپنی خود غرضی چھپانے کی خاطر اس نے نوشیر واں بھائی کو سب کے سامنے بے عزت کیا ہے۔۔۔"

نیہا بھی افسردگی کا شکار تھی۔۔۔اس گھر کے سبھی افراد اپنی اپنی جگہ ایسے ہی پریشانی میں ڈوبے ہوئے تھے۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

آفندی مینشن میں اس وقت تین بھائیوں کی فیملیز رہتی تھیں۔۔

سب سے بڑے ارتضیٰ آفندی اور ان کی بیگم ناہید بیگم تھے۔۔

جن کے دو بیٹے اسجد، احد اور ایک بیٹی نیہا تھے۔۔۔

دوسرا نمبر مصطفیٰ آفندی کا تھا۔۔۔جن کی بیوی آمنہ بیگم کی کچھ سال پہلے ڈیتھ ہو چکی تھی۔۔۔ان کے دو بچے تھے۔۔۔منال اور اس سے پانچ سال چھوٹا نوشیروان۔۔

تیسرے نمبر پر مرتضیٰ آفندی تھے۔۔جن کی شادی ربیعہ بیگم سے ہوئی تھی۔۔۔

ان کی دو بیٹیاں فرحین، عروج اور ایک بیٹا عمیر تھا۔۔۔

ان سب کا ہی آپس میں بہت اتفاق تھا۔۔۔بچوں کے رشتے بھی اسی خاطر آپس میں جوڑ رکھے تھے۔۔۔ان سب بھائیوں کا اپنا اپنا بزنس تھا۔۔۔ان کے والد مرحوم جانے سے پہلے ہی اپنی ساری جائیداد اپنے بچوں کے حصے میں تقسیم کر گئے تھے۔۔

مگر یہ ان کی آخری خواہش بھی تھی کہ ان کے بچے ایک ساتھ اسی گھر میں رہیں۔۔۔تاکہ ہمیشہ ایک دوسرے کے ساتھ جڑے رہ سکیں۔۔۔

اسی خاطر ان میں سے کوئی الگ نہیں ہوا تھا۔۔۔نہ وہ الگ ہونے کی خواہش رکھتے تھے۔۔۔

منال کی شادی اسجد سے ہوئی تھی۔۔۔وہ دونوں ایک دوسرے سے بہت محبت کرتے تھے۔۔۔یہ بڑوں کے فیصلے کے ساتھ ساتھ ان کی بھی محبت کی شادی تھی۔۔۔ان کی شادی کو پانچ سال ہو چکے تھے۔۔۔ان کے دو بہت پیارے جڑواں بچے تھے۔۔۔

رابیل اور رائم۔۔۔۔جو گھر بھر کی آنکھوں کا تارا تھے۔۔سب کی جان بستی تھی ان میں۔۔۔

نوشیر واں اور فرحین کی بات تو بہت پہلے سے طے تھی۔۔۔مگر ان کی منگنی چھ سال پہلے ہوئی تھی۔۔۔

نوشیر واں اپنے خاندان کا سب سے گڈ لکنگ اور سب سے زیادہ پسند کیا جانے والا انسان تھا۔۔۔ فرحین کا بس نہیں چلتا تھا اسے خاندان بھر کی لڑکیوں سے کہیں چھپا کر رکھ لے۔۔۔

سب کچھ بہت ٹھیک چل رہا تھا جب اچانک ان کی خوشی کو کسی کی نظر لگ گئی تھی۔۔

مصطفیٰ آفندی اور ان کی بیوی آمنہ آفندی نوشیر واں کے ساتھ بائے روڈ دوسرے شہر جا رہے تھے۔۔۔ راستہ لمبا تھا تو مصطفیٰ صاحب نے نوشیر واں کو مسلسل ڈرائیونگ کرتا دیکھ کچھ وقت کو ریسٹ دینے کی خاطر خود ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی تھی۔۔۔

نوشیر واں ایسا نہیں چاہتا تھا کیونکہ ڈاکٹر نے انہیں ڈرائیونگ کرنے سے منع کر رکھا تھا۔۔۔ مگر ان کے بہت زیادہ اصرار پر اسے پیچھے آنا پڑا تھا۔۔۔ اور شاید یہی اس کی سب سے بڑی غلطی تھی۔۔۔

ان پہاڑی راستوں پر مصطفیٰ صاحب سے گاڑی پر کنٹرول نہیں رکھا گیا تھا۔۔۔ ان کی گاڑی روڈ سے لڑھکتی کھائی میں جا گری تھی۔۔۔ مصطفیٰ صاحب کو بہت کم چوٹیں آئی تھیں۔۔۔ نوشیر واں اور آمنہ بیگم بہت زیادہ زخمی ہوئے بے ہوش ہو چکے تھے۔۔۔

مصطفیٰ صاحب نے سب سے پہلے اپنے بیٹے کو باہر نکل کر ریسکیو کیا تھا۔۔۔وہاں جمع ہوتے لوگوں نے بھی پہلے اسے ہاسپٹل پہنچایا تھا۔۔۔اس کے بعد جب آمنہ بیگم ہوہاسپٹل لایا گیا تھا تو ڈاکٹر کے لبوں کے نکلتے الفاظ نوشیرواں کو اپنے باپ سے بری طرح سے بد ظن کر گئے تھے۔۔۔

ان کو اگر کچھ دیر پہلے لایا جاتا تو ہم انہیں بچا سکتے تھے۔۔۔

ہاسپٹل دیر سے پہنچے کی وجہ سے نہیں فوری طبی امداد نہ مل سکی تھی۔۔۔جس کی خاطر وہ اپنی زندگی کی جنگ ہار گئی تھیں۔۔۔

مصطفیٰ آفندی اور آمنہ بیگم کی شادی ایک ناپسندیدگی بھری شادی تھی۔۔جو فیصلہ مصطفیٰ پر ان کے والد نے مسلط کیا تھا۔۔۔ مصطفیٰ صاحب نے کبھی اپنی بیوی کو وہ محبت اور عزت نہیں دی تھی جس کی وہ حقدار تھیں۔۔ مصطفیٰ صاحب اپنی کسی کلاس فیلو کو پسند کرتے تھے۔۔ جس کی شادی ٹوٹنے کے بعد ان دنوں وہ مصطفیٰ صاحب سے رابطے میں تھیں۔۔۔

نوشیرواں کو اپنے باپ کی یہ حرکتیں قطعاً برداشت نہیں تھیں۔۔۔ مگر وہ صرف اپنی ماں کے مجبور کرنے پر خاموش تھا۔۔جو اپنی اولاد کو باپ کے مخالف کھڑا نہیں کرنا چاہتی

تھیں۔۔وہ ایک حادثہ تھا جو ان کی زندگی میں رونما ہوا تھا اور ان کی ماں کو ہمیشہ کے لیے ان سے چھین گیا تھا۔۔۔

سب اسی بات کو مانتے تھے سوائے نوشیر واں کے۔۔۔

اس نے واضح طور پر اپنے باپ کو ماں کا قاتل قرار دیا تھا۔۔۔

اسے نفرت تھی اپنے باپ سے۔۔جس نے کبھی اس کی ماں کو خوش نہیں رکھا تھا۔۔۔اس کی زندگی پوری طرح سے پچھتاؤں میں گھر چکی تھی کہ کاش اس دن وہ مصطفیٰ صاحب کو گاڑی چلانے نہ دیتا تو آج اس کی ماں اس کے ساتھ ہوتی۔۔۔

آمنہ بیگم کی وفات کے بعد وہ بالکل بدل گیا تھا۔۔۔وہ یہ گھر چھوڑ کر جانا چاہتا تھا۔۔۔مگر منال نے اسے اپنی قسم دیتے روک لیا تھا۔۔اس نے اپنے باپ کا بزنس چھوڑ دیا تھا۔۔۔اپنی الگ کمپنی کھولی تھی۔۔۔

جس میں زیادہ توجہ نہ دے پانے کی وجہ سے وہ مسلسل گھاٹے میں جا رہی تھی۔۔

وہ اپنے اندر کی بے سکونی کو کم کرنے کی خاطر الکوحل کا عادی ہو چکا تھا۔۔۔وہ شخص جو کچھ وقت پہلے ہر ایک کے دل کی خواہش تھا وہ اب پوری طرح سب خود کو ضائع کر رہا تھا۔۔۔

وہ جانتا تھا اس کے ایسا کرنے سے سب سے زیادہ تکلیف اس کے باپ کو ہونی تھی۔۔۔ کیونکہ بیوی سے تو نہیں مگر اسی بیوی کی جانب سے دی گئی اولاد سے وہ بے پناہ محبت کرتے تھے۔۔۔

نوشیر واں میں جان بستی تھی ان کی۔۔۔

مگر نوشیر واں نے ان سے بات کرنا بھی ترک کر دیا تھا۔۔۔ گھر کے سب لوگوں نے ہی باری باری اسے سمجھانے کی کوشش کی تھی کہ وہ صرف ایک حادثہ تھا۔۔۔ مصطفیٰ صاحب نے جان بوجھ کر ایسا کچھ نہیں کیا تھا۔۔۔

مگر وہ اس معاملے میں کسی کی بات بھی نہیں سنتا تھا۔۔

منال نے فرحین سے کہا تھا کہ وہ اس کے سب سے زیادہ قریب ہے۔۔۔وہ اسے سنبھالنے کی کوشش کرے۔۔کیونکہ نوشیر واں فرحین سے محبت کرتا تھا۔۔۔وہ دونوں بچپن سے ایک ساتھ تھے۔۔۔

ایک دوسرے کی ہر بات سمجھتے تھے۔۔۔فرحین نے نوشیر واں کو سمجھانے کے بجائے خود بھی اس کی ہاں میں ہاں ملائی تھی۔۔۔۔وہ اس کے ساتھ کلب میں جانے لگی تھی۔۔۔

جہاں نوشیر واں شراب کا عادی بنا تھا۔۔۔مصطفیٰ آفندی اپنے سب بھائیوں میں سب سے زیادہ کامیاب تھے بزنس کے معاملے

میں۔۔۔ مگر نوشیر واں نے ان سے کچھ بھی لینے سے صاف انکار کر دیا تھا۔۔۔

جس کے بعد اس کی حیثیت خاندان کے تمام لوگوں میں سب سے کم ہو چکی تھی۔۔ وہ شخص جس پر سب کی نظریں تھیں۔۔۔ اسے ایسی نظر لگی تھی۔۔ کہ وہ ہر معاملے میں صفر پر آ گیا تھا۔۔۔

فرحین نے اس کا دل مصطفیٰ صاحب کے حوالے سے صاف کرنے کی کوشش کی تھی۔۔ مگر تب دیر ہو چکی تھی۔۔۔ وہ اب ان کا نام بھی نہیں سننا چاہتا تھا۔۔

فرحین کو ہمیشہ ہر شے پرفیکٹ چاہیے ہوتی تھی۔نوشیر واں اب ویسا پرفیکٹ انسان نہیں رہا تھا جیسا اسے چاہیے تھا۔۔یہی وجہ تھی کہ اس نے بہت ہی معمولی سی بات کو وجہ بنا کر نوشیر واں سے اپنا تعلق توڑ دیا تھا۔۔۔

کہیں نہ کہیں وہ اپنے فیصلے میں ٹھیک تھی۔۔۔مگر اس کا طریقہ بالکل بھی ٹھیک نہیں تھا۔۔۔

نوشیر واں اس قدر نشہ کرنے لگا تھا کہ اسے اپنے ہوش بھی نہیں رہتا تھا۔۔وہ فرحین سمیت بہت سارے لوگوں سے مس بی ہیو

بھی کر چکا تھا۔۔اسے اپنے حواسوں پر بالکل کنٹرول ہی نہیں رہا تھا۔۔۔

کلب میں ایک لڑکی جو نوشیر واں کی وجاہت کی دیوانی تھی۔۔۔ اس رات اس کو نشے کی حالت میں دیکھ وہ نوشیر واں کے انتہائی قریب آگئی تھی۔۔۔فرحین کسی ایسے ہی موقع کی تلاش میں تھی۔۔۔جب اس نے وہ منظر اپنے پاس محفوظ کر لیا تھا۔۔

اور اگلے دن پارٹی میں سب کے سامنے وہ سری تصویریں دکھا کر نوشیر واں سے اپنی منگنی توڑ دی تھی۔۔وہ سب دیکھنے کے بعد

کسی نے اسے اس فیصلے پر نظر ثانی کرنے کو نہیں کہا تھا۔۔۔وہ اپنی جگہ بالکل ٹھیک تھی۔۔۔

پر اتنے سارے لوگوں کے سامنے اس نے جس طرح سے وہ ساری تصویریں پیش کی تھیں اس بات پر سب کو ہی اس پر غصہ تھا۔۔ جبکہ نوشیر واں صرف اپنے ہاتھ کی انگلی سے اس کی پہنائی انگوٹھی نکال کر اسے تھما گیا تھا۔۔

اسے بھی اب اس لڑکی سے کوئی لینا دینا نہیں تھا۔۔۔جو اس کی تکلیف کو سمجھنے کے بجائے اس کو مزید دلدل میں دھکیل کر اب سب کے سامنے اس کا تماشا بنا گئی تھی۔۔۔

اس ک آہستہ آہستہ تمام رشتوں سے اعتبار ختم ہونے لگا تھا۔۔۔

اگر منال نہ ہوتی تو وہ یہ گھر بھی کب کا چھوڑ کر جا چکا ہوتا۔۔۔

گھر وہ آتا بھی تھا تو بہت کم وقت کے لیے۔۔۔ہفتے میں ایک بار

آ کر وہ اپنی شکل دکھا جاتا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

وہ بیڈ پر اوندھے منہ گرا گہری نیند میں تھا جب اسے پوری قوت

کے ساتھ دروازے پر ہوتی دستک نے اس کی نیند میں خلل پیدا

کیا تھا۔۔۔

اس نے تکیہ اٹھا کر کانوں پر رکھتے اس آواز سے بچنا چاہا تھا۔۔۔جو اب مزید زور پکڑ رہی تھی۔۔

"نوشیر واں دروازہ کھولو۔۔۔"

باذل کی غصے سے چنگارتی ہوئی آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرائی تھی۔۔۔

جو سننے کے باوجود وہ ایسے ہی پڑا رہا تھا۔۔۔وہ اچھے سے جانتا تھا کہ ان کو کس نے بھیجا تھا۔۔۔

"تم نے اگر دروازہ نہ کھولا تو میں دروازہ توڑ دوں گا۔۔۔"

باذل اب کی بار مزید اونچی آواز میں چیخا تھا۔۔۔جس پر نوشیر واں تکیہ اٹھا کر دور پھینکتا دروازے کی جانب بڑھتا اسے کھول گیا تھا۔۔

"کیا تکلیف ہے تمہیں۔۔۔؟؟ یہاں بھی سکون سے نہیں رہنے دے رہے ہو۔۔۔"

دروازہ کھولتے ہی اس نے ایک زور دار پنچ باذل کے منہ پر رسید کیا تھا۔۔جو اس کے لیے بالکل بھی تیار نہیں تھا۔۔۔وہ لڑکھڑاتا ہوا پیچھے جا گرا تھا۔۔

اس کا ہونٹ پھٹ چکا تھا۔۔نوشیر واں کا غصہ وقت کے ساتھ ساتھ بہت خطرناک ہوتا جارہا تھا۔۔۔وہ نہیں دیکھتا تھا کہ سامنے کون ہے۔۔

"خبیث انسان میری بلا سے تو یہیں مر۔۔۔مجھے بھی کوئی شوق نہیں ہے تیرے پیچھے آنے کا۔۔۔منال آپی بہت زیادہ پریشان ہورہی تھیں۔۔۔اسی خاطر آگیا۔۔۔پکڑ بات کر ان سے۔۔۔"

باذل اس کی جانب سے مار کھانے کے باوجود موبائل اس کی طرف بڑھاتا غصے سے وہاں سے جانے لگا تھا جب نوشیر واں نے

موبائل کے ساتھ ساتھ اس کا ہاتھ بھی پکڑتے اسے اندر کھینچ لیا تھا۔۔

"بیٹھ جا ادھر ہی۔۔۔۔"

ماتھے پر آئے بالوں کو پیچھے کرتے اس نے بازل کے ہاتھ سے موبائل لے لیا تھا۔۔۔

وہ اب بہت حد تک حواسوں میں لوٹ چکا تھا۔۔بازل کے ہونٹ سے نکلتے خون کو دیکھ اسے افسوس ہوا تھا۔۔۔

باذل اس کا بہت قریبی دوست تھا۔۔۔جو یہ تھپڑ تو کیا اس کے ہاتھوں گولیاں کھا کر بھی واپس اسی کے پاس لوٹ آتا۔۔۔ان دونوں کے درمیان اس قدر محبت اور وفاداری تھی۔۔

"نوشیر واں دو دن سے کہاں پر ہو تم۔۔۔؟؟ تمہیں میرا ذرا سا احساس نہیں ہے۔۔۔۔ کتنی پریشان ہوں میں۔۔۔اگر مجھے ایسے ہی اذیت دے کر مارنا چاہتے ہو تو سیدھی طرح بتاؤ۔۔۔ تمہیں اپنے سوا کسی کی پرواہ نہیں ہے۔۔۔میں نے بھی اپنی ماں کو کھویا ہے نوشیر واں۔۔۔اور ساتھ اپنے بھائی کو بھی۔۔میرا کیا قصور

ہے۔۔۔مجھے جس بات کی سزا دے رہے ہو تم۔۔۔کسی دن میں بھی ناراض ہو کر ہمیشہ کے لیے روٹھ جاؤں گی تم سے۔۔۔

پھر سکون سے اپنے ساتھ جو مرضی ہے کرتے پھرنا۔۔۔"

منال بری طرح روتے اس کو احساس دلانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔جبکہ نوشیرواں نے اپنے لبوں کو سختی سے بھینچ لیا تھا۔۔۔اس کی ماں کے بعد اسکے لیے اس کی بہن اہم تھی۔۔۔

جسے وہ اس قدر تکلیف کا شکار کر رہا تھا۔۔۔اپنے بالوں کو مٹھی میں جکڑتے اس نے حیرت بھرے انداز میں کیلنڈر کی جانب دیکھا تھا۔۔۔وہ پچھلے دو دن سے سو رہا تھا۔۔۔۔

آج تک ایسا کبھی نہیں کیا تھا اس نے۔۔۔

"آئم سوری آپی۔۔۔میں گھر آرہا ہوں۔۔۔"

جس گھر سے دو دن پہلے بے انتہا بے عزتی کے بعد وہ نکلا تھا۔۔۔

دوبارہ وہاں کبھی نہ جانے کا فیصلہ کیا تھا اس نے۔۔۔

مگر اسی گھر میں اس کی پیاری بہن بھی رہتی تھی۔۔۔جس کے

آنسو اس وقت اسے اپنے دل پر گرتے محسوس ہوئے تھے۔۔۔

اسکے ادا کیے گئے یہ چند الفاظ ہی منال کے لیے بہت تھے۔۔

اس کا بھائی اس سے محبت کرتا تھا۔۔۔اس کی خاطر واپس لوٹ رہا تھا۔۔۔وہ اسی میں خوش تھی۔۔

"مجھے اندازہ نہیں تھا کہ تم فرحین سے اس قدر محبت کرتے ہو کہ اس کے چھوڑ جانے پر اپنی ذات کو فراموش کر جاؤ گے۔۔۔"

بازل نے خفگی بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتے پوچھا تھا۔۔۔

جبکہ اس کی بات پر نوشیرواں کے چہرے کے زاویے بدلے تھے۔۔۔

"تو ایسی بات کیوں کرتا ہے کہ مجھ سے اپنا ہاتھ روکنا مشکل ہو جائے۔۔۔"

نوشیرواں کی آنکھیں ایک دم سے سرخ ہوئی تھیں۔۔اس نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ فرحین اس کے ساتھ ایسا کرے گی۔۔۔

اگر اس سے جان چھڑوانی تھی ہی تو سیدھی طرح اسے بول دیتی۔۔۔اتنا ذلیل کرنے کی کیا ضرورت تھی۔۔۔

"کیا تو اب بھی اسے چاہتا ہے۔۔۔؟؟"

بازل یہ بات جاننا چاہتا تھا کہ اب نوشیر واں کے دل میں فرحین کی کیا ویلیو تھی۔۔۔

مگر مقابل بھی نوشیر واں آفندی تھا۔۔۔جو اپنے دل کا راز کسی کو نہیں دیتا تھا۔۔۔

"بچپن کی محبت دو دن میں تو ختم نہیں ہوتی۔۔۔"

اس نے مختصر جواب دیا تھا۔۔۔الماری سے کپڑے نکالتا وہ واش روم کی جانب بڑھا تھا۔۔۔

اس کی شیو بڑھی ہوئی تھی۔۔۔وہ اس وقت بالکل مجنوں بنا ہوا تھا۔۔

یہ سچ تھا اس نے آج تک اپنی زندگی میں اگر کسی لڑکی کو سوچا تھا اور اپنے دل میں جگہ دی تھی تو وہ صرف فرحین تھی۔۔۔اب ایک دم سے اسے باہر نکال دینا آسان نہیں تھا۔۔

ہاں مگر وہ اس کے اس طرح سے چھوڑ جانے پر ہرٹ تھا۔۔۔

"وہ تو شاید بھول چکی ہے۔۔۔اس نے تو تمہاری جگہ کسی اور کو دے دی ہے۔۔۔"

بازل نے صوفے کی سائیڈ ٹیبل پر پڑے اس کے سیگریٹ اٹھاتے اس کے قدموں کو وہیں زنجیر کیا تھا۔۔

"کیا مطلب۔۔۔؟؟"

نوشیرواں نے پلٹ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"کل رات کی پارٹی میں اسے داؤد قریشی کے ساتھ دیکھا گیا ہے۔۔۔ نیا نیا بزنس کی فیلڈ میں آیا ہے۔۔۔بہت بڑا ایمپائر ہے اس کے باپ کا۔۔۔اسی کو سنبھالے گا اب۔۔"

بازل نے تفصیل بتائی تھی۔۔۔جو سنتے اس نے نوشیر واں کے نقوش میں بگاڑ پیدا ہوا تھا۔۔۔

مٹھیاں بھینچتا وہ واش روم میں داخل ہوتا دروازے کو پوری قوت سے بند کر گیا تھا۔۔۔

آج تک جو اس کا تھا وہ اسی کا رہا تھا۔۔۔وہ کبھی اپنی ملکیت کو کسی اور کا نہیں ہونے دیتا تھا۔۔۔

پھر فرحین تو اس کی زندگی کی بہت اہم انسان تھی۔۔۔وہ کیسے کسی اور کی ہو سکتی تھی۔۔۔

وہ ہر گزرتے دن کے ساتھ اپنی زندگی کی ہر خوشی گنوا رہا تھا۔۔۔

جس کی وجہ صرف اور صرف اس کا باپ تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"بیٹا اب کیسی طبیعت ہے آپ کی۔۔۔؟؟"

وہ بیڈ پر بیٹھی تھی جب ثمرہ بیگم دروازہ پر ہلکی سی دستک دیتیں

اندر داخل ہوئی تھیں۔۔۔ہمیشہ کی طرح اس وقت بھی انہوں

نے سلک کی بہت قیمتی ساڑھی پہن رکھی تھی۔۔۔

وہ پچھلے تین دن سے ان کے پاس ہی تھی۔۔اس رات اس کا

ایکسیڈنٹ انہیں کی گاڑی کے ساتھ ہوا تھا۔۔۔۔

اس کو بہت معمولی چوٹیں آئی تھیں۔۔۔وہ خوف کی وجہ سے بے ہوش ہوئی تھی۔۔۔

ہالہ نے انہیں اپنے بارے میں صرف اتنا ہی بتایا تھا کہ اسکا آگے پیچھے کوئی نہیں تھا۔۔اس کے رشتہ دار اس کی زبردستی شادی کر رہے تھے جس کی وجہ سے موقع ملتے ہی وہ وہاں سے بھاگ آئی تھی۔۔۔

اس کی اس شہر میں ایک بہت ہی اچھی دوست رہتی تھی۔۔۔وہ اسی کے پاس جانا چاہتی تھی۔۔

ابھی تک اس نے اس بارے میں ثمرہ بیگم سے کوئی بات نہیں کی تھی۔۔۔وہ ان کی بہت زیادہ مشکور تھی کہ انہوں نے اسے اپنے پاس محفوظ پناہ گاہ دی تھی۔۔۔ان کے گھر میں صرف اور ان کی ایک بیٹی رہتی تھی۔۔باقی ملازمین وغیرہ ہی تھے۔۔

وہ اپنا بزنس کرتی تھیں۔۔۔جس کے بارے میں نہ اس نے کچھ پوچھا تھا اور نہ انہوں نے کوئی جواب دیا تھا۔۔۔

اس کے رب نے مشکل وقت میں انہیں اس کا وسیلہ بنا کر بھیج دیا تھا۔۔۔ورنہ نجانے اس کا کیا بنتا۔۔۔

اگر وہ کسی غلط انسان کے ہتھے چڑھ جاتی تو۔۔۔۔یہ سوچ کر ہی وہ کانپ اٹھتی تھی۔۔

وہ اللہ کی بہت شکر گزار تھی کہ اس رات وہ اس شخص کے ساتھ گاڑی پر نہیں بیٹھی تھی۔۔۔نجانے وہ اس کا کیا حال کرتا۔۔۔کتنا جنگلی اور وحشی قسم کا انسان تھا۔۔۔

ہالہ کو ابھی تک اپنی کلائی پر اس کی انگلیوں کے نشان دکھائی دے رہے تھے۔۔۔

ثمرہ بیگم سے بات کر کے اس نے اپنی دوست حرا کا نمبر ڈائل کیا تھا۔۔۔وہ پچھلے دو دن سے اس کو کال کر رہی تھی۔۔جو پک نہیں

کی گئی تھی۔۔۔شاید وہ انجان نمبر سمجھ کر کال نہیں اٹھا رہی تھی۔۔۔

ہالہ نے بہت ساری دعاؤں کا ورد کرتے اب کی بار پھر سے کال ملائی تھی۔۔

جو دوسری بیل پر ہی پک کر لی گئی تھی۔۔

"حرا۔۔۔حرا میں ہالہ بات کر رہی ہوں۔۔۔"

اس کی آواز سنتے ہی ہالہ کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔

جبکہ دوسری جانب حرا کا حال بھی کچھ ایسا ہی تھا۔۔۔

"ہالہ تم ٹھیک ہو۔۔۔؟؟ کہاں ہو تم۔۔؟؟ مجھے پتا چلا سب۔۔۔

میں بہت پریشان تھی تمہارے لیے۔۔۔"

حرا بھی اپنے آنسو نہیں روک پائی تھی۔۔۔ہالہ کے ساتھ بہت

ظلم ہوا تھا۔۔۔

اس چھوٹی سی لڑکی نے بہت زیادہ اذیت برداشت کی تھی۔۔۔

"تمہیں کس نے بتایا سب۔۔۔؟؟"

ہالہ حیرت کا شکار ہوئی تھی۔۔۔

"کچھ لوگ پچھلے تین دنوں سے ہمارے گھر کے باہر مختلف حلیوں میں گھوم رہے ہیں۔۔۔اور تمہارے تایا بھی آئے تھے تین دن پہلے صبح صبح۔۔۔انہوں نے سب بتایا مجھے۔۔۔انہیں یہی لگا تھا کہ تم میرے پاس آئی ہو گی۔۔

ان کا ایک آدمی روز ہمارے گھر آتا ہے لیکن دھمکانے۔۔۔کہ اگر ہمیں تمہارے بارے میں زرا سی خبر بھی پتا چلے تو ہم انہیں خبر کریں۔۔۔۔"

حرا کی بات سنتے وہ سکتے کے عالم میں بیٹھی رہ گئی تھی۔۔۔

وہ اپنے رب کا کس طرح سے شکر ادا کرتی۔۔۔وہ تو حرا کے پاس ہی جانا چاہتی تھی۔۔۔اور اگر وہ وہاں پہنچ جاتی تو دوبارہ سے ان ظالموں کے ہاتھوں لگ جاتی۔۔۔

انسان اپنے لیے کیا سوچتا ہے اور اس کا رب اسکے لیے اس سے بھی زیادہ بہتر فیصلہ کیے بیٹھا ہوتا ہے۔۔۔

"تم میری طرف بالکل بھی مت آنا۔۔۔ابھی تم جہاں پر ہو وہیں رہو۔۔۔میں ایک دو دن تک موقع دیکھ کر چھپ کر یہاں سے نکلنے کی کوشش کرتی ہوں۔۔۔میں خود تمہارے پاس آؤں گی۔۔۔تم مت آنا۔۔۔"

حرا خود بھی بہت زیادہ ڈری ہوئی تھی۔۔اسکے شوہر کو جان سے مارنے کی دھمکیاں مل رہی تھیں۔۔۔

مگر پھر بھی وہ اپنی دوست کے لیے بہت فکر مند تھی۔۔وہ جانتی تھی اب ہالہ کا اس کے سوا اس دنیا میں کوئی نہیں تھا۔۔۔کچھ دیر مزید بات کرنے کے بعد اس نے کال کاٹ دی تھی۔۔۔

ثمرہ بیگم اس کے پاس بیٹھی اس کی ساری باتیں سن چکی تھیں۔۔۔

"وہ لوگ تمہاری زبردستی شادی کروانا چاہتے ہیں۔۔۔؟؟"

اس کا خوف زدہ انداز دیکھ انہوں نے پوچھا تھا۔۔

"جی۔۔۔"

ہالہ نے اپنے آنسو صاف کرتے اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔۔ جبکہ ثمرہ بیگم کی نگاہیں تو اس کے بے پناہ حسین چہرے پر جم سی گئی تھیں۔۔۔

دودھیا رنگت رونے کی وجہ سے سرخی مائل ہو چکی تھی۔۔ خوف و ہراس میں ڈوبی اس کی دلنشین غلافی آنکھیں مزید حسین لگ رہی تھیں۔۔ گھنے بال کمر پر بکھرے ہوئے تھے۔۔۔

نازک اندام سراپا اور پُرکشش شخصیت کی مالک وہ لڑکی حسن کی دولت سے مالامال تھی۔۔۔

شاید اس کا یہ باکمال حسن ہی اس کے کہے مصیبت کا باعث بنا تھا۔۔۔ ثمرہ بیگم اس کی باتوں سے یہی اخذ کر پائی تھیں۔۔۔

"تم زیادہ دیر تک ان لوگوں سے چھپ نہیں پاؤ گی۔۔۔ وہ اگر اتنی طاقت رکھتے ہیں تو تمہیں بہت جلد ڈھونڈ لیں گے۔۔۔ تمہیں اپنے لیے کوئی مضبوط سہارا ڈھونڈنا پڑے گا۔۔۔"

انہوں نے اسے مخلصانہ مشورے سے نوازا تھا۔۔۔

"کیسا سہارا۔۔۔؟؟"

ہالہ ک دماغ تو پوری طرح سے ماؤف ہو چکا تھا۔۔۔اس کی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت ختم ہو چکی تھی۔۔۔

"شادی کر لو کسی ایسے ہی پاور فل انسان سے۔۔۔جس کی بیوی بننے کے بعد ان لوگوں کا خوف ختم ہو جائے تمہارے دل سے۔۔۔"

انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔جبکہ ان کی بات پر ہالہ نے ہونقوں کی طرح ان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"یہ کیسی باتیں کر رہی ہیں آپ۔۔۔؟؟ مجھ سے بھلا کون شادی کرے گا۔۔ جس کے پاس اس کی شناخت تک نہیں ہے۔۔۔ نہ کوئی رشتہ دار ہے۔۔ نہ تو مجھے کسی سے شادی کرنی ہے اور نہ ہی کوئی مجھ سے کرے گا۔۔۔ میں جانتی ہوں آپ کے لیے بھی مجھے یہاں رکھنا مشکل ہے۔۔۔

آپ مجھے کسی یتیم خانے چھوڑ آئیں۔۔۔ میں آپ کی بہت احسان مند رہوں گی۔۔۔"

اس نے ان کا ہاتھ پکڑتے نم آنکھوں کے ساتھ کہا تھا۔۔۔وہ اپنی اصل شناخت کسی کو بھی نہیں دینا چاہتی تھی۔۔۔وہ یہاں کسی پر اعتبار نہیں کر سکتی تھیں۔۔۔

ثمرہ بیگم اسے بہت اچھی عورت لگی تھیں۔۔۔مگر وہ ان پر بھی مزید بوجھ بن کر ان کے لیے مشکل کا باعث نہیں بننا چاہتی تھی۔۔۔

جبکہ وہ اس کی بات سنتے مسکرا دی تھیں۔۔۔

"اتنا غلط سمجھ رہی ہو مجھے پیاری لڑکی۔۔۔میں تو صرف تمہارے بھلے کے لیے کہہ رہی تھی۔۔تم بھی بالکل میری حمنہ جیسی ہو

میرے لیے۔۔۔تم جب تک چاہو یہاں رہ سکتی ہو۔۔لیکن میرا مشورہ غلط نہیں ہے۔۔۔اس پر غور ضرور کرنا۔۔۔"

وہ اپنی بات کہتیں وہاں سے نکل گئی تھیں۔۔۔جبکہ ہالہ بہتی آنکھوں کے ساتھ اپنی گزشتہ زندگی کے بارے میں سوچنے لگی تھی۔۔

اسے نے تو کبھی تصور میں بھی اس بات کا خیال نہیں کیا تھا کہ وہ اس طرح سے دربدر ہو جائے گی۔۔۔اس کے پاس سر چھپانے کو اپنا چھت تک نہیں بچے گا۔۔

اس کے آنسو گریبان بھگونے لگے تھے۔۔۔اسے اپنے بابا کی شدت سے یاد آئی تھی۔۔۔

اگر وہ آج ہوتے تو یہ سب کبھی نہ ہوا ہوتا۔۔۔اس کی سسکیاں آہستہ آہستہ پورے کمرے میں گونجنے لگی تھیں۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"سر ہمارے شیئرز مارکیٹ میں بہت زیادہ لاس میں جا رہے ہیں۔۔۔اب کوئی بھی کمپنی ہمارے ساتھ ڈیل نہیں کرنا چاہتی۔۔۔ پچھلے دو مہینوں سے ورکرز کو ان کی تنخواہیں نہیں ملیں۔۔۔ مگر وہ پھر بھی آپ کی وجہ سے بنا کوئی شکایت کیے کام

کر رہے ہیں۔۔۔ان کا کہنا ہے ہمارے برے وقت میں اس کمپنی نے ہمیں سنبھالا ہے اب اس کمپنی کے برے وقت میں ہم اس کو سنبھالیں گے۔۔۔"

نوشیر واں اس وقت اپنی ٹیم کے ساتھ میٹنگ کر رہا تھا۔۔۔ پچھلے ایک مہینے سے اس نے یہاں قدم بھی نہیں رکھا تھا۔۔۔ مگر اس کے لوگ اتنے وفادار تھے کہ اپنی طرف سے جان مارتے وہ اس کمپنی کو بچانے کی سر توڑ کوششیں کر رہے تھے۔۔۔

اس پل نوشیر واں کو شدت سے اپنی کوتاہی کا احساس ہوا تھا۔۔۔

منال آپی اس سے بہت سخت ناراض تھیں۔۔۔بات ہی نہیں کر رہی تھیں اس سے۔۔۔

فرحین سے اس کا سامنا نہیں ہوا تھا۔۔۔گھر کے باقی سب لوگ اس سے بہت اچھے سے بات کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔۔۔

وہ اس رات کہ تلخی کو مٹا کر گھر کی فضا کو نارمل رکھنا چاہتے تھے۔۔۔اسے ان میں سے کسی سے کوئی مسئلہ نہیں تھا۔۔۔وہ سب اس کے اپنے اور اس سے محبت کرنے والے لوگ تھے۔۔

اسے مسئلہ تھا تو صرف اپنے باپ سے۔۔۔جن سے غلطی سے سامنا ہونے پر وہ اپنا رخ پھیر لیتا تھا۔۔۔

ساری باتیں سنتے اس نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ اب خود کو سنبھالنے کی کوشش کرے گا اور اپنی کمپنی پر بھی پوری توجہ دے۔۔اس کی کوتاہیوں کی وجہ سے اس کے ورکرز اس قدر مشکل میں تھے۔۔۔

اس نے جواد کو فوراً لون کے لیے اپلائے کرنے کو کہا تھا۔۔۔وہ اگر چاہتا تو اپنے گھر کے لوگوں سے بھی مدد لے سکتا تھا۔۔ کوئی اسے انکار نہ کرتا۔۔۔مگر اس شخص کی خودداری ہر شے سے اوپر تھی۔۔۔

وہ روڈ پر آجاتا مگر کسی سے مدد نہ مانگتا۔۔۔

اس نے کمپنی کے اکاؤنٹس میں بچی رقم سے سب ورکرز کو ایک مہینے کی تنخواد ینے کا آرڈر دیا تھا۔۔۔

وہ اپنے دماغ کو اب مکمل طور پر اسی جانب لگانا چاہتا تھا۔۔۔

وہ اب مزید نقصان افورڈ نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

"تم کہیں جا رہے ہو کیا۔۔۔؟؟"

میٹنگ ختم کرتے وہ اپنی جگہ سے اٹھا تھا جب بازل کے پوچھنے پر اس نے سوالیہ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔

"اب مجھے کہیں بھی جانے سے پہلے تم سے اجازت لینی پڑے گی کیا۔۔۔"

نوشیر واں کے طنزیہ لہجے پر بازل مسکرایا تھا۔۔۔

"مجھے لگا کہیں تم اپنی نیو گرل فرینڈ کے پاس تو نہیں جا رہے۔۔۔"

بازل کا اشارہ اسی لڑکی کی جانب تھا جس کے ساتھ لی گئی تصویریں فرحین نے سب کو دکھائی تھیں۔۔نوشیر واں کی آنکھوں میں ایک عجیب سا احساس آن ٹھہرا تھا۔۔۔

"نام کیا تھا اس کا۔۔۔؟؟"

نوشیرواں کے دلچسپی بھرے انداز پر بازل گھبرا گیا تھا۔۔۔

"میں مذاق کر رہا تھا یار۔۔۔"

بازل کا دل چاہا تھا اپنا سر پیٹ لے۔۔۔اس لڑکی کا ذکر کرنے کی ضرورت ہی کیا تھی اس سر پھرے انسان کے سامنے اس کا نام لینے کی۔۔۔

"مگر میں مذاق نہیں کر رہا اب۔۔۔مجھے ملنا ہے اس سے۔۔۔وہ اس وقت کہاں ہو گی فوراً پتا لگا اور چل میرے ساتھ۔۔۔"

سیگریٹ سلگھاتا وہ خود بھی شاید اندر سے سلگھ رہا تھا۔۔۔

"وہ دبئی کی ایک سپر ماڈل ریا ہے۔۔انہیں تصویروں پر اس ک بھی سکینڈل چل رہا ہے۔۔۔اب پھر سے تم لوگوں کو ایک ساتھ دیکھ نیا ایشو بن جانا ہے۔۔۔"

بازل اسے باز رکھنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔ مگر وہ بھی اپنے نام کا ایک تھا۔۔

کسی کے قابو میں آجائے یہ ممکن ہی نہیں تھا۔۔۔

وہ بچہ نہیں تھا اچھے سے جانتا تھا کہ فرحین نے اسے بے وفائی کرنے کی وجہ سے نہیں چھوڑا تھا۔۔۔اسے نوشیر واں سے زیادہ پرفیکٹ انسان مل چکا تھا۔۔۔مگر نوشیر واں کے اندر لگی غصے اور دھوکے کی آگ کم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی۔۔

بازل کو ساتھ لیتا وہ اسی پارٹی میں آچکا تھا جہاں اس وقت ریا کے ساتھ ساتھ فرحین بھی اپنے اس نئے فرینڈ کے ساتھ موجود تھی۔۔۔

سب کو پتا تھا کہ نوشیر واں بھی اس بزنس پارٹی میں انوائٹڈ ہے۔ مگر وہ آئے گا اس بات کی امید کسی کو نہیں تھی۔۔۔

سیاہ پینٹ شرٹ میں ملبوس اپنے مخصوص سحر انگیز انداز کے ساتھ وہاں داخل ہوتا وہ بہت سارے چہروں کے رنگ اڑا گیا تھا۔۔۔

فرحین جو اپنی طرف سے اپنے کیے فیصلے پر بہت خوش تھی۔۔ اسے وہاں دیکھ اس کو گھبراہٹ محسوس ہوئی تھی۔۔

وہ نہیں چاہتی تھی اتنی جلدی داؤد اور نوشیرواں کا سامنا ہو۔۔۔

وہ بھی چلتا ہوا سیدھا اسی کی جانب آیا تھا۔۔

"نوشیرواں کوئی ہنگامہ مت کرنا پلیز۔۔۔۔"

بازل نے اسے بازو سے پکڑ کر روکنا چاہا تھا۔۔۔

"کیوں ذلیل اور رسوا کرنے کا حق صرف اسی کے پاس ہے۔۔۔؟؟"

نوشیر واں کی سمت اب بھی وہی تھی۔۔۔ فرحین کے پسینے چھوٹ رہے تھے۔۔۔

داؤد نے بھی اس کی یہ گھبراہٹ نوٹ کی تھی۔۔

"تم نے غلطی کی تھی اسے مانو۔۔۔اسی کی آنکھوں کے سامنے تم ڈرنک ہو کر کسی اور لڑکی کی بانہوں میں تھے۔۔یہ دیکھ کوئی بھی لڑکی چھوڑ کر جا سکتی ہے۔۔۔"

بازل اسے سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔وہ ان سے چند قدموں کے فاصلے پر پہنچتا اپنی نگاہوں کا مرکز فرحین کو ہی رکھے ہوئے تھا۔۔۔

جب اگلے ہی پل وہ دائیں جانب مڑتا وہاں کھڑی ریا کو مخاطب کر گیا تھا۔۔

فرحین نے اپنی رکی ہوئی سانسیں بحال کی تھیں۔۔۔بازل کی جان میں بھی جان آئی تھی۔۔

ریا تو اسے اپنے پاس آتے دیکھ چہک اٹھی تھی۔۔۔

بازل نے ایک جانب کھڑے ہوتے فرحین کی رنگت پھیکی پڑتے دیکھی تھی۔۔وہ خود اسے چھوڑ کر کسی اور کا انتخاب کر چکی تھی۔۔

مگر اسے نوشیر واں کا ایسا کرنا بالکل بھی پسند نہیں آیا تھا۔۔۔

نوشیر واں اپنے کچھ دیر پہلے کا خود سے کیا عہد بھول چکا تھا۔۔۔

وہ بازل کے روکنے کے باوجود اپنے اندر کے اضطراب کو کم کرنے کی کوشش میں پھر سے شراب کو منہ لگا گیا تھا۔۔

بازل اسے روکتا رہ گیا تھا مگر اس نے کسی کی سننا اور ماننا تو نجانے کب سے چھوڑ رکھا تھا۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"مجھے یقین نہیں آرہا تمہارے اپنوں نے یہ سب کیا۔۔۔کتنے ظالم لوگ ہیں۔۔؟؟اب بھی تمہارا پیچھا نہیں چھوڑ رہے۔۔۔ آخر چاہتے کیا ہیں وہ۔۔۔؟؟"

حرا آج بہت مشکل سے نظر بچا کر نکلنے میں کامیاب ہو چکی تھی۔۔

ثمرہ بیگم کا ڈرائیور اسے یہاں تک لے آیا تھا۔۔انہیں دیکھ کر ہالہ کو یقین ہوا تھا کہ اس دنیا میں ابھی بھی نیک لوگ موجود تھے۔۔۔جو بنا کسی مطلب اور صلے کے اللہ کے بندوں کی مدد کرنے کو تیار رہتے تھے۔۔

حرا اس کے پاس اس کے کمرے میں بیٹھی تھی۔۔۔ہالہ نے اسے سب بتا دیا تھا۔۔۔جو سن کر وہ کتنی دیر سے شاک میں ڈوبی رہی تھی۔۔۔اسے یقین نہیں آیا تھا کہ ایسا بھی ہو سکتا تھا۔۔۔

وہ اس کے سبھی گھر والوں کو بہت اچھے سے جانتی تھی۔۔۔کئی بار ان کے گھر بھی آکر رہی تھی۔۔۔

"اب کیا سوچا ہے تم نے آگے کا۔۔۔کب تک ایسے ہی چھپ کر بیٹھی رہو گی۔۔۔پہاڑ جیسی زندگی ایسے تو نہیں کٹ سکتی نا۔۔۔"

حرا کی بات پر ہالہ کی رنگت زرد ہوئی تھی۔۔

"میرا اعتبار ٹوٹ چکا ہے حرا۔۔۔میں کیسے کسی انجان پر اعتبار کروں۔۔۔مجھے خود سمجھ نہیں آرہی میں کہاں جاؤں۔۔۔کیا کروں میں۔۔۔؟؟"

وہ سسکتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

حرا نے تڑپ کر اسے اپنے ساتھ لگا لیا تھا۔۔۔اگر اس کے بس میں ہوتا تو وہ ہالہ کو ہمیشہ کے لیے اپنے ساتھ رکھ لیتی۔۔۔مگر اس کے گھر پر تو ہالہ کو سب سے زیادہ خطرہ تھا۔۔۔

"حرا یہ کیا۔۔۔آپ نے میری بیٹی کو تو رلا دیا۔۔۔"

ثمرہ بیگم اندر آتے اسے اس طرح سے روتے دیکھ پریشانی کے عالم میں بولی تھیں۔۔۔

حرا سے الگ کرتے انہوں نے سے اپنے ساتھ لگا کر پیار کرتے اس کے آنسو صاف کیے تھے۔۔

ہالہ کی پریشانی کی وجہ وہ دونوں ہی جانتی تھیں۔۔۔ مگر ثمرہ بیگم اب دوبارہ اپنی طرح سے کوئی بات کر کے ہالہ کو ہرٹ نہیں کرنا چاہتی تھیں۔۔۔۔

"ثمرہ آنٹی آپ این جی او کے ساتھ ساتھ ایک میرج بیورو بھی چلا رہی ہیں نا۔۔۔"

حرا نے ان کا نام سن رکھا تھا۔۔۔اس کی بات پر ہالہ خاموش ہی رہی تھی۔۔جبکہ ثمرہ بیگم نے مسکراتے اثبات میں سر ہلا دیا تھا۔۔۔

"تو پھر آپ تو بہت آسانی سے ہماری ہالہ کے لیے کوئی بہت اچھا رشتہ تلاش کر سکتی ہیں نا۔۔۔کوئی بہت اچھا انسان۔۔۔جو اس پیاری سی لڑکی کو سنبھال لے۔۔۔"

حرا ایسا کچھ بولے گی ہالہ کو اندازہ نہیں تھا۔۔۔وہ یک ٹک سی اس کی جانب تکے گئی تھی۔۔۔

"ایسا ہو سکتا ہے بالکل۔۔۔اگر ہالہ چاہے تو۔۔۔۔"

حرا نے بھی وہی بات کی تھی جو وہ پہلے کر چکی تھیں۔۔۔

"یہ تم کیسی باتیں کر رہی ہو۔۔۔میں ایسے کیسے کسی انجان انسان کے ساتھ شادی کر سکتی ہوں۔۔۔"

اس نے بے چارگی سے کہا تھا۔۔اس کی آنکھوں میں نمی تیر گئی تھی۔۔۔

"تو پھر واپس نہیں لوگوں کی ہتھے چڑھنا چاہتی ہو کیا۔۔۔اور ثمرہ آنٹی کسی اچھے انسان کا انتخاب ہی کریں گی نا تمہارے لیے۔۔۔۔ کسی ایرے غیرے کے ہاتھ میں تو نہیں سونپے گئی تمہیں۔۔۔

تمہیں خود کو محفوظ کرنے کے لیے کسی سے نکاح کرنا پڑے گا۔۔۔ورنہ تمہارے ہاتھ سے سب کچھ جائے گا۔۔۔"

حرا نے اسے سمجھانا چاہا تھا۔۔۔جبکہ وہ گم صُم بیٹھی اس پل بے بسی کی انتہا پر تھی۔۔۔

ثمرہ بیگم کسی گیسٹ کے آنے پر باہر چلی گئی تھیں۔۔۔حرا اب بھی اس کے پاس بیٹھی اسے سمجھا رہی تھی۔۔۔

"ثمرہ آنٹی کسی انسان کی گارنٹی تو نہیں لے سکتیں نا۔۔۔وہ بھی اگر ان لوگوں جیسا درندہ نکل آیا تو میں کیا کروں گی۔۔۔"

ہالہ کے آنسو اس کے گالوں پر بکھر رہے تھے۔۔۔اس کی تکلیف کا احساس اس پل حرا کو بھی رلا رہا تھا۔۔۔

"اپنے رب پر بھروسہ رکھو ہالہ۔۔۔ تمہیں اب تک بچاتا آیا ہے آگے بھی تمہاری حفاظت کرے گا۔۔۔ہم ان لوگوں کو تمہاری شناخت کے بارے میں کچھ نہیں بتائیں گے۔۔۔یہیں کہیں گے کہ تم لاوارث ہو۔۔۔ آگے پیچھے کوئی نہیں ہے۔۔"

یہ بات کرتے حرا بھی شدید تکلیف سے گزری تھی۔۔۔

"ہونہہ۔۔۔یہ دنیا لالچی لوگوں سے بھری ہوئی ہے۔۔۔مجھے کوئی بھی اس طرح سے نہیں اپنائے گا۔۔۔خالی ہاتھ اور بنا شناخت کے۔۔۔"

اس نے طنزیہ لہجے میں کہا تھا۔۔

"اور اگر کوئی ایسا مل گیا جو بغیر کسی لالچ کے تمہیں اپنا لے پھر۔۔۔"

حرا کو اب بھی امید تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"نا ممکن ہے ایسا۔۔۔تم سے زیادہ اچھی طرح اس دنیا کا بھیانک چہرا دیکھ چکی ہوں۔۔۔"

اس کا یہ بے اعتباری بھرا انداز دیکھ حرا خاموش ہو چکی تھی۔۔۔

اس کے جانے کا وقت ہو گیا تھا۔۔۔

ہالہ اس کے کہنے پر اسے نیچے تک چھوڑنے آئی تھی۔۔۔ورنہ وہ جب سے آئی تھی اس نے خود کو اسی کمرے میں قید کر رکھا تھا۔۔

ثمرہ بیگم کے بہت زیادہ کہنے کے باوجود وہ باہر نہیں نکلی تھی۔۔

وہ حرا کو چھوڑ کر واپس لوٹ رہی تھی جب ڈرائینگ روم کے سامنے سے گزرتے ثمرہ آنٹی کی نظر اس پر پڑی تھی۔۔۔

"ہالہ بیٹا ادھر آؤ۔۔۔"

ان کی پکار پر ہالہ نے حیرت سے اندر کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ان کے پاس گیسٹ بیٹھے تھے۔۔۔پھر وہ اسے اندر کیوں بلا رہی تھیں۔۔۔

اس کا دل چاہا تھا انکار کر دے۔۔۔مگر پھر کچھ سوچتے اس نے اندر قدم رکھ دیا تھا۔۔

جہاں اسے ثمرہ آنٹی کے ساتھ ہی صوفے پر ایک بہت ہی پیاری سی لڑکی بیٹھی نظر آئی تھی۔۔۔

"السلام و علیکم۔۔۔۔"

اس نے دھیرے سے سلام دیا تھا۔۔وہ آگے نہیں بڑھی تھی۔۔۔وہیں ایک جانب کھڑی رہی تھی۔۔

"وعلیکم السلام۔۔۔۔کیسی ہو آپ۔۔۔؟؟"

منال نے بہت ہی نرمی سے پوچھا تھا۔۔

"منال یہ میری بھانجی ہالہ ہے اور ہالہ یہ منال ہے میری دوست کی بیٹی۔۔۔۔"

ثمرہ بیگم نے ان دونوں کا تعارف کروایا تھا۔۔۔

ہالہ کو سمجھ نہیں آئی تھی اس تعارف کی وجہ۔۔۔ مگر منال کے چہرے پر چھائی پسندیدگی بھرے رنگ بتا رہے تھے کہ اسے تعارف کے ساتھ ساتھ وہ بھی بہت پسند آئی تھی۔۔۔

"بیٹھیں نا آپ پلیز۔۔۔"

اسے بت بنا کھڑا دیکھ منال نے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا۔۔

جس پر وہ ناچاہتے ہوئے وہیں سامنے رکھے صوفے پر ٹک گئی تھی۔۔۔

"ثمرہ آنٹی آپ کی بھانجی تو بہت زیادہ پیاری اور کیوٹ ہے۔۔۔

"

منال کو وہ معصوم سی لڑکی بہت اچھی لگی تھی۔۔۔منال کی بات پر جہاں اس کے گال سرخ ہوئے تھے وہیں ثمرہ بیگم بھی مسکرائی تھیں۔۔۔

شوہر کے مرنے کے بعد انہوں نے اپنی زندگی اکیلے گزاری تھی۔۔شروعات کا یہ سفر ان کے لیے بہت تلخ رہا تھا۔۔دنیا

والوں کے بد صورت رویوں نے انہیں زندگی کے بہت سبق دیئے تھے۔۔۔وہ بہت نرم دل کی مالک تھیں۔۔

وہ جب بھی کسی کو مشکل میں دیکھتی تھیں اپنی جانب سے مدد کا ہاتھ ضرور بڑھاتی تھیں۔۔۔

ان کے مشکل وقت میں کسی نے ان کی مدد نہیں کی تھی۔۔۔اسی خاطر وہ کسی کو ویسی بے حسی نہیں دکھاتی تھیں۔۔

وہ پہلی نظر میں ہی ہالہ کی معصومیت بھانک چکی تھیں۔۔۔انہیں نے خود سے وعدہ کیا تھا کہ اگر ان کی رب نے اس لڑکی کو ان تک پہنچایا تھا تو وہ بھی اس کی مدد ضرور کریں گی۔۔۔

منال کو یہاں بلانے کے پیچھے یہی مقصد تھا۔۔۔

منال کے خاندان کو وہ اس وقت سے جانتی تھیں جب آمنہ بیگم بیاہ کر اس گھر میں گئی تھیں۔۔

وہ ہالہ کے معاملے میں ان پر اعتبار کر سکتی تھیں۔۔۔۔

منال اس قدر خوش اخلاقی کے ساتھ اس سے بات کر رہی تھی کہ ہالہ کو خود بھی پتا نہیں چلا تھا وہ کب اس سے باتوں میں مگن ہو گئی تھی۔۔۔

منال اسے بہت پسند آئی تھی۔۔۔اتنی خوش مزاج اور نرم گو لڑکی اس نے پہلی بار دیکھی تھی۔۔۔

"ہالہ تم سے مل کر بہت اچھا لگا۔۔۔ٹائم کا پتا ہی نہیں چلا۔۔۔اتنی دیر ہو چکی ہے اور جانے کو ابھی بھی دل نہیں کر رہا۔۔۔"

منال اپنی جگہ سے اٹھتی مسکراتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

"مجھے بھی بہت اچھا لگا آپ سے مل کر۔۔آپ بہت اچھی ہیں۔۔۔"

ہالہ کو موڈ خوشگوار ہو چکا تھا۔۔

"مجھے سے چھوٹے سب کزنز مجھے منال آپی کہہ کر بلاتے ہیں۔۔۔تم بھی کہہ سکتی ہو۔۔۔اب تو ویسے بھی ملاقات ہوتی رہے گی۔۔۔"

ثمرہ بیگم کی جانب مسکرا کر دیکھتی وہ ہالہ سے ملتی وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔ہالہ کو اس کی آخری بات پلے نہیں پڑی تھی۔۔۔۔

"منال کیسی لگی تمہیں۔۔۔؟؟"

ثمرہ بیگم نے اس سے پوچھا تھا۔۔

"بہت اچھی ہیں۔۔۔"

ہالہ نے مختصراً جواب دیا تھا۔۔۔کچھ دیر ان کے پاس بیٹھے رہنے کے بعد وہ اپنے کمرے میں آگئی تھی۔۔۔

اسے اس طرح ثمرہ بیگم پر بوجھ بن کر رہنا اچھا نہیں لگ رہا تھا۔۔ حرا بھی اس کو اپنے پاس نہیں رکھ سکتی تھی۔۔وہ جاتی بھی تو کہاں جاتی۔۔

اس کے دماغ میں اس وقت بہت کچھ چل رہا تھا۔۔۔آنکھوں میں نفرت کی چنگاریاں بھڑک رہی تھیں۔۔۔

جس نے اس کے گھر کو برباد کیا تھا۔۔۔اسکے بابا کو اس سے چھینا تھا وہ ان لوگوں کو کسی قیمت پر نہیں چھوڑنے والی تھی۔۔۔

اسے دوبارہ ان لوگوں کے ہتھے کسی قیمت پر نہیں چڑھنا تھا۔۔۔

اپنے مقصد کی تکمیل کے لیے اسے جس بھی حد تک جانا پڑتا وہ جانا چاہتی تھی۔۔۔۔

اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ ثمرہ آنٹی سے کل ہی اس حوالے سے بات کرے گی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

وہ سب لوگ اس وقت لان میں بیٹھے شام کی چائے انجوائے کر رہے تھے۔۔جب نوشیر واں کی گاڑی پورچ میں آن رکی تھی۔۔

سب سے پہلے مصطفیٰ صاحب کی بے قرار نگاہیں اس جانب اٹھی تھیں۔۔۔گھر کے تقریباً سبھی لوگ وہاں موجود تھے۔۔فرحین بھی ابھی کچھ دیر پہلے وہاں آکر بیٹھی تھی۔۔

کل رات جس طرح سے اس نے نوشیر واں کو خود سے ریا کے پاس جاتے دیکھا تھا۔۔وہ پارٹی چھوڑ کر کچھ دیر بعد واپس آگئی تھی۔۔

اسے لگا تھا نوشیر واں اس کے پاس آئے گا۔۔۔وہ اس کی اپنے لیے محبت سے واقف تھی۔۔۔

وہ جانتی تھی اس کے چھوڑنے پر نوشیر واں کس قدر افیکٹ ہو گا۔۔۔

جو نظر بھی آرہا تھا۔۔ مگر وہ سر پھرا شخص اس کے پاس آنے کے بجائے اسی لڑکی کے پاس چلا گیا تھا جو ان کے الگ ہونے کی وجہ بنی تھی۔۔۔

فرحین خود اسے رسوا کر کے دوسرے انسان کا انتخاب کر چکی تھی۔ مگر اس کا دوسری لڑکی سے بات کرنا اسے بالکل بھی ہضم نہیں ہو رہا تھا۔۔

"شکر ہے تمہیں گھر کی یاد تو آئی۔۔۔ ہماری تو آنکھیں ترس گئی تھیں تمہیں دیکھنے کی خاطر۔۔۔"

ناہید تائی اسے اسی جانب آتا دیکھ مسکراتے ہوئے اپنی جگہ سے اٹھی تھیں۔۔

نوشیر واں کی نگاہیں وہاں بیٹھی فرحین کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔۔ اس کی آنکھوں کی رنگت سرخ ہوئی تھی۔۔۔

گھر والوں کی سامنے پہلی بار ان کا سامنا ہو رہا تھا۔۔سب ہی اپنی جگہ تھوڑی گھبراہٹ کا شکار تھے کہ پھر سے کوئی جھڑپ نہ ہو جائے۔۔۔

نوشیر واں ناہید تائی کے بعد باقی سب سے ملتا ہمیشہ کی طرح اپنے باپ کو اگنور کر گیا تھا۔۔۔

جبکہ فرحین بنا اس کی جانب تکے اپنی چیزیں اٹھاتی اندر کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

نوشیر واں کی نگاہوں نے اوجھل ہونے تک اس کا پیچھا کیا تھا۔۔۔ جو دیکھتی منال پہلو بدل کر رہ گئی تھی۔۔۔

فرحین سے سب ہی باری باری بات کر چکے تھے۔۔۔اسے مصطفیٰ صاحب نے بھی منانے کی بہت کوشش کی تھی۔

مگر اس کی نہ ہاں میں نہیں بدلی تھی۔۔۔اس کا کہنا تھا وہ اپنا فیصلہ سنا چکی تھی۔۔اسے اب نوشیرواں جیسے بے حس انسان کے ساتھ نہیں رہنا تھا۔جو محبت کا دعوے دار تو تھا۔۔۔مگر وہ کبھی بھی اس دعوے پر پورا نہیں اترا تھا۔۔۔

وہ اپنے دل کو سمجھا چکی تھی کہ وہ اب واپس کبھی اس کے پاس لوٹ کر نہیں جائے گی۔۔۔

نوشیر واں کی نفرت کا سب کو اندازہ تھا۔۔۔وہ اپنے باپ سے جتنی نفرت کرتا تھا اب کبھی ان کے قریب نہیں آنے والا تھا۔۔ بات کر بھی لیتا مگر ان کی کمپنی کو واپس کبھی بھی جوائن نہ کرتا۔۔۔

اپنے باپ کے نام کے بغیر اس کا سٹیٹس کچھ بھی نہیں تھا۔۔۔ جو بات سٹیٹس کانشئس فرحین کو اس سے مزید بد دل کر گئی تھی۔۔۔کیونکہ اس نے نوشیر واں کو بہت بار کہا تھا کہ وہ مصطفیٰ صاحب سے صلا کر لے۔۔

جس پر ہر بار نوشیر واں اس کو بری طرح سے ڈانٹ کر رکھ دیتا تھا۔۔وہ فرحین کو بچپن سے جانتا تھا۔۔

اس کی نیچر سے واقف تھا۔۔۔لیکن اسے اس بات کا اندازہ نہیں تھا کہ وہ ان سب باتوں کو اس سے بھی اوپر رکھے گی۔۔

وہ اس وجہ سے اسے چھوڑ دے گی۔۔۔

نوشیر واں آفندی کا دماغ یہ بات قبول ہی نہیں کر پا رہا تھا۔۔

فرحین کے وہاں سے جانے پر کسی نے کوئی خاص ری ایکشن نہیں دیا تھا۔۔نوشیر واں کا اس طرح سے نارمل بی ہیو کرنا ہی ان کے لیئے کافی تھا۔۔۔

"مجھے اندازہ نہیں تھا نوشیر واں تم ہم سب کو اتنا غیر سمجھتے ہو کہ اپنی پریشانی بھی ہم سے ڈسکس نہیں کرو گے۔۔۔"

ارتضیٰ صاحب نے افسردگی بھرے انداز میں کہا تھا۔۔۔مصطفیٰ صاحب خاموشی سے ایک جانب بیٹھے تھے۔۔

انہوں نے نوشیر واں کو مخاطب نہیں کیا تھا۔۔۔اگر وہ اسے بلاتے تو اس نے یہاں سے اٹھ کر ہی چلا جانا تھا۔۔ان کے لیے اتنا ہی بہت تھا کہ ان کا بیٹا ان کے سامنے بیٹھا تھا۔۔

ارتضیٰ صاحب کی بات پر وہ ہولے سے مسکرایا تھا۔۔

"ایسی بات نہیں ہے تایا جان۔۔۔میں خود اپنے بل بوتے پر اپنی کمپنی کھڑی کرنا چاہتا ہوں۔۔۔اگر ضرورت ہوئی تو آپ سے ہی مدد مانگوں گا۔۔۔"

اس نے انتہائی خوش دلی کے ساتھ انہیں جواب دیا تھا۔۔۔

اس کی آنکھوں کے گرد بنے سیاہ حلقے اس کی کئی راتوں کی بے خوابی کا اظہار کر رہے تھے۔۔

جب تک آمنہ بیگم تھیں وہ بھی اس گھر کے باقی لڑکوں کی طرح ہنستا مسکراتا اور زندگی سے بھرپور انسان تھا۔۔ مگر ان کے جانے کے بعد تو جیسے اس نے خود کو ضائع ہی کر دیا تھا۔۔۔

وہ اپنے آپ کو ہر بات کا قصوروار مانتا تھا۔۔۔ اسے اپنی ماں سے بے پناہ محبت تھی۔۔

اس کا کہنا تھا اس کی ماں کا قتل ہوا تھا۔۔۔ جو اس کے باپ نے کیا تھا۔۔۔

مصطفیٰ آفندی کو اپنی جس کلاس فیلو سے محبت تھی وہ اب اپنے شوہر سے طلاق لے کر پاکستان واپس آچکی تھیں۔۔ جس کا صاف مطلب ظاہر تھا کہ وہ کسی کی جانب سے ملنے والی امید کے زیر اثر ہی اتنا بڑا قدم اٹھا رہی تھی۔۔

نوشیر واں کو یہی لگتا تھا بہت جلد مصطفیٰ صاحب اس کی ماں کی جگہ کسی اور کو دے دیں گے۔۔۔ جو بات اس کے دل و دماغ پر بہت بھاری ثابت ہو رہی تھی۔۔۔

کچھ دیر وہ وہاں سب کے بیچ بیٹھا رہا تھا۔۔۔ آج بہت ٹائم بعد وہ اس طرح سے سب کے بیچ بیٹھا تھا۔۔۔ جو بات ان سب کے لیے کی خوشگواریت بھری تھی۔۔

مگر منال نے اس دوران بھی اس کے مخاطب کرنے کے باوجود اس سے کوئی بات نہیں کی تھی۔۔۔

"منال آپی۔۔۔۔"

وہ وہاں سے اٹھ کر جا رہی تھی جب نوشیر واں اس کے پیچھے جاتا اسے پکار گیا تھا۔۔۔

"اب تو راضی ہو جائیں۔۔۔اب تو وہی سب کر رہا ہوں جو آپ چاہتی ہے۔۔۔"

ان کے پیچھے جاتا وہ بے چارگی سے بولا تھا۔۔۔وہ ان کی ناراضگی کسی قیمت پر برداشت نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

"تم ڈرنک کر کے پوری پوری رات اپنے ہوش و حواس سے بیگانہ رہو۔۔۔گھر آنا تک بھول جاؤ۔۔۔تمہیں لوگوں کا سہارا لینا پڑے۔۔ایسا کب چاہا ہے میں نے۔۔۔تم نے مجھ سے بولا تھا تم اب ڈرنک نہیں کرو گے۔۔۔پھر کل رات کیوں پی تم نے۔۔۔؟"

وہ اس پر اچھی خاصی تپی ہوئی تھی۔۔۔

اسجد بھی منال کے ساتھ کھڑا خفگی اور ناراضگی بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔۔

وہ اپنے ہاتھوں خود کو برباد کر رہا تھا۔۔جو بات ان سب کے لیے ہی تکلیف کا باعث تھی۔۔

"اس خبیث شخص نے آپ کو سب بتا دیا۔۔۔"

نوشیر واں کا دل چاہا تھا بازل اس وقت اس کے سامنے ہو اور وہ اس کا منہ توڑ دے۔۔۔

"اسے کچھ مت کہنا اب۔۔۔میں نے ہی زبردستی ہر بات اگلوائی ہے اس سے۔۔۔اور فرحین نے بھی بتایا مجھے واپس آکر۔۔۔"

منال کے لبوں سے نہ چاہتے ہوئے بھی فرحین کا نام نکل گیا تھا۔۔۔

نوشیرواں کے چہرے کے بگڑتے نقوش دیکھ اسے اپنے غلطی کا احساس بھی ہوا تھا۔۔۔

"وہ کیوں بتا رہی ہے آپ کو میرے بارے میں۔۔۔اب اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔۔۔"

وہ بھڑک اٹھا تھا۔۔۔

"وہ اب بھی تمہاری چچازاد ہے۔۔۔یہ رشتہ کبھی نہیں ٹوٹ سکتا۔۔۔"

اسجد نے اسے باور کروایا تھا۔۔۔

"ہونہہ۔۔۔"

وہ منال کو مزید پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔اسی خاطر بات مکمل نہیں کی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"روم میں آؤ۔۔۔ ہمیں تم سے ایک ضروری بات کرنی ہے۔۔۔"

منال کی بات پر اس نے سوالیہ نگاہوں سے اسجد کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جس نے اسے بازو سے کھینچتے ساتھ آنے کو کہا تھا۔۔۔

اسجد کو بھی وہ منال کی طرح بہت عزیز تھا۔۔۔ وہ سب چاہتے تھے کہ نوشیرواں خود کو اس اذیت سے نکال لے۔۔۔

"نوشیرواں میں چاہتی ہوں تم شادی کر لو۔۔۔"

منال نے اس کو سامنے صوفے پر بیٹھتے دیکھ فوراسے بات کا آغاز کیا تھا۔۔۔

جبکہ اس کی بات کے جواب میں نوشیر واں قہقہ لگا کر ہنسا تھا۔۔۔

"اچھا مذاق ہے۔۔۔کس سے کر لوں شادی۔۔۔؟؟"

اس نے بات کو مذاق میں اڑایا تھا۔۔۔جیسے بچے کی جانب سے کی جانے والی بے جا ضد پر ہنسا جاتا ہے۔۔۔

"نوشیر واں میں سیریس ہوں۔۔۔"

منال نے زچ ہوتے کہا تھا۔۔۔

"جس لڑکی کو میں بچپن سے چاہتا آرہا ہوں۔۔۔جو مجھ سے محبت کی دعوے دار تھی۔۔میرے حالات دیکھ کر وہ مجھ سے جان چھڑوا کر اس رشتے سے آزاد کروا چکی ہے خود کو۔۔۔اس کے بعد مجھ جیسے انسان کے ساتھ کون شادی کرنا چاہے گی۔۔۔جس کا بینک بیلنس صفر ہو چکا ہے۔۔

اور پلیز مجھے ان سب باتوں کے بارے میں نہیں سوچنا ابھی۔۔۔ نفرت ہو چکی ہے مجھے ان سب باتوں سے۔۔۔

دولت اور سٹیٹس دیکھ کر محبت کرنے والی لڑکیوں سے شدید نفرت ہو چکی ہے مجھے۔۔۔یہ سب ایسی ہی ہوتی ہیں۔۔۔

اس لیے آپ یہ سوچنا بند کر دیں۔۔کہ میں اب کسی سے شادی کروں گا۔۔۔یہ لوگ صرف ٹائم پاس کے لیے ہوتی ہیں اور میں بھی صرف ٹائم پاس ہی کروں گا۔۔۔"

نوشیر واں کے اندر فرحین نے جو زہر بھرا تھا وہ اب آہستہ آہستہ باہر نکلنے لگا تھا۔۔۔

منال نے اس کی باتوں کے جواب میں بھیگی آنکھوں کے ساتھ اسجد کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جسے نوشیر واں بالکل حق پر لگا تھا۔۔۔اس کے ساتھ اس کے برے وقت میں مزید برا کیا گیا تھا۔۔۔

جس لڑکی کی اسے سب سے زیادہ ضرورت تھی۔۔۔وہی اسے رسوا کرنے میں پہلے نمبر پر رہی تھی۔۔۔

اس کا اعتبار تو اٹھنا ہی تھا۔۔

"فرحین داؤد قریشی سے منگنی کر رہی ہے۔۔۔"

منال نے اسے اٹھتا دیکھ کہا تھا۔۔۔جو سنتے نوشیرواں کے قدم تھم سے گئے تھے۔۔۔

وہ مٹھیاں بھینچ گیا تھا۔۔۔

"نوشیر واں پلیز۔۔۔اپنے بارے میں سوچو۔۔۔خود کو اس طرح سے ضائع مت کرو۔۔۔کسی اچھی سی لڑکی کو اپنی زندگی میں شامل کرلو۔۔۔جو تمہیں سنوار دے۔۔۔"

منال بھی اس کے پیچھے اٹھی تھی۔۔۔

"میری زندگی میں اب کسی کی کوئی جگہ نہیں ہے۔۔۔پلیز دوبارہ اس حوالے سے کوئی بات مت کیجئے گا۔۔۔"

وہ دوٹوک جواب دیتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

منال نے پریشانی اور بے چارگی کے عالم میں اسجد کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"یہ ایسے نہیں مانے گا۔۔۔ ہمیں کوئی اور طریقہ اختیار کرنا پڑے گا۔۔۔"

اسجد بچپن سے جانتا تھا اسے۔۔۔اس کی رگ رگ سے واقف تھا۔۔۔نوشیرواں بہت مشکل قسم کا انسان تھا۔۔۔جسے سنبھالنے کے لیے اسی کا انداز اپنانا تھا اب۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"نوشیر واں کیوں ہلکان کر رہا ہے منال آپی کو۔۔۔بچاری تیرے لیے کتنی پریشان ہیں۔۔۔مان جا شادی کے لیے۔۔۔نکاح کا رشتہ بہت خوبصورت ہوتا ہے۔۔انسان کو پوری طرح سے بدل کر رکھ دیتا ہے۔۔۔ایک بار اس طرف آ تو سہی دیکھنا سکون میں آ جائے گا۔۔۔"

بازل منال کے کال کرنے پر فوراً اس کے آفس پہنچا تھا۔۔۔

جو اب دن کے ٹائم آفس ہوتا تھا اور رات کے وقت کلب میں وہ ایک نئی لڑکی کے ساتھ پارٹی میں پایا جاتا تھا۔۔۔فرحین کبھی

اسے دیکھ کر وہیں کھڑی رہتی تھی۔۔تو کبھی برداشت نہ کر پاتے وہاں سب واک آؤٹ کر جاتی تھی۔۔۔

اس کا وہاں سے جانا اسی بات کی طرف اشارہ تھا کہ اسے نوشیر واں کو کسی اور کے ساتھ دیکھ بہت فرق پڑتا تھا۔۔۔اور یہی بات نوشیر واں کے لیے سکون کا باعث تھی۔۔۔

منال نے اس دن کے بعد بھی اس سے ایک دو بار بات کرنے کی کوشش کی تھی۔۔مگر اس کا وہی ایک جواب تھا۔۔۔

"مجھے سکون کی چاہ ہی نہیں ہے۔۔۔اور میرے جیسے جانا جو جھیلنا آسان نہیں ہے۔۔۔جو بھی آئے گی ایک دن سے زیادہ میرے

ساتھ ٹک نہیں پائے گی۔۔۔فرحین جو میری محبت تھی وہ نہیں رک پائی مجھ جیسے انسان کے ساتھ۔۔تو جو زبردستی میرے سر پر مسلط کی جائے گی۔۔۔

اس نے کہاں رہ پانا ہے مجھ جیسے جنگلی کے ساتھ۔۔"

وہ سیگریٹ سلگھاتا اپنی باتوں سے سامنے بیٹھے بازل کو بھی سلگھا گیا تھا۔۔

"تمہارا کیا بنے گا یار۔۔۔"

وہ بے چارگی سے بولا تھا۔۔۔

"میری فکر میں ہلکان مت ہو۔۔میری لائف اب پٹری پر نہیں آسکتی۔۔مجھے ایک ضروری کام ہے۔۔۔کچھ گھنٹوں بعد آکر میٹنگ اٹینڈ کرتا ہوں۔۔۔"

وہ بازل کی مزید سنے بغیر گاڑی کی کیز اٹھاتا آفس سے نکل گیا تھا۔۔۔

گاڑی ڈرائیو کرتے اس کے دماغ میں پچھلے کچھ دنوں کی طرح ایک ہی بات گردش کر رہی تھی۔۔

فرحین اور داؤد قریشی کی منگنی۔۔۔

کیا کوئی اتنی جلدی موو آن کر سکتا تھا۔۔۔وہ بھی اس رشتے سے۔۔۔جسے آپ بچپن اپنے دل و جان سے بڑھ کر چاہتے آرہے ہو۔۔۔اسے بہت زیادہ غصہ آرہا تھا۔۔۔

فرحین نے اس کی بہت زیادہ انسلٹ کی تھی۔۔کیا محبت اتنی ہی کھوکھلی ہوتی تھی۔۔۔جو ایک پل میں ختم ہو جاتی تھی۔۔

وہ اگر اس کے معیار کا نہیں رہا تھا تو اسے سنبھالنے کے بجائے وہ چھوڑ کر چلی گئی تھی۔۔۔

اسٹیئرنگ پر ہاتھ مارتا وہ اس وقت شدید اذیت کا شکار تھا۔۔۔

جب اسی لمحے اچانک سے سامنے سے بھاگتے ہوئے کوئی وجود اس کی گاڑی کے آگے آیا تھا۔۔

نوشیر واں نے بریک پر پاؤں رکھتے بمشکل گاڑی کو بریک لگائی تھی۔۔۔وہ لڑکی سیدھی اس کی گاڑی کے بونٹ پر آن گری تھی۔۔۔اس زوردار جھٹکے کے نتیجے میں نوشیر واں کا ماتھا اسٹیرنگ سے ٹکرا گیا تھا۔۔۔

وہ ایریا بالکل سنسان تھا۔۔۔وہاں اکا دکا گاڑیاں ہی کبھی گزر جاتی تھیں۔۔

نوشیر واں غصے کے عالم میں گاڑی سے نکلا تھا۔۔۔اس لڑکی کی غلطی کی وجہ سے ان دونوں کی جان جا سکتی تھی۔۔۔

"اتنی بڑی گاڑی دکھائی نہیں دیتی۔۔۔مرنے کا بہت شوق ہے تو کہیں اور جا کر۔۔۔"

باہر آتے وہ اس لڑکی پر غصے سے دھاڑا تھا۔۔۔جس کے ماتھے پر چوٹ آئی تھی۔۔۔مگر وہ دوپٹے سے اپنا چہرا چھپانے کی کوشش کرتی اپنے ماتھے کی چوٹ بھی پوشیدہ کر گئی تھی۔۔۔

لیکن اس چنگارتی آواز پر اس نے نگاہیں اٹھا کر مقابل کو ضرور دیکھا تھا۔۔۔

جس کے خوبرو چہرے پر نگاہ پڑتے ہی اس کے نقوش میں بگاڑ پیدا ہوا تھا۔۔۔یہ وہی شخص تھا جو اس رات اسے ملا تھا۔۔۔

مگر اس کی مدد کیے بغیر وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔جو پوری طرح سے شراب کے نشے میں دھت تھا۔۔

ہالہ کو اس وقت بھی سنسان روڈ پر اس شخص سے خوف محسوس ہوا تھا۔۔۔وہ بھول چکی تھی کہ وہ کس سے بھاگ کر یہاں آئی تھی۔۔۔

"شراب پی کر گاڑی چلائیں گے تو ایسے ہی روڈ پر چلتے لوگ دکھائی نہیں دیں گے نا۔۔۔ آپ جیسے امیر زادوں نے روڈ کو بھی اپنی جاگیر بنا رکھا ہے۔۔۔"

وہ اس رات کی خفگی کا جواب دیتی تیزی سے وہاں سے نکل گئی تھی۔۔ اسے مقابل کی سرخ آنکھوں سے اس دن کی طرح بے پناہ خوف محسوس ہوا تھا۔۔

جبکہ نوشیرواں نے حیرت بھرے انداز میں اس چھوٹی سی لڑکی کو تکا تھا۔۔۔ جس نے اپنا چہرا ڈھک رکھا تھا۔۔

اس رات بھی شراب میں ہونے کی وجہ سے اسے یاد نہیں تھا کہ کوئی لڑکی اس کی گاڑی سے ٹکرائی تھی۔۔۔ مگر ہالہ کو یہ شخص بہت اچھے سے یاد تھا۔۔

"اس کو کیسے پتا میں شراب پیتا ہوں۔۔۔ فضول میں کچھ بھی بول دو۔۔۔ ایڈیٹ۔۔۔"

نوشیر واں دوپٹے میں لپٹی اس لڑکی کی پشت کو گھورتا گاڑی میں آن بیٹھا تھا۔۔ اس کے ماتھے پر بھی چوٹ لگی تھی۔۔۔

وہ عجیب سی جھنجلاہٹ کا شکار تھا۔۔۔شاید نہیں یقیناً یہ بے چینی فرحین کی منگنی کا سن کر تھی۔۔وہ ہمیشہ سے اس کی رہی تھی۔۔۔پھر بھلا کیسے کسی اور کی ہو سکتی تھی۔۔۔

مگر وہیں اس کی انا بھی گوارہ نہیں کر رہی تھی کہ اس کے اس بری طرح سے اپنی زندگی سے نکال دینے کے بعد وہ دوبارہ اس کے پاس ساتھ رہنے کے بھیک مانگنے جاتا۔۔۔

عجیب بے چینی ہی بے چینی چھائی ہوئی تھی اس کے دل و دماغ پر۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

ہالہ بہت مشکل سے گھر پہنچی تھی۔۔۔ ثمرہ آنٹی کچھ دنوں کے لیے ملک سے باہر گئی ہوئی تھیں۔۔۔انہوں نے اسے کہا تھا کہ کہیں بھی جانا ہو تو ڈرائیور کے ساتھ جانا۔۔۔

اس کا گھر میں بیٹھ بیٹھ کر دم گھٹنے لگا تھا۔۔۔اسی خاطر اس نے کچھ دیر باہر جانے کا فیصلہ کیا تھا۔۔۔چہل قدمی کے ارادے سے نکلی تھی۔۔۔اسی خاطر ڈرائیور کو ساتھ نہیں لیا تھا۔۔

اپنے دھیان میں چلتے اسے وقت اور جگہ کا اندازہ نہیں ہوا تھا۔۔۔

کافی دیر بعد جا کر اسے احساس ہوا تھا کہ وہ کتنے آگے نکل آئی تھی۔۔۔اس نے گھبرا کر حمنہ کا نمبر ڈائل کیا تھا۔۔۔جس نے اپنی کلاسز میں مصروف ہونے کی وجہ سے فوری کال پک نہیں کی تھی۔۔

اسے وہاں آس پاس بہت عجیب سے لوگ نظر آئے تھے۔۔۔ جیسے وہ سب اسے ہی گھور رہے ہو۔۔۔

ہالہ اس قدر گھبرا گئی تھی کہ وہ واپسی کے راستے پر تیز رفتاری سے چلتی سامنے سے آتی گاڑی نہیں دیکھ پائی تھی۔۔۔

غلطی اس کی اپنی تھی۔۔۔ مگر گاڑی سے نکلتے شخص کو دیکھ اسے

اس بھیانک رات کا منظر یاد آیا تھا۔۔

جس پر وہ اپنی غلطی ہونے کے باوجود اس وجیہہ مغرور شخص کو

باتیں سناتی وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔ جو اس دن کی نسبت آج

مکمل ہوش و حواس میں کھڑا تھا۔۔۔

وہ بہت مشکل سے واپس گھر آئی تھی۔۔

ثمرہ آنٹی بھی واپس لوٹ چکی تھیں۔۔۔ اور اس کو گھر نہ پا کر

بہت زیادہ پریشان بھی تھیں۔۔۔

حرا کی جانب سے اسے اس کے تایا اور باقی لوگوں کی جانب سے مزید دھمکانے کی خبریں مل رہی تھیں۔۔۔وہ لوگ ابھی بھی اس کا پیچھا نہیں چھوڑ رہے تھے۔۔۔

اور اگر وہ اس تک پہنچ جاتے تو ثمرہ آنٹی کے لیے اسے ان خطرناک لوگوں سے بچانا مشکل ہو جاتا۔۔

یہی وجہ تھی کہ وہ اور حرا اسے منا رہی تھیں کہ وہ نکاح کر کے خود کو کچھ حد تک تو محفوظ کر ہی لے۔۔۔

ہالہ کو اب خود بھی کہیں نہ کہیں یہ باتیں بالکل ٹھیک لگ رہی تھیں۔۔۔ مگر اس کا رشتوں سے اعتبار جس طرح سے اٹھا تھا۔۔۔ وہ پوری طرح سے کسی کی پابند نہیں ہونا چاہتی تھی۔۔۔

اسے کنٹریکٹ بیسڈ پر یہ رشتہ رکھنا تھا۔۔۔

اسے صرف نام کا رشتہ جوڑنا تھا۔۔۔ اس نے جب یہ بات ثمرہ آنٹی کے سامنے رکھی تو وہ کچھ دیر تو یک ٹک اسے تکے گئی تھیں۔۔

"ایسا کوئی انسان کیسے ملے گا۔۔۔؟"

انہوں نے پریشانی کے عالم میں کہا تھا۔۔۔ہالہ کا کہنا تھا کہ وہ اگر شادی کرے گی تو صرف کنٹریکٹ بیس پر۔۔

ثمرہ آنٹی نے حرا کو بھی وہیں بلوالیا تھا۔۔۔انہیں کشمکش میں دیکھ الجھا دیکھ وہ وہاں سے اٹھ آئی تھی۔۔

"السلام وعلیکم۔۔۔"

وہ دونوں وہاں بیٹھی اسی بات پر غور و فکر کر رہی تھیں۔۔جب منال نے وہاں قدم رکھا تھا۔۔۔اس کی آواز پر ثمرہ آنٹی نے مسکرا کر اسے ویلکم کیا تھا۔۔۔

"کہیں میں غلط ٹائم پر تو نہیں آ گئی۔۔۔"

منال ان دونوں کے پریشان چہرے دیکھ بولی تھی۔۔

"نہیں غلط ٹائم تو بالکل بھی نہیں ہے۔۔۔ان فیکٹ مجھے تو لگتا ہے تم بالکل ٹھیک ٹائم پر آئی ہو۔۔۔"

ثمرہ آنٹی کی دماغ تیزی سے کام کرنے لگا تھا۔۔۔

"کیا مطلب۔۔۔؟؟"

منال نے حیرت سے ان کی جانب دیکھا تھا۔۔

"تم کہیں رہی تھی نا کہ تمہیں نوشیر واں کے لیے کسی لڑکی کی ضرورت ہے۔۔۔ تمہیں ہالہ بہت پسند آئی تھی۔۔۔ مگر تم نے یہ بھی بتایا تھا کہ نوشیر واں فرحین سے محبت کرتا ہے۔۔۔وہ کسی اور لڑکی کو نہیں اپنانا چاہتا۔۔۔"

ثمرہ آنٹی کے پوچھنے پر منال نے سر ہلاتے ہر بات کی تصدیق کی تھی۔۔

"میں نے سنا ہے فرحین منگنی کر رہی ہے۔۔۔"

ثمرہ آنٹی کیا کہنا چاہتی تھیں وہ دونوں سمجھ نہیں پا رہی تھیں۔۔۔

"جی ایسا ہی ہے۔۔۔"

منال نے اب کی بار بھی تصدیق کی تھی۔۔

"تو نوشیر واں سے کہو وہ بھی شادی کر لے ہالہ سے۔۔ فرحین نے جو اس کے ساتھ کیا اسکا بدلہ بھی پورا ہو جائے گا۔۔۔ اور ہالہ کی مشکل بھی دور ہو جائے گی۔۔۔ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ کوئی تعلق نہ رکھیں۔۔ جی رشتہ صرف ایک کانٹریکٹ کی حد تک رہے گا۔۔ ہالہ ایک غریب اور ضرورت مند لڑکی ہے۔۔ اس بچاری کو بھی سہارا مل جائے گا۔۔۔"

ہالہ نے انہیں اپنے بارے میں یہی بتایا تھا۔۔۔جو وہ آ گئے منال کے سامنے رکھ رہی تھیں۔۔

جبکہ ان کی بات پر حرا اور منال کچھ دیر بول بھی نہیں پائی تھیں۔۔۔

"ثمرہ آنٹی میں اپنے بھائی کو خوشحال زندگی کی جانب جاتے دیکھنا چاہتی ہوں۔۔۔ایسے کانٹریکٹ وغیرہ میری سمجھ میں نہیں آتے۔۔۔میں اسے پھر سے کسی تکلیف دہ عمل میں نہیں پھنسانا چاہتی۔۔۔"

منال نے اس کانٹریکٹ سے صاف انکار کیا تھا۔۔

"تو تم چاہتی ہو نوشیر واں غیر لڑکیوں کے ساتھ روابط بنانے کا عادی ہو جائے۔۔۔ فرحین کی وجہ سے اس کی آدھی زندگی تو برباد ہو چکی ہے۔۔ تم چاہتی ہو اسکے روگ میں باقی کی زندگی بھی برباد کر دے۔۔ ہالہ اچھی لڑکی اور پیاری لڑکی ہے۔۔

دیکھنا اس جیسی لڑکی کا ساتھ نوشیر واں کو پوری طرح سے بدل دے گا۔۔۔"

ثمرہ آنٹی کی باتوں پر ان دونوں نے ہی بے چینی سے ان کو تکا تھا۔۔۔

"آپ بالکل ٹھیک کہہ رہی ہیں۔۔میں ہالہ سے مل چکی ہوں۔۔۔وہ بہت اچھی لڑکی ہے۔۔مگر میں یہ چاہتی ہوں کہ یہ ابھی لڑکی پوری طرح سے میرے بھائی کی زندگی میں شامل ہو۔۔۔کانٹریکٹ بیسڈ پر بالکل بھی نہیں۔۔۔"

منال نے ان کی بات کی نفی کی تھی۔۔

"جی اور میں بھی یہی چاہتی ہوں کہ ہالہ کے بچپنے کو سائیڈ پر رکھ کر آپ اس کے لیے ایک ایسے مضبوط اور بہترین انسان کا انتخاب کریں جو اس کی پوری زندگی کے لیے اس کا ساتھی بن سکے۔۔۔"

حرا نے بھی ان کی بات سے اتفاق نہیں کیا تھا۔۔۔

ثمرہ آنٹی نے گہرا سانس بھرتے ان دونوں کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"نوشیر واں کو کال کر کے پوچھو کہ وہ یہ شادی کرے گا۔۔ مجھ سے لکھوالو اس کی جانب سے صاف انکار ہو گا۔۔اور حرا تم تو ابھی جانتی ہی ہو ہالہ کیا بول کر گئی ہے۔۔۔ان دونوں کے دماغ ہی الٹے چلتے ہیں۔۔انہوں نے نہیں ماننا۔۔۔ مگر ہم اگر ان دونوں کو کانٹریکٹ کا لالی پاپ دے کر اس شادی میں باندھیں گے تو دونوں نے مان جانا ہے۔۔۔

ہالہ تو راضی ہے۔۔۔نوشیر واں کو بھی کیسے منانا ہے یہ میں بتاتی ہوں۔۔۔مجھے پورا یقین ہے ایک ساتھ رہ کر ہی دونوں ایک دوسرے کی جانب اٹریکٹ ہو جائیں گے۔۔ہالہ تمہاری کزن فرحین سے ہزار گنا بہتر ہے۔۔۔

اس جیسی لڑکی کو مجھے نہیں لگتا نوشیر واں زیادہ وقت تک خود سے دور رکھ پائے۔۔اور ہالہ کو بھی جب مضبوط پناہ گاہ ملے گی تو وہ بھی یہ سب بھول جائے گی۔۔"

ثمرہ آنٹی کی بات اب ان دونوں کی سمجھ میں آچکی تھی۔۔انہیں بھی یہ آئیڈیا اچھا لگا تھا۔۔۔

اس کے علاوہ کوئی حل نہیں تھا ان دونوں کو ایک ساتھ لانے کا۔۔۔

ہالہ نے حرا اور ثمرہ آنٹی پر چھوڑ دیا تھا کہ وہ جس بھی انسان کا انتخاب کریں گی اسے منظور ہو گا۔۔

مگر اب بات صرف نوشیرواں کی تھی۔۔

جس کو قابو کرنا سب سے زیادہ مشکل تھا۔۔

Farwa Khalid Novels

منال وہاں سے تو خاموشی سے اٹھ آئی تھی۔۔۔مگر اس کے دماغ میں اب پورا وقت ثمرہ آنٹی کی باتیں چلتی رہی تھیں۔۔جو انہوں نے اسے نوشیرواں سے کرنے کو کہیں تھیں۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

وہ ایک بہت اہم بزنس ڈنر کے سلسلے میں اس وقت شہر کے سب سے مشہور ہوٹل میں اپنی ٹیم کے ساتھ موجود تھا۔۔۔یہ ڈنر ایک بہت بڑے پراجیکٹ کے سلسلے میں رکھا گیا تھا۔

یہ نئ کمپنی تھی جس کا پاکستان میں پہلا پراجیکٹ لاؤنچ ہونے جا رہا تھا۔۔جس کی وجہ سے وہ بہت زیادہ دیکھ بھال کے ساتھ اپنا پروجیکٹ محفوظ ہاتھوں میں سونپنے والے تھے۔۔۔

"کیسے کیسے لوگ یہاں آئے ہوئے ہیں۔۔۔؟؟ہاہاہاہا انسان کو اپنی حیثیت دیکھ کر چلنا چاہیے۔۔۔"

داؤد نوشیر واں سے تھوڑے سے فاصلے پر کھڑا تھا۔۔اس کے ساتھ ہی اس کی چہیتی فرحین کھڑی تھی۔۔۔جو اس کا آفس جوائن کر چکی تھی۔۔۔

نوشیر واں کو آج صبح ہی یہ خبر سننے کو ملی تھی۔۔ایک ہفتے بعد ان کی منگنی ہونی تھی۔۔۔

گھر کے بڑے ابھی فرحین کی اس بات کو مان نہیں رہے تھے۔۔۔اسی خاطر منگنی لیٹ ہو رہی تھی۔۔۔

داؤد نے فرحین کے پہلو میں کھڑے ہوتے پوری استحقاق سے اس کا ہاتھ پکڑے طنز کیا تھا۔۔۔اس کی بات سے زیادہ اس کے ہاتھ میں قید فرحین کے ہاتھ کو تکتے نوشیر واں اندر تک جل اٹھا تھا۔۔

یہ لڑکی آہستہ آہستہ اپنا مقام اس کی نظروں میں کھو رہی تھی۔۔۔وہ کیسے بھلا اپنے آپ کو اتنی جلدی کسی اور کے آگے پیش کر سکتی تھی۔۔۔

"نوشیر واں کرنے دو بکواس۔۔۔ہم لفظوں کے بجائے اپنے کام سے جواب دیں گے ان لوگوں کو۔۔۔"

بازل نے اسے داؤد قریشی کو اگنور کرنے کا مشورہ دیا تھا۔۔۔اگر اس وقت اس کے ساتھ فرحین نہ کھڑی ہوتی تو وہ اس شخص کا منہ توڑنے سے باز نہ آتا۔۔۔

لیکن وہ فرحین کے اتنا غلط کرنے کی باوجود اسے بیچ میں تماشا بنتا نہیں دیکھنا چاہتا تھا۔۔

وہ بنا کچھ بولے ٹیرس پر آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔ہاتھ میں سیگریٹ پکڑے وہ اس کا زہریلا دھواں اپنے اندر اتار رہا تھا۔۔

"لگتا ہے تمہارا کزن تمہارے عشق میں اب بھی پاگل ہے۔۔۔"

داؤد نے ہنستے ہوئے فرحین کی جانب دیکھتے کہا تھا۔۔جس کے جواب میں وہ فخریہ انداز میں اتراتی مسکرا دی تھی۔۔

یہ احساس ہی بہت شاندار تھا کہ نوشیر واں آفندی اس کے ہاتھوں اس بری طرح سے ٹھکرائے جانے کے باوجود اسے اپنے دل سے نہیں نکال پا رہا تھا۔۔۔

جب وہ اس کے ساتھ تھی تو اسے کبھی نہیں لگا تھا کہ وہ نوشیر واں کے لیے اتنی اہم ہے۔۔۔

نوشیر واں ظاہری وجاہت اور دلکشی میں داؤد سے بہت اوپر تھا۔۔۔ داؤد اس معاملے میں نوشیر واں کے آگے دور دور تک کہیں نہیں تھا۔۔ جس بات کا اعتراف فرحین خود اپنے دل میں کر چکی تھی۔۔

اسے اب یہ سب کرنا مزا دے رہا تھا۔۔۔وہ نوشیرواں کو اپنے پیچھے اس قدر تڑپانا چاہتی تھی کہ وہ خود اس کے قدموں میں گر کر اسے واپس لوٹ آنے کی فریاد کرتا۔۔۔

تب وہ اسے مصطفیٰ انکل کے پاس لوٹ جانے کی شرط کے ساتھ اپنانے کی بات کرتی۔۔۔

یہ سب سوچتے وہ مسکرا رہی تھی۔۔۔نوشیرواں کو ٹھکرانے کا جو فیصلہ کرنے سے پہلے وہ اتنا ڈر رہی تھی۔۔۔اب وہیں فیصلہ اسے بہترین لگ رہا تھا۔۔

مگر اگلے ہی پل اس کی مسکراہٹ سمٹی تھی اور سارا موڈ غارت ہوا تھا۔۔۔جب اس نے ریا کو اسی جانب جاتے دیکھا تھا جہاں ابھی کچھ دیر پہلے نوشیر واں گیا تھا۔۔۔

فرحین نے غصے سے مٹھیاں بھینچ دی تھیں۔۔۔سامنے کرسی پر بیٹھا بازل جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔

وہ کھل کر مسکرایا تھا۔۔

"اوہ تو بھابھی جی بھی اپنی طرف سے گیم کھیل رہی ہیں۔۔۔ان کا دل ابھی بھی نوشیر واں کی جانب ہے۔۔۔مگر دماغ داؤد قریشی کے ساتھ رہنے پر آمادہ کر رہا ہے۔۔۔"

وہ ہنستے ہوئے سوچتا اس پل فرحین کو مزید زہر لگا تھا۔۔۔ جس نے ریا کو نوشیرواں کے پیچھے بھیجا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"یہ خود کو سمجھتی کیا ہے۔۔۔ میرے بھائی کو اپنے اشاروں پر چلائے گی۔۔۔ اس سے محبت کرتا ہے۔۔ اس وجہ سے اس کا لحاظ کر رہا ہے۔۔۔ کیوں تکلیف دے رہی ہے اسے۔۔۔ اگر چھوڑ دیا ہے تو اب پوری طرح سے نکل کیوں نہیں جاتی۔۔۔ کر لے منگنی اس داؤد قریشی سے۔۔۔ کس نے روکا ہے اسے۔۔۔"

منال جانتی تھی کہ بزنس میٹنگز کے سلسلے میں نوشیر واں اور فرحین کا بار بار سامنا ہونا تھا۔۔۔جس کی وجہ سے نوشیر واں اس کو داؤد کے ساتھ دیکھ خود کو مزید تکلیف دیتا۔۔۔

اس نے ابھی کال کر کے بازل سے پوچھا تھا جس کے بتانے پر کہ فرحین اور داؤد جان بوجھ کر نوشیر واں کو اکسا رہے تھے۔۔۔

منال کا غصے سے برا حال تھا۔۔۔

وہ بے چینی کے عالم میں ٹیرس میں ٹہل رہی تھی۔۔۔

وہ جو اتنے وقت سے سوچ رہی تھی ثمرہ آنٹی کی بات پر۔۔۔اب اس نے پکا ارادہ کر دیا تھا کہ وہ اپنے بھائی کی زندگی میں فرحین

سے بھی کہیں زیادہ حسین لڑکی کو لا کر۔۔۔۔اس لڑکی کی اکڑ اور غرور توڑ کے دکھائے گی۔۔۔

منال چاہتی تھی کہ نوشیر واں اس لڑکی کا ذکر بھی نہ کرے۔۔جو اتنا آسان نہیں تھا۔۔۔۔

وہ انہیں سوچوں میں گم تھی جب اس کی نظر مین گیٹ کے باہر آن رکتی بیش قیمت گاڑی کی جانب گئی تھی۔۔۔کچھ دیر بعد گاڑی کا فرنٹ ڈور کھولتے کوئی شخص باہر نکلا تھا۔۔۔اور دوسری جانب آتے مسکرا کر دروازہ کھول دیا تھا۔۔

جس میں سے نکلتی فرحین کو دیکھ منال کا چہرا مارے غصے کے سرخ ہوا تھا۔۔۔

داؤد فرحین کے بہت قریب جھکا اسے کچھ کہہ رہا تھا۔۔۔ پھر وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اس پر بوسہ دیتا پیچھے ہوا تھا۔۔۔

اس بے حیائی پر منال کا خون کھول اٹھا تھا۔۔۔ ابھی اس کے بھائی سے منگنی توڑ کر اس شخص سے رشتہ جوڑے اسے دن ہی کتنے ہوئے تھے جو وہ ایسا کرنے لگی تھی۔۔۔۔

ایسی حرکتیں ہی وہ نوشیرواں کے سامنے بھی کرتے ہونگے۔۔۔۔

کیا گزرتا ہو گا اس کے بھائی کے دل پر۔۔۔ منال کو اس کی تکلیف

کا سوچ کر ہی رونا آیا تھا۔۔۔۔

فرحین کو اندر آتا دیکھ وہ تیزی سے باہر کی جانب بڑھی تھی۔۔۔

"یہ کیا ہو رہا تھا باہر۔۔۔؟ میرے علاوہ کوئی اور دیکھ لیتا

تو۔۔۔؟؟"

فرحین لبوں پر مسکراہٹ سجائے سیڑھیاں چڑھ رہی تھی۔۔۔

جب منال نے اس کے سامنے آتے خفگی سے کہتے اس کا راستہ

روکا تھا۔۔۔

فرحین کے ہاتھ میں پکڑے قیمتی شاپنگ بیگز داؤد قریشی کی دولت کا منہ بولتا ثبوت تھے۔۔۔جو وہ دونوں ہاتھوں سے فرحین پر لوٹا رہا تھا۔۔

"کیا ہو رہا تھا منال آپی۔۔؟؟"

اس نے جان کر بھی انجان بنتے سوالیہ نگاہوں سے منال کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"وہ نامحرم ہے تمہارے لیے۔۔۔تم اس کے اتنے قریب کیسے جا سکتی ہو۔۔۔"

منال نے غصے سے کھولتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

"اوہ پلیز منال آپی۔۔۔اپنی یہ دقیانوسی سوچ کو اپنے تک ہی رکھیں۔۔۔ابھی زمانہ بہت آگے نکل چکا ہے۔۔۔میرا ہونے والا فیانسی ہے۔۔اتنا تو چلتا ہی ہے۔۔۔اور آپ کا بھائی بھی تو میرے قریب آتا تھا۔۔۔میرا ہاتھ پکڑ لیتا تھا۔۔تب تو آپ کو برا نہیں لگتا تھا۔۔۔اب نئے سے نئی لڑکی کو اپنی بانہوں میں بھرے کھڑا ہوتا ہے۔۔

ایک بار اسے تو لگام ڈال لیں۔۔پھر مجھ سے بات کیجئے گا۔۔۔"

فرحین بالوں کو جھٹکتی طنزیہ مسکراہٹ اچھال گئی تھی۔۔

"میرے بھائی کو برباد کرنے والی تم ہو۔۔۔تم نے اچھا نہیں کیا اس کے ساتھ۔۔۔محبت کرتا ہے وہ تم سے۔۔۔"

منال کی اذیت بڑھنے لگی تھی۔۔

"جانتی ہوں۔۔۔مگر اب میں نہیں کرتی۔۔میرا دل بھر گیا ہے آپ کے بھائی سے۔۔۔پلیز اب میرا راستہ چھوڑیں۔۔۔میرا موڈ بہت اچھا ہے۔۔۔اور میں آپ کے بھائی کے ذکر سے اسے خراب نہیں کر سکتی۔۔۔"

فرحین منال کی اتری ہوئی شکل دیکھ مسکراتی اندر کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔

منال اس کی پشت کو گھورتی نے چینی کے عالم میں اپنے بالوں کو انگلیوں میں جکڑ گئی تھی۔۔اس کا دماغ تیزی سے چل رہا تھا۔۔۔ وہ اپنے بھائی کو اتنی تکلیف میں نہیں دیکھ سکتی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"آپی فار گاڈ سیک میرے آگے یہ ڈیلز رکھنا چھوڑ دیں۔۔۔مجھے ان سب میں کوئی انٹرسٹ نہیں ہے۔۔۔"

نوشیر واں منال کی بات سنتے ہی ہتھے سے اکھڑ گیا تھا۔۔

"نوشیر واں کبھی تو کسی کی مجبوری سمجھ جایا کرو۔۔ہالہ بہت اچھی لڑکی ہے۔۔۔میں مل چکی ہوں اس سے۔۔۔ ثمرہ آنٹی کو تو تم

جانتے ہی ہو نا۔۔۔ان کی جاننے والی کی بیٹی ہے۔۔۔بچاری غریب اور ضرورت مند ہے۔۔۔میں تمیں ہمیشہ کے لیے اسے اپنی بیوی بنا کر رکھنے کو نہیں کہہ رہی۔۔

صرف ایک سال کا کانٹریکٹ ہے۔۔۔پھر اس کے بعد تم اسے آزاد کر دینا۔۔"

منال اسجد کو سب سمجھا کر اپنی ٹیم میں شامل کر چکی تھی۔۔اس کے علاوہ وہ یہ راز کسی اور کو نہیں بتانا چاہتی تھی۔۔

جبکہ اس کی بات کے جواب میں نوشیر واں نے گھور کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"کیا ہم یہاں کسی بزنس ڈیل کی بات کر رہے ہیں یا شادی کی بات ہو رہی۔۔۔؟؟"

وہ طنزیہ لہجے میں بولا تھا۔۔۔

"فرحین تمہیں نیچا دکھانے کی خاطر داؤد قریشی کا استعمال کر رہی ہے تو تم اسے نیچا دکھانے کی خاطر بھی یہ سب کر سکتے ہو نا۔۔۔ جب کہ وہ لڑکی خود اس کنٹریکٹ کے لیے رضامند ہے۔۔۔"

منال نے جان بوجھ کر اس کی دکھتی رگ کو چھیڑا تھا۔۔

"کتنی رقم دے کر ہائر کیا ہے آپ نے اس لڑکی کو۔۔۔"

اس نے تپے لہجے میں کہا تھا۔۔اسے یہ سب ٹھیک نہیں لگ رہا تھا۔۔۔

"اس بات کو رہنے دو تم۔۔۔مجھے اپنا فیصلہ بتاؤ۔۔۔اور یہ بھی سن لو کہ تایا جان فرحین اور داؤد کی منگنی کے لیے مان گئے ہیں۔۔تم بھی ہالہ کو اپنی لوون کے طور پر متعارف کروا دینا سب کے ساتھ۔۔"

منال کی بات پر نوشیرواں کے تاثرات بدلے تھے۔۔۔

اسے یہی لگ رہا تھا کہ گھر والے فرحین کی منگنی کے لیے نہیں مانیں گے۔۔۔

اس نے مٹھیاں بھینچتے اپنی پیشانی کو مسلا تھا۔۔۔

"آپ جو بھی کہیں مگر میں کسی بھی لڑکی سے اب ایسا کوئی رشتہ نہیں رکھنا چاہتا۔۔۔یہ سب ایک جیسی ہی ہوتی ہیں۔۔۔"

وہ سرے سے انکاری تھا۔۔

"نوشیر واں پلیز۔۔۔ تمہیں تو ویسے بھی اس لڑکی میں کوئی دلچسپی نہیں ہو گی۔۔تو اسے اپنا نام دے کر اس گھر میں تو رکھ ہی سکتے ہو نا تم۔۔۔فرحین تو اب ویسے بھی تمہیں دوبارہ نہیں مل سکتی۔۔وہ اب کسی اور کی ہونے جا رہی ہے۔۔تم اس کا خیال دل سے نکال کیوں نہیں دیتے۔۔۔"

منال نے جان بوجھ کر یہ ذکر چھیڑا تھا۔۔۔

کیونکہ نوشیرواں کی بے چینی ان باتوں نے مزید بڑھادی تھی۔۔۔

"آپی پلیز۔۔۔ آپ ان باتوں کو بیچ میں مت لائیں۔۔۔ فرحین کا مجھ سے کیا معاملہ ہے اور کب تک رہے گا۔۔۔ اسے میں کسی سے بھی ڈسکس نہیں کرنا چاہتا۔۔۔"

وہ خفگی سے بولا تھا۔۔۔

منال کو اس کا اب بھی فرحین کا نام لینا سخت زہر لگا تھا۔۔۔

"کسی کی مدد تو کر ہی سکتے ہو نا۔۔۔اگر تم اب بھی فرحین کو چاہتے ہو تو اس سے تمہارا فائدہ بھی ہو سکتا ہے۔۔۔۔کیا پتا تمہیں کسی دوسری لڑکی کے ساتھ دیکھ فرحین۔۔۔"

منال اس کے منع کرنے کے باوجود فرحین کا نام گھسیٹ رہی تھی۔۔

نوشیر واں غصے سے اٹھنے لگا تھا جب اسجد نے اسے روک لیا تھا۔۔۔

"مان جاؤ اپنی بہن کی بات۔۔۔تمہارے لیے کبھی غلط فیصلہ نہیں کرے گی۔۔۔"

اسجد نے نرمی سے کیا تھا۔۔۔

"آپ لوگ زبردستی اس لڑکی کو مجھ پر مسلط کر رہے ہو۔۔وہ میرے ساتھ نہیں رہ پائے گی۔۔۔آپ جانتے ہیں میں کیسا انسان ہوں۔۔بہت جلد بھاگ جانا اس نے۔۔۔"

وہ انہیں سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔

"اس کی فکر چھوڑو۔۔ہمیں تمہاری رضامندی چاہیے۔۔۔کیا پتا یہ نیا رشتہ جڑنے سے تمہاری زندگی میں کوئی مثبت تبدیلی آجائے۔۔۔آج لڑکی تمہیں سدھار دے۔۔۔"

اسجد نے اسے چھوٹے بھائیوں کی طرح سمجھاتے کہا تھا۔۔۔

"مجھے سدھارے گی اور میری زندگی بدلے گی۔۔۔وہ بھی وہ لڑکی جو خود پیسوں کے لالچ میں میری زندگی میں شامل ہونا چاہتی ہے۔۔۔"

اس نے طنزیہ انداز میں ہنستے اسجد کا مذاق اڑایا تھا۔۔۔۔

اسجد نے اسکی بات کو سیریس نہیں لیا تھا۔۔وہ دونوں ہی اس کی باتوں کو اگنور کر رہے تھے۔۔ان کو بس ایک ہی بات نظر آ رہی تھی کہ وہ اس رشتے کے لیے رضامندی دے دے۔۔

"ایسا مت بولو۔۔۔ہونے کو کچھ بھی ہو سکتا ہے۔۔۔"

منال نجانے کیوں ہالہ کو لے کر پر امید تھی۔۔۔اسے وہ معصوم سی لڑکی بہت زیادہ پسند آئی تھی۔۔۔وہ تصور میں اسے اپنے بھائی کے ساتھ جوڑتی آپ ہی آپ مسکرا رہی تھی۔۔۔

دونوں ایک ساتھ بہت زیادہ خوبصورت لگنے والے تھے۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔میں اس کانٹریکٹ میرج کے لیے تیار ہوں۔۔ مگر میری ایک شرط ہے۔۔۔"

نوشیرواں کے راضی ہونے پر جہاں وہ خوش ہوئے تھے۔۔وہیں اس کی جانب سے رکھی گئی شرط انہیں پھر سے پریشان کر گئی تھی۔۔

"کیسی شرط۔۔۔؟؟"

منال نے پریشانی کے عالم میں پوچھا تھا۔۔

"یہ کانٹریکٹ میرج سب گھر والوں کے سامنے لو میرج کے طور پر پیش کی جائے گی۔۔۔اور اس بارے میں سب کو نکاح کے بعد ہی بتایا جائے گا۔۔۔"

نوشیرواں کی بات پر منال نے بولنا چاہا تھا۔۔۔ مگر اسجد نے اس کا ہاتھ تھام کر اسے بولنے سے روک دیا تھا۔۔۔

"منظور ہے تمہاری یہ شرط۔۔۔"

اسجد نے رضامندی ظاہر کی تھی۔۔۔

"تو ٹھیک ہے پھر۔۔۔ یہ نکاح کل ہو گا۔۔۔"

وہ اگلا بم پھوڑتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔ منال نے گھبراہٹ کے عالم میں اسجد کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"کیا ہم یہ ٹھیک کر رہے ہیں۔۔۔؟؟"

منال کو اب گھبراہٹ ہونے لگی تھی۔۔۔وہ بہت بڑا رسک لے رہی تھی اپنے بھائی کی زندگی پر ایک بار پھر سے۔۔

"میں نہیں جانتا۔۔پر اس اڑیل انسان کو قابو کرنے کا یہی طریقہ ہے۔۔۔وہ شراب اور شباب کے جس راستے پر چل نکلا ہے۔۔۔ اس پر تباہی کے سوا کچھ نہیں ہے۔۔۔اسے اس وقت اس حلال رشتے میں باندھنا بہت ضروری ہے۔۔۔

ورنہ کل کو ریا جیسی لڑکیوں کے ہتھے چڑھ کر وہ ہمیں بھی بھول جایے گا۔۔۔بابا اور باقی گھر والوں کی فکر نہ کرو تم۔۔۔انہیں میں

سنبھل لوں گا۔۔تم بس یہ دیکھنا کہ وہ لڑکی نوشیر واں کے مزاج کو سمجھ کر اس کے ساتھ چلے۔۔۔

اس رشتے میں زیادہ کمپرومائز اس لڑکی کو ہی کرنا ہو گا۔۔۔کیونکہ نوشیر واں کمپرومائز کرنے والا نہیں ہے۔۔اور سب سے بڑی بات اس کے دل میں اب بھی فرحین موجود ہے۔۔"

اسجد کی بات پر تسلی ملنے کے بجائے منال کی فکر مزید بڑھ گئی تھی۔۔

"کیا اس نکاح کے بعد نوشیر واں ان غیر لڑکیوں سے ملنے سے باز آجائے گا۔۔۔"

منال کی آنکھوں میں نمی تیر رہی تھی۔۔اس پل اسے فرحین سے بے پناہ نفرت محسوس ہوئی تھی۔۔اس کے بھائی کو اس راہ پر لانے اور برباد کرنے میں بہت حد تک اسی کا ہاتھ تھا۔۔

یہ کلب اور پارٹیز وغیرہ کی شوقین بھی وہی تھی۔۔خود اسے ان سب چیزوں میں الجھا کر نشے کا عادی بنا کر اب کیسے آرام سے اپنی زندگی سنوارنے نکل گئی تھی۔۔

اسے بہت زیادہ غصہ آرہا تھا۔۔۔مگر اس وقت وہ فرحین سے الجھ کر گھر کا ماحول مزید خراب نہیں کر سکتی تھی۔۔

یہی وجہ تھی کہ وہ صبر کے گھونٹ بھرتی خاموش تھی۔۔۔

"کچھ کہا نہیں جا سکتا۔۔۔یہ سب اس آنے والی لڑکی پر بھی منحصر ہے۔۔۔اور اس سے بھی زیادہ نوشیر واں پر۔۔۔وہ کب کیا کر جائے اس کے بارے میں کچھ بھی کہہ پانا ناممکن ہے۔۔"

نوشیر واں کا مزاج اس گھر کے تمام مردوں سے بالکل مختلف تھا۔۔۔

وہ سب سے زیادہ ذہین بھی تھا اور سمجھدار بھی۔۔

مگر آمنہ بیگم کی ڈیتھ کے بعد سے وہ بلکل بدل گیا تھا۔۔

منال نے فون کر کے ثمرہ آنٹی کو ساری بات بتادی تھی۔۔۔

ایک دن کے اندر نکاح کی خبر پر وہ خود پریشان ہوئی تھیں۔۔۔

انہوں نے حرا کو فوری کال کر کے بلا لیا تھا۔۔۔

اور پھر دونوں نے کس طرح سے ہالہ کو نکاح کے لیے راضی کیا تھا

کہ وہیں جانتی تھیں۔۔۔

ہالہ بہت زیادہ گھبرائی ہوئی تھی نجانے اگلا شخص کیسا ہو۔۔۔وہ

اس کنٹریکٹ کا پاس رکھے گا بھی یا نہیں۔۔

بہت سے خدشات تھے اس کے دل میں۔۔۔جن سب کو اندر

دفن کرتے اسے مجبوراً ماننا پڑا تھا۔۔۔

اسے اب آگے اپنی زندگی میں ایسے ہی رسک لینے تھے۔۔اپنے دشمنوں سے مقابلہ کرنے کے لیے اسے ایسے مضبوط سہارے کی اشد ضرورت تھی۔۔۔

وہ پوری رات اس کی آنکھوں میں کٹی تھی۔۔۔وہ اپنے بابا کو یاد کرتے بہت روئی تھی۔۔۔اگر وہ آج اس کے ساتھ ہوتے تو اسے ایسا کبھی نہ کرنا پڑتا۔۔۔

کل کا دن اس کی زندگی میں ایک نیا موڑ لانے والا تھا۔۔جو اس کے لیے خوش بختی ثابت ہونے والا تھا یا بد بختی اس کا فیصلہ بھی آنے والے وقت نے کرنا تھا۔۔۔

مگر وہ اندر سے بہت زیادہ ڈری ہوئی تھی۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

نوشیر واں منال اور اسجد کے ساتھ ثمرہ آنٹی کے گھر پہنچ چکا تھا۔۔بازل نکاح خواں کو پہلے ہی لے آیا تھا۔۔

وہ خود شاک میں تھا۔۔۔اسے اسجد نے ایک گھنٹہ پہلے فون کر کے بلایا تھا۔۔

"ایک طرف فرحین کا روگ لیے بیٹھا ہے توں۔۔۔دوسری طرف لو میرج کی جا رہی ہے۔۔۔یہ بے وقوف کسے بنا رہا ہے۔۔

"

بازل اس کے قریب آتے تپ کر بولا تھا۔۔۔

"مائنڈ اٹ۔۔۔مجھے کسی کا روگ نہیں لگا ہوا۔۔۔"

نوشیر واں کو اس کی بات بالکل بھی پسند نہیں آئی تھی۔۔۔

منال نے بازل کو چپ رہنے کا اشارہ کیا تھا۔۔۔وہ نہیں چاہتی تھی کہ نوشیر واں نکاح چھوڑ کر چلا جائے۔۔۔نکاح ہونے تک اس کی سانسیں سولی پر اٹکی ہوئی تھیں۔۔۔

ہالہ نے کانپتے ہاتھوں سے نکاح نامے پر سائن کرتے نوشیر واں آفندی کو اپنے نکاح میں قبول کیا تھا۔۔۔

جس کے نام سے بھی وہ ابھی تھوڑی دیر پہلے آگاہ ہوئی تھی۔۔۔

وہ اس کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتی تھی۔۔۔

اس کا دل بہت بری طرح سے دھڑک رہا تھا۔۔۔اس نے منال کی جانب سے لایا لائٹ گرین کلر کا بہت ہی خوبصورت لباس پہن رکھا تھا۔۔۔نکاح کے وقت اس کے اوپر سرخ کلر کا بھاری کامدار عروسی دوپٹہ کیا گیا تھا۔۔۔

اس پورا وقت اس کی آنکھیں بھیگتی رہی تھیں۔۔۔

اس کی زندگی اسے کہاں سے اٹھا کر کہاں لے آئی تھی۔۔۔

"ماشاءاللہ نکاح مبارک ہو پیاری بھابھی۔۔۔"

منال نے نکاح کے بعد اس کے ماتھے پر بوسہ دیتے اسے اپنے ساتھ لگایا تھا۔۔۔

جو ابھی تک رو رہی تھی۔۔۔

"پریشان مت ہونا۔۔مجھے یقین ہے یہ سفر بہت حسین ثابت ہو گا تمہارے لیے۔۔۔"

منال کو یہ رشتہ جڑنے کے بعد بہت زیادہ خوشی ہو رہی تھی۔۔۔

اس چھوٹی سی لڑکی کو روتے دیکھ منال کو اس پر مزید پیار آیا تھا۔۔۔

نوشیر واں اور اسجد کے بلاوے پر وہ کمرے سے باہر نکلی تھی۔۔۔

جب سامنے ہی کچھ فاصلے پر وہ اسے کھڑے نظر آئے تھے۔۔۔

"رخصتی کتنی دیر میں ہونی ہے۔۔۔"

نوشیر واں کی بات پر منال نے ہونقوں کی طرح اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

"رر۔۔ر خصتی؟؟؟؟"

منال نے ہکلا کر پوچھا تھا۔۔۔

"ہاں۔۔کیوں رخصتی نہیں ہونی کیا۔۔۔؟؟"

نوشیرواں نے بہن کو گھورا تھا۔۔۔۔

"اتنی جلدی۔۔میرا مطلب پہلے گھر والوں کو انفارم کر دیتے پھر پراپر فنکشن کے ساتھ رخصتی ہو جاتی۔۔۔"

منال نے تحمل سے اسے بات سمجھائی تھی۔۔۔

"ایسا کچھ نہیں ہو گا۔۔۔ نکاح ابھی ہوا ہے تو رخصتی بھی آج ہی ہو گی۔۔۔ آپ کال کر کے بتا دیں سب کو۔۔۔"

اس کے لہجے میں کسی قسم کی لچک نہیں تھی۔۔ اس نے اپنی بیوی کو دیکھنے کی خواہش تک ظاہر نہیں کی تھی۔۔۔

منال کو بھائی کے انداز سے گھبراہٹ ہونے لگی تھی۔۔۔ وہ صرف فرحین کو نیچا دکھانے کی خاطر یہ سب کر رہا تھا۔۔۔

کہیں وہ ہالہ کے ساتھ غلط تو نہیں کر رہے تھے۔۔۔ مگر پھر دوسری جانب اس کو اس بات کی تسلی بھی تھی کہ ہالہ کو بھی تو ایسا

ہی انسان چاہیے تھا۔۔۔وہ بھی ازدواجی رشتہ نہیں چاہتی تھی۔۔۔

وہ دونوں ایک دوسرے کے لیے بالکل پرفیکٹ تھے اس معاملے میں۔۔۔

دونوں کو ہی ایک دوسرے سے کوئی لینا دینا نہیں تھا۔۔۔

"کیا ابھی رخصتی۔۔۔؟؟"

ثمرہ آنٹی بھی یہ بات سن کر تھوڑا گھبرا گئی تھیں۔۔۔ہالہ کو اس کے لیے راضی کرنا آسان نہیں تھا۔۔۔

اور اگر وہ نہ مانتی تو نوشیر واں نے بگڑ جانا تھا۔۔۔

وہ لوگ دونوں طرف سے پھنس گئی تھیں۔۔۔۔

اسجد کو اس نے گھر بھیج دیا تھا۔۔۔سب کو اس حوالے سے آگاہ کرنے اور منانے۔۔۔

وقت بہت کم تھا ان کے پاس۔۔۔وہ یہ بھی نہیں چاہتی تھی کہ ہالہ کے سامنے گھر میں کوئی ہنگامہ ہو۔۔

"ہالہ۔۔۔"

حرا کو ہی ہالہ کے پاس بھیجا گیا تھا بات کرنے کے لیے۔۔۔

"کیاہوا۔۔۔؟؟"

اس کی زرد رنگ دیکھ ہالہ کو بھی پریشانی ہوئی تھی۔۔

"وہ رخصتی ابھی ہونی ہے۔۔۔تم تیار ہو جاؤ۔۔۔"

حرا نے ڈرتے ڈرتے کہا تھا۔۔۔

"واٹ۔۔؟؟؟رخصتی تو ایک ہفتہ بعد ہونی تھی نا۔۔۔"

ہالہ کی رنگت بھی اڑ چکی تھی۔۔۔

"وہ۔۔وہ مجھے ابھی ثاقب کی کال آئی تھی۔۔تمہارے تایا وغیرہ کو شک ہو گیا ہے کہ میں تمہارے بارے میں جانتی ہوں۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ یہاں پہنچیں اور معاملات خراب ہو۔۔۔یہ رخصتی آج ہی ہو جائے تو بہتر ہے۔۔۔"

حرا نے جان بوجھ کر اس کے سامنے جھوٹ بولا تھا۔۔۔اس کے پاس اور کوئی حل نہیں تھا۔۔اگر وہ یہ جھوٹ نہ بولتی تو ہالہ نے صاف انکار کر دینا تھا۔۔

اس وقت بھی اس کے چہرے پر یہ بات سنتے خوف کے سائے لہرا گئے تھے۔۔۔

جس کے بعد وہ چاہ کر بھی انکار نہیں کر پائی تھی۔۔

جس سے اس کا نکاح ہوا تھا نجانے وہ کیسا تھا۔۔۔اگر ابھی وہ لوگ یہاں پہنچ کر اس کے خلاف کچھ بول دیتے تو شاید ابھی کوئی بھی اس پر یقین نہ کرتا۔۔۔ ثمرہ آنٹی بھی نہیں۔۔

جن سے اس نے بہت بڑا جھوٹ بولا تھا اپنی شناخت کو لے کر۔۔۔

اس کے مان جانے پر حرا نے سکھ کا سانس لیا تھا۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"یہ کیا بول رہے ہو تم اسجد۔۔۔دماغ تو خراب نہیں ہو گیا تمہارا۔۔"

آج چھٹی کا دن تھا سبھی گھر پر تھے۔اسجد نکاح کے فوراًبعد آ گیا تھا۔۔

وہ جانتا تھا کہ سب گھر والوں کا اس بات پر کس قدر شدید ری ایکشن آنے والا تھا۔۔

اس کی بات سنتے ہی سب سے پہلی مصطفیٰ صاحب نے بے یقینی کے عالم میں اسجد کو دیکھا تھا۔۔۔کسی کو بھی یقین نہیں آ رہا تھا کی اسجد نے جو بولا تھا وہ سچ تھا۔۔۔

ایک نیہا ہی تھی جس نے بہت مزے لے کر یہ بات سنی تھی۔۔ کیونکہ منال اسے اس بارے میں بتا چکی تھی۔۔۔

نیہا بھی کانٹریکٹ والی بات سے واقف نہیں تھی۔۔۔اسے یہی بتایا گیا تھا کہ نوشیر واں نے ہی لڑکی پسند کر کے فورآ نکاح کا فیصلہ کیا ہے۔۔۔

اسجد کی بات سنتے وہ سب سے پہلے فرحین کے روم میں جاتی اس پر بھی یہ بم پھوڑ آئی تھی۔۔۔جس نے اس کی بات سنتے ہنستے ہوئے کہا تھا۔۔۔

"ناممکن ہے یہ۔۔تمہارے نوشیر واں بھائی میری محبت کا روگ لیے بیٹھے ہیں۔۔۔وہ مجھے جیلس کرنے کے لیے لڑکیوں کے

ساتھ ٹائم پاس تو کر سکتا ہے۔ مگر اس طرح سے کسی کو اپنی زندگی میں شامل ہر گز نہیں کر سکتا۔۔"

اپنے نیل آرٹ کو بہت ہی توجہ سے ٹھیک کرتی وہ مغرور انداز میں مسکراتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

وہ جانتی تھی کہ نیہا بھی منال کی طرح اس پر بہت زیادہ غصہ تھی۔۔۔اسی خاطر وہ اسے چڑھانے کے لیے بولی تھی۔۔

جس میں وہ کامیاب بھی ہوئی تھی۔۔۔نیہا کا دل چاہا تھا اس بد تمیز لڑکی کو ایک تھپڑ تو جڑ ہی دے۔۔جو اس انسان کو تڑپا رہی تھی۔۔۔جس نے اسے ہمیشہ سے بہت چاہا تھا۔۔

اس کی زرا سی غلطی معاف نہیں کر پا رہی تھی وہ۔۔

یا پھر غلطی کی علاوہ اسے اب نوشیر واں کے گرتے سٹینڈرڈ اور بینک بیلنس صفر ہو جانے کا افسوس تھا۔۔۔جو اس دوری کا باعث بھی بنا تھا۔

"تم اسی خوش فہمی میں بیٹھی رہو۔۔۔ابھی کچھ دیر میں نوشیر واں بھائی جب اپنی بیوی کو لے کر آئیں گے تو خود اپنی آنکھوں سے دیکھ لینا تم۔۔۔لو میرج کر کے آ رہے ہیں وہ۔۔۔اور اسجد بھائی نے ہی بتایا کہ ان کی وائف بہت زیادہ خوبصورت ہے۔۔"

نیہا اس کا سکون ایک پل میں غارت کرتی باہر کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔

جبکہ فرحین کی رنگت تو اب اڑی تھی۔

"کیا بکواس کر کے گئی ہے یہ۔۔۔؟؟"

فرحین تیزی سے باہر کی جانب بھاگی تھی۔۔۔نوشیرواں ایسا کر ہی نہیں سکتا تھا۔۔وہ تو اس سے بے پناہ محبت کرتا تھا۔۔۔

وہ باہر آئی تھی جہاں ایک الگ ہی جنگ چھڑی ہوئی تھی۔۔جس کا مقابلہ اکیلا اسجد کر رہا تھا۔۔

"نوشیر واں کتنا فاسٹ نکلا یار۔۔۔اس نے تو فرحین کو بھی پیچھے

چھوڑ دیا۔۔۔یہ دونوں آخر کر کیا رہے ہیں۔۔۔"

احد کی حیرت کم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی۔۔

"ہمیں ایک لڑکی نہیں مل رہی اور نوشیر واں بھائی کو دیکھو۔۔۔

کیا قسمت پائی ہے یار اس بندے نے۔۔۔"

احد کی دہائیاں جاری تھیں۔

فرحین شاک کے عالم میں دروازے میں آن کھڑی ہوئی تھی۔۔

"اسجد ہم ہر گز اس نکاح کو قبول نہیں کریں گے۔۔ان بچوں نے اپنی زندگیوں کو مذاق بنا رکھا ہے کیا۔۔۔اپنی زندگیوں کے اتنے اہم فیصلے اس قدر جذبات میں کون کرتا ہے۔۔۔ضد بازی میں یہ لوگ کر کیا رہے ہیں۔۔۔"

ارتضیٰ صاحب بھی پریشانی اور خفگی کے عالم میں بول رہے تھے۔۔

ان سب کو یہی لگ رہا تھا کہ نوشیرواں نے فرحین کی ضد میں یہ فیصلہ کیا تھا۔۔

اب اسجد انہیں کیا بتاتا کہ نوشیر واں پر بھی یہ فیصلہ اس کی اپنی بہن نے مسلط کیا تھا۔۔۔وہ خود اس کے لیے راضی نہیں تھا۔۔۔

"بابا ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔نوشیر واں محبت کرتا ہے ہالہ سے۔۔۔ اس کی دلی رضا پر یہ نکاح ہوا ہے۔۔۔"

اسجد نے کس دل سے یہ جھوٹ بولا تھا وہی جانتا تھا۔۔لیکن اگر وہ ایسا نہ کرتا تو اس کی بیوی نے اسے معاف نہیں کرنا تھا۔۔۔

"کیا مطلب اس بات کا۔۔۔؟؟تو کیا وہ لڑکی پہلے سے نوشیر واں کی زندگی میں تھی اور وہ میری بیٹی کو دھوکا دے رہا تھا۔۔۔یہاں سب نے مل کر میری بیٹی کو مجرم بنایا اور اسے باتیں سنائی۔۔۔

جبکہ سچ تو یہ ہے کہ دھوکے باز اور بے وفا صرف اور صرف

نوشیر واں ہے۔۔۔"

ربیعہ بیگم بھی تپ اٹھی تھیں۔۔۔

وہ بھی فرحین کے نوشیر واں کو چھوڑنے کے فیصلے پر خوش نہیں

تھیں۔۔۔باقی سب کی طرح انہوں نے بھی اپنی بیٹی کو بہت

باتیں سنائی تھیں۔۔۔مگر اب انہیں وہ حق بجانب لگی تھی۔۔۔۔

اسجد نے بے چارگی کے عالم میں ان سب کے غصے بھرے چہروں

کو دیکھا تھا۔۔۔اس حالت میں ہالہ کو یہاں لانا مناسب نہیں

تھا۔۔۔اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیسے انہیں کول ڈاؤن کرے۔۔۔۔

"میری بات پر تو آپ سب کو یقین نہیں آتا تھا نا۔۔۔اب دیکھ لیں آپ سب کا چہیتا کیا کیا کرتا پھر رہا تھا۔۔۔مگر پھر بھی آپ سب نے مجھے برا بھلا کہا۔۔۔"

فرحین اس وقت گہرے صدمے کے زیر اثر تھی۔۔۔اسے اندازہ بھی نہیں تھا کہ نوشیر واں اتنا بڑا قدم اٹھالے گا۔۔

وہ روتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

"یہ رو کیوں رہی ہے اب۔۔۔؟؟اس نے تو خود چھوڑا نوشیر واں بھائی کو۔۔۔"

نیہا نے خفگی کا اظہار کرتے ساتھ کھڑے احد سے کہا تھا۔۔اس کے یہ آنسو سب نے ہی دیکھے تھے۔۔۔

"مجھے تو لگتا ہے یہ سچ میں پیار کرتی تھی نوشیر واں سے۔۔۔اسے لگا تھا نوشیر واں لوٹ کر اسی کے پاس آئے گا۔۔مگر نوشیر واں کے کیا ہی کہنے ہیں۔۔اس کا دماغ ہی الگ چلتا ہے۔۔۔"

احد بہت مشکل سے اپنی ہنسی چھپائے ہوئے تھا۔۔

"آپ سب کو میں اتنا بتادوں کہ اگر آپ نے اس کی بیوی کو قبول کرنے سے انکار کیا تو وہ بھی یہ گھر چھوڑ کر چلا جائے گا۔۔۔منال نے پہلے ہی اسے بہت مشکل سے روک رکھا ہے۔۔اگر اب کی بار یہ اعتراض اٹھا تو وہ منال کے کہنے پر بھی نہیں رکے گا۔۔۔آگے آپ لوگ خود سوچ لیں کیا کرنا ہے آپ کو۔۔۔"

اسجد نے اب اپنا آخری داؤ کھیلا تھا۔۔

مصطفیٰ آفندی اس وقت سب سے زیادہ دکھی تھے۔۔ان کے بیٹے کے ساتھ ساتھ بیٹی نے بھی انہیں بتانا ضروری نہیں سمجھا تھا۔۔

انہیں اعتراض کا حق ہی نہیں دیا گیا تھا تو وہ کیا اعتراض کرتے۔۔

"میرے خیال میں یہ جو بھی ہوا ٹھیک ہوا ہے۔۔۔غلط راہ پر چلنے سے بہتر یہی ہے کہ اس نے حلال رشتہ جوڑ لیا ہے۔۔اب کم از کم وہ بھٹکے گا تو نہیں نا۔۔۔جو باتیں اس دبئ کی ماڈل کے ساتھ اس کی سننے میں آرہی ہیں۔۔وہ تو غلط ثابت ہو نگی۔۔۔بھائی صاحب مجھے لگتا ہے ہمیں اس کی مخالفت نہیں کرنی چاہئے۔۔۔

جوان خون ہے۔۔۔اسجد ٹھیک کہہ رہا ہے اگر وہ گھر چھوڑ کر چلا گیا تو پھر ہم کیا کریں گے۔۔۔

یہاں آنکھوں کے سامنے تو رہے گا۔۔۔"

مرتضیٰ صاحب جو کب سے خاموش بیٹھے تھے۔۔۔اب کی بار بھتیجے کے حق میں بول پڑے تھے۔۔۔

فرحین نے انتہائی خفگی بھری نگاہوں سے باپ کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جو اس کے نوشیر واں سے منگنی توڑنے اور اسے رسوا کرنے پر اس سے سب سے زیادہ خفا تھے۔۔۔

اور اب سب سے پہلے نوشیر واں کے حامی بھی وہی بنے تھے۔۔

فرحین کا دل اپنے باپ سے بد ظن ہوا تھا۔۔۔جنہیں اس سے زیادہ نوشیر واں سے محبت تھی۔۔

"مرتضیٰ بھائی ٹھیک کہہ رہے ہیں۔۔نوشیر واں کی آج کل جو زہنی کنڈیشن چل رہی ہے۔۔۔اگر خدانخواستہ وہ کوئی اور انتہائی قدم اٹھالیتا تو ہم کیا کرتے۔۔۔اگر منال اور اسجد کو اس نے اپنے نکاح میں شامل کیا ہے اور انہیں بھی وہ لڑکی اچھی لگی ہے تو ہمیں بھی مصلحت کے تحت خاموش ہو جانا چاہیے۔۔۔"

ناہید بیگم کی بات پر اسجد نے تشکر بھری نگاہوں سے ماں کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"وہ کس نسل اور ذات کی ہے۔۔اس بارے میں بھی کچھ پتا ہے کیا۔۔۔؟"

مصطفیٰ صاحب اپنی اکلوتی بہو ایک لاوارث لڑکی تو ہر گز نہیں لانا چاہتے تھے۔۔

"اب ان باتوں کا پوچھ کر کیا ہو سکتا ہے۔۔۔اس گھر کی بہو بن چکی ہے وہ اب۔۔۔ہمارے بچوں نے ہمیں صرف نام کے ماں باپ بنا رکھا ہے۔۔ان کے فیصلے ماننے کے لیے ہی بیٹھیں ہیں ہم یہاں۔۔۔نوشیر واں سے کسی بھی بات کی توقع کی جا سکتی ہے۔۔ مگر تم سے اور منال سے ایسی بے وقوفی کی امید نہیں تھی مجھے۔۔ کم از کم ہمیں ایک بار بتا تو دیتے۔۔۔شریک ہی ہو جاتے ہم نکاح میں۔۔۔"

مرتضیٰ صاحب اپنی بات کہتے وہاں سے اٹھ گئے تھے۔۔

مصطفیٰ صاحب بھی بہت زیادہ خفگی کا شکار تھے۔۔ نجانے وہ کیسی لڑکی تھی ان کے اکلوتے بیٹے کو ان سے مزید دور نہ کر دیتی۔۔۔ انہیں یہی فکر کھائے جا رہی تھی۔

گھر کا ماحول مزید خراب ہو چکا تھا۔۔ ربیعہ بیگم بھی غصے سے وہاں سے اٹھ گئی تھیں۔۔۔ وہ ہمیشہ سے نوشیرواں کی دلہن کے روپ میں اپنی بیٹی کو دیکھتی تھیں۔۔

فرحین کے جذباتی فیصلے پر وہ اسے ابھی سمجھا اور منا ہی رہی تھیں۔۔۔ کہ نوشیرواں نے تو بات ہی ختم کر دی تھی۔۔

فرحین چاہ کر بھی وہاں سے اٹھ نہیں پائی تھی۔۔وہ دیکھنا چاہتی تھی کہ ایسی کون سی لڑکی تھی جسے نوشیر واں نے اس کی جگہ پر بیٹھایا تھا۔۔

اس نے کتنی مشکل سے اپنے آنسو روک رکھے تھے یہ وہی جانتی تھی۔۔

باہر گاڑی رکنے کی آواز پر جہاں مصطفیٰ صاحب اپنی سٹڈی کی کھلی کھڑکی میں آن کھڑے ہوئے تھے۔۔وہیں ارتضیٰ آفندی جو بے چینی کے عالم میں ٹیرس پر ٹہل رہے تھے۔۔۔ان کی نگاہیں بھی نیچے کی جانب گئی تھیں۔۔

کہیں نہ کہیں سب ہی دیکھنا چاہتے تھے کہ نوشیر واں نے آخر اپنے لیے کیسی لڑکی کا انتخاب کیا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"آفندی مینشن کے حالات بہت گرم چل رہے ہیں۔۔۔"

بازل نے اسے احد کی جانب سے ملنے والی اطلاع دی تھی۔۔۔

"آپی اب مزید کتنی دیر لگے گی۔۔۔لے کر بھی آئیں اب ان محترمہ کو۔۔۔"

وہ کب سے انتظار کرتا اب کی بار زچ ہوتے بولا تھا۔۔۔

"آرہی ہے۔۔۔اتنے اتاولے کیوں ہو رہے ہو۔۔۔تمہارے پاس ہی آنا ہے اب اس نے۔۔۔"

منال نے اسے جان بوجھ کر چھیڑا تھا۔۔جو مذاق نوشیر واں کو قطعاً پسند نہیں آیا تھا۔۔۔

"مجھے کوئی خاص شوق نہیں ہے اسے دیکھنے کا۔۔۔اسے بس اتنا بتا دیں نوشیر واں آفندی کو کسی کا انتظار کرنے کی عادت نہیں ہے۔۔یہ پہلی اور آخری بار ہی ہو گا۔۔۔"

وہ انتہائی مغرور لہجے میں بولتا منال کی مسکراہٹ سمٹنے پر مجبور کر گیا تھا۔۔وہ چاہ کر بھی اس بات کے جواب میں کچھ نہیں بول پائی تھی۔۔۔نہ کچھ کہہ سکتی تھی۔۔

یہ شادی ایک طرح سے نوشیرواں کے لیے زبردستی کی شادی ہی تھی۔۔

"اسجد بھائی کہہ رہے ہیں۔۔۔۔واؤ گارجئیس۔۔۔"

بازل جو اسجد سے فون پر بات کرتا اس کے پاس آن رکا تھا۔۔

بے ساختگی کے عالم میں سامنے اٹھتی نگاہوں پر اسکے لبوں سے بے اختیار نکلا تھا۔۔۔

اس کی بات وہیں ادھوری رہ گئی تھی۔۔۔جب اس کی بات پر حیرت سے اس کی جانب دیکھتے نوشیر واں نے اس کی نگاہوں کے تعاقب میں دیکھا تھا۔۔۔جب سامنے سے آتی دوشیزہ کو دیکھ ایک پل کے لیے اسکی نگاہیں بھی ساکت ہوئی تھیں۔۔

سی گرین کلر کی شارٹ شرٹ کے نیچے شرارہ پہنے وہ نازک سی چال چلتی اب ان کی جانب ہی آرہی تھی۔۔۔اس کے ڈارک براؤن بال دودھیا حسین چہرے کے گرد بکھرے ہوئے تھے۔۔ مخروطی گلابی انگلیوں کی مدد سے بالوں کو کان کے پیچھے اڑستے اس کے گلابی پنکھڑیاں آپس میں سختی سے پیوست ہوئی تھیں۔۔۔

قیامت خیز حسن رکھنے والی وہ لڑکی پہلی نظر میں ہی ایمان ڈانو ڈول کرنے کی صلاحیت رکھتی تھی۔۔

نوشیر واں کو لگا تھا شاید وہ اسے پہلے کہیں دیکھ چکا ہے۔۔۔ مگر کہاں یہ اسے سوچنے کے باوجود یاد نہیں آیا تھا۔۔۔

"کیا قسمت پائی ہے یار تو نے۔۔۔ بھابھی تو ماشاءاللہ سے بہت خوبصورت ہیں۔۔۔ فرحین کا تو ان سے کوئی مقابلہ نہیں ہے۔۔۔ وہ تو انہیں دیکھ کر جل اٹھے گی۔۔۔"

بازل کی بات پر نوشیر واں نے اس لڑکی کی جانب سے اپنی نگاہوں کا زاویہ بدل دیا تھا۔۔۔

"یہ فرحین کا مقابلہ کر ہی نہیں سکتی۔۔۔وہ اتنے سال نوشیر واں آفندی کی چاہت بن کر رہی ہے۔۔اور یہ لڑکی مجھ پر زبردستی مسلط کی گئی ہے۔۔آئندہ یہ موازنہ مت کرنا۔۔۔"

نوشیر واں کے انتہائی بے لچک اور منجمد لہجے پر بازل نے بے یقینی سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

"اگر تو نے انہیں قبول ہی نہیں کرنا تھا تو یہ نکاح کیوں کیا۔۔کیا تم یہ سب صرف فرحین سے بدلہ لینے کی خاطر۔۔۔؟؟"

بازل گہرے شاک میں مبتلا تھا۔۔۔

"صرف میں نہیں۔۔۔اس طرف سے بھی یہ ایک سودابازی کی گئی ہے۔۔۔رقم دے کر خریدا ہے آپی نے اسے۔۔اس لیے زیادہ دکھی ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔۔اور اپنا منہ بھی بند رکھنا۔۔۔"

نوشیر واں کو بازل کے الفاظ بالکل بھی پسند نہیں آئے تھے۔۔۔ اسی خاطر وہ اسے اپنے انداز سے صدمے سے دوچار کرتا منال کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔

جبکہ دوسری جانب ہالہ نے جیسے ہی نگاہیں اٹھائی تھیں۔۔۔منال کے ساتھ بات کرتے شخص کو دیکھ وہ چکرا کر رہ گئی تھی۔۔

"یی یہ۔۔۔یہ کون ہے۔۔۔؟؟"

اس نے گھبرا کر حرا سے پوچھا تھا۔۔

"تمہارے سیاں اور کون۔۔"

حرا نے اس کی گھبراہٹ کی کوئی اور وجہ سمجھتے مسکراتے جواب دیا تھا۔۔

"کیا۔۔۔؟؟"

ہالہ کو اپنی سانسیں رکتی محسوس ہوئی تھیں۔۔۔اس کی آنکھوں کے سامنے وہ گزری بھیانک رات گھوم گئی تھی۔۔۔یہ شخص دو

بار اس سے ٹکرایا تھا اور دونوں بار اس کی ملاقات انتہائی ناخوشگوار تھی۔۔

"میں نے تمہیں بتایا تو تھا کہ بہت زیادہ ہینڈسم ہیں۔۔۔اب آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر تو نہ دیکھو۔۔۔کیا سوچیں گے وہ تمہارے بارے میں۔۔۔"

اسے پتھر کا بت بنا دیکھ حرا نے اسے ٹوکا تھا۔۔۔جبکہ ہالہ کا دل چاہا تھا وہ اپنا سر دیوار پر دے مارے۔۔

یہ کیسا انسان اس کی قسمت میں لکھا گیا تھا۔۔یہ انسان جو خود ایک شرابی تھا۔۔۔وہ بھلا اسے کیا تحفظ دے پاتا۔۔

"ثمرہ آنٹی جانتی ہیں اس شخص کی حقیقت۔۔۔؟؟"

اس کی آنکھوں میں آنسو آن ٹھہرے تھے۔۔۔

"ہاں وہ نوشیرواں بھائی کو شروع سے جانتی ہیں۔۔۔بہت اچھی فیملی ہے ان کی۔۔۔منال آپی کو ہی دیکھ لو۔۔۔سب ایسے ہی ہیں۔۔۔"

حرا نے اسکی گھبراہٹ دیکھ اسے تسلی دی تھی۔۔۔جبکہ ہالہ ایک بار پھر سے ان لوگوں پر آنکھیں بند کر کے کیے اعتبار کے ٹوٹنے پر اندر سے بے جان ہو چکی تھی۔۔۔۔

اب کچھ نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔اس کے ساتھ زندگی نے ایک اور مذاق کر دیا تھا۔۔

اس کے نیچے آتے ہی نوشیر واں گاڑی کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

اس شخص نے پہلے مقام پر ہی اس کی اہمیت واضح کر دی تھی۔۔۔

ہالہ مٹھیاں بھینچ کر رہ گئی تھی۔۔۔وہ ثمرہ آنٹی اور حرا سے ٹھیک سے نہیں ملی تھی۔۔

ان دونوں نے ہی اس کا یہ سرد رویہ بہت غور سے نوٹ کیا تھا۔۔۔

ڈرائیونگ سیٹ پر نوشیر واں بیٹھا تھا۔۔۔جب منال نے آگے بڑھتے ہالہ کے لیے اس کے برابر کا دروازہ کھول دیا تھا۔۔

نوشیر واں خاموش رہا تھا۔۔۔ہالہ بھی لب بھینچتی خاموشی سے اس کے ساتھ بیٹھ گئی تھی۔۔۔

"میں بازل کے ساتھ پچھلی گاڑی پر آرہی ہوں۔۔۔"

ان دونوں کو محبت پاش نگاہوں سے دیکھتی وہ پلٹ گئی تھی۔۔۔

دونوں ہی ایک دوسرے کی جانب دیکھنے سے بھی انکاری تھے۔۔۔

"آئی تھنک تمہیں پہلے ہی اچھے سے کلیئر ہے کہ ہماری یہ شادی صرف ایک کانٹریکٹ سے زیادہ کچھ نہیں ہے۔۔۔"

گاڑی آگے بڑھاتے بنا سلام دعا یا کسی شائستہ کلمات کے اس نے اپنے مخصوص مغرور انداز میں بات کا آغاز کیا تھا۔۔

وہ لب بھینچے خاموشی سے بیٹھی رہی تھی۔۔

"تم اپنے معاملات میں بالکل آزاد ہو اور میں اپنے معاملات میں۔۔۔نہ تم میری زندگی میں کوئی دخل اندازی کرو گی نہ میں تمہاری زندگی میں۔۔۔"

اس کی بھاری گھمبیر آواز گاڑی میں گونج رہی تھی۔۔

"تم سن رہی ہو نا میری بات۔۔۔"

اس کی جانب سے مکمل خاموشی پا کر نوشیر واں نے نگاہیں موڑ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

وہ اس پل اس کے بہت قریب بیٹھی تھی۔۔اس کے بال ہوا کے دوش پر اڑتے نوشیر واں کے کندھے سے ٹکرا رہے تھے۔۔وہ دیکھنے میں بہت ملائم سے لگتے تھے۔۔

گاڑی میں بہت ہی دلفریب مہک بکھری ہوئی تھی۔وہ بے پناہ حسین تھی مگر اتنی نہیں کہ نوشیر واں کی توجہ اپنی جانب کھینچ سکے۔۔

اس کے اثبات میں سر ہلانے پر نوشیر واں نے نگاہوں کا زاویہ بدل دیا تھا۔۔

"میرے گھر والوں کو یہی پتا ہے کہ میں نے تم سے لو میرج کی ہے۔۔تو ان سب کے سامنے یہ راز تب تک نہیں کھلنا چاہیے جب تک میں نہ چاہوں۔۔"

وہ ایک ایک کر کے اسے تمام باتوں سے آگاہ کر رہا تھا۔۔۔ جن میں سے کچھ باتیں اسے پہلے منال بتا چکی تھی۔۔۔

فرحین کے بارے میں بھی وہ بہت کچھ جانتی تھی۔ جو سن کر اسے تسلی بھی ہوئی تھی کہ اس شخص کے دل میں پہلے سے کوئی تھی۔۔ وہ سکون سے اپنے مطابق اس کے ساتھ رہ سکتی تھی۔۔

"مجھے کسی بھی بات سے کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔ منال آپی نے مجھے سب بتا دیا ہے۔۔ گھر والوں کے سامنے آپ جو بھی ظاہر کریں مگر بیڈ روم میں ہم دونوں ایک دوسرے کے لیے صرف اور صرف اجنبی ہونگے۔۔ یہ بات ہر حال میں آپ کو یاد رکھنی

ہو گی۔۔اور کانٹریکٹ ختم ہوتے ہی میں آپ کی زندگی سے نکل جاؤں گی۔۔ہم دونوں اس کے بعد بھی ایک دوسرے کی زندگی میں انٹرفیئر نہیں کریں گے۔۔۔"

وہ خاموش ہوا ہی تھا جب گاڑی میں ہالہ کی دھیمی دلنشین آواز گونجی تھی۔۔

اس کی آواز بہت خوبصورت تھی۔۔۔وہ اکثر اپنے کالج کے دور میں سنگنگ کمپیٹیشن میں حصہ بھی لے چکی تھی۔۔۔اور ہمیشہ جیتتی بھی آئی تھی۔۔اس کی دوستیں خاص فرمائش کر کے اس سے سنتی تھیں۔۔

مگر اب تو کب سے اس نے گنگنانا بھی چھوڑ دیا تھا۔۔

اس لڑکی کی بات سنتے نوشیر واں کے لبوں پر عجیب سی مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔

شاید اسے لگ رہا تھا کہ نوشیر واں آفندی اس کے حسن سے متاثر ہو کر اس سے رشتہ بنانے کی کوشش کرے گا۔۔

اس کی یہ طنزیہ مسکراہٹ ہالہ کی نگاہوں سے اوجھل نہیں رہ سکی تھی۔۔

"میرے دل تک ایک ہی لڑکی نے رسائی حاصل کی ہے۔۔۔اس کے علاوہ کوئی نہیں کر سکتا۔۔اس لیے تم بے فکر رہو۔۔کیونکہ لالچی اور پیسے کے پیچھے بھاگنے والے انسانوں سے مجھے ویسے ہی نفرت ہے۔۔"

وہ یہ بات جتانے سے باز نہیں آیا تھا۔۔

اس کی بات پر ہالہ نے مٹھیاں بھینچ لی تھیں۔۔۔اسے ثمرہ آنٹی نے بتایا تھا کہ منال نے نوشیرواں کے سامنے یہی بات کی تھی کہ وہ پیسوں کی وجہ سے یہ کانٹریکٹ میرج کر رہی ہے۔۔۔اور کوئی بہانہ نہیں تھا ان کے پاس۔۔

اور ہالہ اصل حقیقت سے تو کسی کو آگاہ کرنا ہی نہیں چاہتی تھی۔۔

ہالہ کو پرواہ نہیں تھی یہ شخص اس کے بارے میں کیا سوچتا تھا۔۔۔

دونوں نے اپنی شرائط ایک دوسرے پر واضح کر دی تھیں۔۔

جس کے بعد گاڑی میں گہری خاموشی چھا گئی تھی۔۔۔

کچھ دیر بعد ہی گاڑی آفندی مینشن کے پورچ میں رکی تھی۔۔

بازل کی گاڑی وہاں پہلے سے کھڑی تھی۔۔۔ جس کا مطلب تھا منال اندر آچکی ہے۔۔۔۔

نوشیر واں گہرا سانس ہوا میں خارج کرتا گاڑی سے نکل آیا تھا۔۔

وہ فرحین کا ری ایکشن دیکھنے کا شدت سے خواہشمند تھا۔۔۔۔

ہالہ کی سائیڈ آتے اس نے دروازہ کھول دیا تھا۔۔۔ منال گاڑی کی آواز سنتے انٹرنس پر آئی تھی۔۔۔اس کے ساتھ نیہا اور ناہید بیگم بھی تھیں۔۔۔

گاڑی کا دروازہ کھولتے نوشیر واں نے اس کی جانب اپنی چوڑی مضبوط ہتھیلی پھیلائی تھی۔۔۔

جو دیکھ ہالہ کی رنگت ایک دم سے سرخ ہوئی تھی۔۔۔وہ اس کی جانب بالکل جھکا کھڑا تھا۔۔۔اس کے وجود سے اٹھتی دلفریب مہک ہالہ کے نتھنوں سے ٹکرائی تھی۔۔

"میں خود نکل سکتی ہوں۔۔۔"

ہالہ نے اس کی ہتھیلی کو جھٹکنا چاہا تھا مگر مقابل کھڑے شخص کو اس لڑکی کا یہ ایٹی ٹیوڈ ایک آنکھ نہیں بھایا تھا۔۔۔

اس نے اپنا غصہ اندر دباتے اس کی کلائی انتہائی سختی سے اپنی گرفت میں جکڑ لی تھی۔۔

ہالہ نے گھبرا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔اس کے چہرے پر تکلیف کے آثار نمودار ہوئے تھے۔۔۔

"میرے گھر والے دیکھ رہے ہیں۔۔۔تمہارے یہ نخرے دیکھنے کے لیے نہیں لایا میں تمہیں ساتھ۔۔۔میرے ساتھ رہنا ہے تو وہی کرنا پڑے گا جو میں کہوں گا۔۔۔ورنہ ابھی بھی وقت ہے تمہارے پاس جا سکتی ہو تم۔۔۔"

نوشیر واں کو اپنے ہاتھ کا جھٹکا جانا انتہائی ناگوار گزرا تھا۔۔۔اس کے وجیہہ نقوش میں غضبناکی آن ٹھہری تھی۔۔

ہالہ کو منال نے بتایا تھا کہ نوشیر واں اپنی ماں کی ڈیتھ کے بعد سے بہت ایگریسو ہو گیا تھا۔۔۔ مگر وہ اتنی سی بات پر غصے میں آجائے گا ہالہ کو اس بات کا اندازہ نہیں تھا۔۔۔

اس اہانت پر اس کی رنگت بے انتہا سرخ ہوئی تھی۔۔۔اس سے پہلے کہ وہ کچھ بول پاتی نوشیر واں نے سے کلائی سے پکڑ کر باہر کھینچ لیا تھا۔۔۔وہ باہر کو نکلتی سیدھی اس کے فولادی سینے سے آن ٹکرائی تھی۔۔۔

ہالہ کی سانسیں بکھر گئی تھیں۔۔۔۔اس نے چہرا اٹھا کر نوشیر واں کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جو اس لمحے اس کے بے انتہا قریب تھا۔۔

ہالہ کی رنگت سرخ ہوئی تھی۔۔

"آہم۔۔۔آہم آرام سے بھائی۔۔۔ہماری ہالہ بہت نازک ہے۔۔۔"

منال نے قریب آتے مسکراتے لہجے میں بھائی کو سرزنش کی تھی۔۔وہ اس کا انداز دیکھ چکی تھی۔۔

ہالہ نے نگاہیں اٹھا کر نہیں دیکھا تھا۔۔۔وہ مجبور تھی۔۔۔اسے صبر کا گھونٹ بھرنا تھا۔۔۔

اس خاندان کی شان و شوکت دیکھ کر اسے اتنی تو تسلی ہو چکی تھی کہ اس کے دشمن اب اتنی آسانی سے اس کے اوپر ہاتھ نہیں ڈال سکتے تھے۔۔

یہی وجہ تھی کہ وہ اب اس انسان کے جھیلنے کے لیے بھی تیار ہو گئی تھی۔۔۔

"آپ فکر مت کریں آپی۔۔۔انہیں بہت اچھے سے رکھوں گا۔۔۔"

نوشیر واں سرد مہری سے بولتا اس کا ہاتھ پکڑے اندر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔

جہاں سب لوگ ان کو دیکھنے کے منتظر تھے۔۔۔ آگے کی جانب بڑھتے اس نے اپنی انگلیاں ہالہ کی انگلیوں میں پھنسائی تھیں۔۔۔

اس کی چوڑی ہتھیلی میں دبا ہالہ کا چھوٹا سا نازک ہاتھ اس کی گرفت سے سرخ پڑ چکا تھا۔۔۔

ہالہ کا دل بہت زور سے دھڑک اٹھا تھا۔۔۔

مارے حیا کے اس کی رنگت سرخ ہوئی تھی۔۔

مگر وہ اس کی جانب متوجہ ہی نہیں تھا۔۔۔ جیسے ہی انہوں نے اندر قدم رکھا۔۔۔ وہاں موجود گھر کے سبھی افراد کے چہروں پر ستائشی تاثرات آن ٹھہرے تھے۔۔۔

نوشیر واں کے پہلو میں چلتی وہ نازک سی لڑکی کوئی اپسرا ہی معلوم ہو رہی تھی۔۔۔

اس کے دلفریب نقوش سے سجے حسین چہرے پر بہت ہی خوبصورت مسکراہٹ بکھری ہوئی تھی۔۔۔

وہ دونوں ایک ساتھ بہت زیادہ پیارے لگ رہے تھے۔۔ جو دیکھتے فرحین نے اپنی مٹھیاں بھینچ لی تھیں۔۔

نوشیر واں کو اس طرح کسی اور لڑکی کو بیوی بنا کر گھر لاتے دیکھنا اس کی زندگی کا سب سے دردناک لمحہ تھا۔۔۔اسے خبر بھی نہیں ہوئی تھی کب اس کی آنکھوں سے آنسو لڑھک کر گالوں پر بکھر گئے تھے۔۔

فرحین بھی حسن میں کسی سے کم نہیں تھی۔۔۔مگر نوشیر واں کے پہلو میں کھڑی وہ لڑکی اتنی پیاری اور معصوم سی تھی کہ اس پر سے نگاہیں ہٹانا مشکل عمل تھا۔۔

"السلام و علیکم۔۔۔"

اس نے قریب آتے سلام میں پہل کی تھی۔۔اس نے شیریں لب و لہجے نے رہی سہی کسر بھی پوری کر دی تھی۔۔

سب لوگ آگے بڑھ کر باری باری اس سے ملتے اسے خوش آمدید کہہ رہے تھے۔۔۔اس کے پہلو میں کھڑے شخص کی نگاہیں فرحین پر جمی ہوئی تھیں۔جو اس کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑھے رو رہی تھی۔۔

اس سے شکوہ کر رہی تھی۔۔۔نوشیرواں کو ایک پل کے لیے لگا تھا اس نے کوئی غلط فیصلہ تو نہیں کر دیا تھا۔۔۔

مگر اگلے ہی پل یہ سب صرف کانٹریکٹ بیس تھا۔۔۔یہ سوچ کر اس نے اپنے دل کو سمجھاتے فرحین کی جانب سے نگاہوں کا زاویہ بدل دیا تھا۔۔

اس لڑکی نے اسے تڑپایا تھا۔۔۔اب وہ بھی اپنا حساب پورا کرنے میں حق بجانب تھا۔۔۔

"مجھے خوشی ہے کہ آپ سب نے میرے فیصلے کو قبول کرتے میری بیوی کو اپنالیا ہے۔۔۔"

نوشیر واں نے تائی جان اور باقی سب کی جانب دیکھتے مسکرا کر کہا تھا۔۔۔جبکہ کچھ فاصلے پر کھڑے اسجد کی اتری ہوئی صورت بتا رہی تھی کہ اسے کیا کچھ برداشت کرنا پڑا تھا۔۔

نوشیر واں کے سامنے کسی نے کچھ نہیں کہنا تھا۔۔کیونکہ وہ کسی کی بات برداشت ہی نہیں کرتا تھا۔۔۔

"ماشاءاللہ اتنی پیاری بچی کو تم ہماری بہو بنا کر لائے ہو۔۔۔ ہمارے رہے سہے اعتراض بھی دم توڑ گئے ہیں۔۔"

ہالہ سب کو بہت اچھی لگی تھی۔۔ہالہ نوشیر واں سے تھوڑے سے فاصلے پر کھڑی تھی۔۔۔

جب احد منال کے کہنے پر ان کی تصویر کھینچنے کے لیے آگے آیا تھا۔۔ہالہ اپنے دھیان میں کھڑی تھی۔۔

جب نوشیرواں نے اس کی کمر میں بازو حمائل کرتے اسے اپنے قریب تر کھینچ لیا تھا۔۔۔

ہالہ نے گھبرا کر نگاہیں اُٹھاتے اس کی جانب دیکھ تھا۔۔جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔

احد نے فوراً سے یہ مومنٹ کیمرے میں محفوظ کیا تھا۔۔فرحین اس سے زیادہ نہیں دیکھ پائی تھی۔۔۔وہ پیر پٹختی وہاں سے ہٹ گئی تھی۔۔۔

نوشیر واں نے نگاہیں موڑ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جبکہ ہالہ کی نگاہیں فرحین کو دیکھتے نوشیر واں پر تھیں۔۔۔

گھر کے سب لوگوں نے اس سے اپنے تعارف کروایا تھا۔۔۔

ربیعہ بیگم اور فرحین کے علاوہ اسے باقی سب لوگ بہت اچھے لگے تھے۔۔۔ ارتضیٰ صاحب اور مصطفیٰ صاحب نے نیچے آکر اس سے ملنا گوارہ نہیں کیا تھا۔۔

جو بات نوشیر واں آفندی نے بہت گہرائی سے نوٹ کی تھی۔۔۔

ناہید بیگم اس کا خراب موڈ نوٹ کرتے اپنی جگہ سے اٹھتی ارتضیٰ صاحب کو منا کر لے آئی تھیں۔۔

نوشیر واں پہلے ہی اپنے باپ سے خفا تھا۔۔وہ ایسا اختلاف ارتضیٰ آفندی اور نوشیر واں کے بیچ نہیں چاہتی تھیں۔۔

"اگر تم ہمیں پہلے اس بارے میں آگاہ کر دیتے تو ہمیں زیادہ خوشی ہوتی۔۔تُمہارے اس عمل نے ہمیں بہت تکلیف پہنچائی ہے نوشیر واں۔۔۔تم ہر گزرتے دن کے ساتھ ہمارے لیے اجنبی بنتے جا رہے ہو۔۔۔مجھے امید ہے اس بچی کی تمہاری زندگی میں شمولیت ہم سب کے حق میں بہترین ثابت ہو گی۔۔۔"

ارتضیٰ صاحب ملنے تو آ گئے تھے مگر وہ خفا اب بھی تھے۔۔

ساتھ ہی انہوں نے نوشیر واں کے ریسپشن کا بھی اعلان کیا تھا۔۔۔جس پر ہالہ نے گھبرا کر نوشیر واں کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

وہ جواب تک چھپتی پھر رہی تھی۔۔

وہ ابھی کسی کے سامنے نہیں آنا چاہتی تھی۔۔۔

مگر اگلے ہی لمحے اس کا یہ خوف بھی جاتا رہا تھا۔۔۔اس شخص نے دوٹوک انداز میں ایسے کسی بھی ایونٹ سے منع کر دیا تھا۔۔

جس پر سب گھر والے خفا تو ہوئے تھے مگر ہالہ کی وجہ سے کوئی کچھ بولا نہیں تھا۔۔

"کیاواقعی ہی یہ نوشیر واں بھائی کی پسند کی شادی ہے۔۔۔"

عروج نے نیہا کے ساتھ بیٹھتے عجیب سے انداز میں کہا تھا۔۔۔

"ظاہر سی بات ہے۔۔۔پسند ہے تو اسے اپنی بیوی بنا کر لائیں ہیں۔۔"

نیہا نے منہ بناتے کہا تھا۔۔

منال کو بھی ماحول تھوڑا اکورڈ سا لگ رہا تھا تو وہ ہالہ کو اٹھاتی نوشیر واں کے روم میں لے آئی تھی۔۔۔

"ہالہ۔۔۔۔"

اسے بیڈ پر بیٹھاتے منال خود بھی اسکے ساتھ بیٹھ گئی تھی۔۔۔

ہالہ کا گم صُم انداز اسے پریشان کر رہا تھا۔۔۔

"میں نے تمہیں بتایا تھا نوشیر واں تھوڑا سخت طبیعت کا مالک ہے۔۔۔ مگر تم اگر اس کی ہر بات مان کر اس کے ساتھ چلو گی تو وہ تمہارے ساتھ بہت اچھا رہے گا۔۔۔"

منال اندر سے بہت زیادہ گھبرائی ہوئی تھی۔۔۔اس نے بہت بڑا قدم اٹھا تو لیا تھا۔۔۔ مگر اسے بھائی کے تیور کچھ ٹھیک نہیں لگ رہے تھے۔۔۔

"آپ پریشان نہ ہوں۔۔۔میں اپنی طرف سے اس کانٹریکٹ کو نبھانے کی پوری کوشش کروں گی۔۔۔آپ کو شکایت کا موقع نہیں ملے گا۔۔"

ہالہ نے اس کا ہاتھ تھامتے مسکرا کر کہا تھا۔۔۔جبکہ اس کے لبوں سے بھی نوشیرواں کی طرح سے صرف کانٹریکٹ کا لفظ سنتے منال کی رنگت پھیکی پڑی تھی۔۔

ان دونوں کے جو مزاج تھے۔۔اسے لگ نہیں رہا تھا کہ اس نے جس مقصد کے لیے یہ نکاح کروایا تھا وہ پورا ہو سکتا۔۔۔۔

وہ ہالہ کا سامان کمرے میں رکھواتی اسے آرام کرنے کا کہتی کمرے سے نکل آئی تھی۔۔۔

جب اسکی نظر ڈرائنگ روم سے نکلتے نوشیر واں پر پڑی تھی۔۔

"کہاں جارہے ہو تم۔۔۔؟؟"

منال نے اسے خفگی بھرے انداز میں پکارا تھا۔۔

"آفس جارہا ہوں۔۔بہت امپورٹنٹ میٹنگ ہے۔۔۔"

فون کان سے لگائے وہ بہت ہی مصروف سے انداز میں بولا تھا۔۔

"تمہاری ابھی کچھ دیر پہلے شادی ہوئی ہے۔۔۔ایک عدد دلہن گھر لے کر آئے ہو۔۔۔ابھی کہیں نہیں جاسکتے تم۔۔اپنے روم میں جاؤ۔۔۔"

منال اپنے غصے پر قابو پاتے اسے خفگی بھری نگاہوں سے دیکھتے بولی تھی۔۔

"کمرے میں جا کر کیا کروں میں۔۔۔؟؟ آپ جانتی ہیں یہ شادی کس بنیاد پر ہوئی ہے۔۔۔"

وہ چڑھ کر بولا تھا۔

"میں جانتی ہوں گھر والے نہیں جانتے نوشیر واں۔۔۔سب کیا سوچیں گے کہ تم اتنی محبت سے بیاہ کر لائی اپنی بیوی کے پاس ایک دن بھی نہیں رکے۔۔کل چلے جانا آفس ابھی پلیز روم میں جاؤ۔۔۔ورنہ سب کو شک ہو جائے گا۔۔"

منال نے اب کی بار منت بھرے لہجے میں کہا تھا۔۔

جس پر نوشیر واں گہرا سانس بھرتا اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔منال اس کے ساتھ تھی۔۔۔

"آپ تو بالکل تھانیدار بن گئی ہیں۔۔۔کمرے میں ہی جا رہا ہوں کہیں نہیں بھاگتا اب۔۔۔"

اس کا موڈ اس وقت بہت خوشگوار تھا۔۔۔شاید فرحین کو اپنے لیے روتا دیکھ مگر جو بھی تھا اس کے لیے یہ رشتہ ایک اچھی شروعات ثابت ہوا تھا۔۔

وہ منال کے ساتھ باتیں کرتا اپنے کمرے کی جانب بڑھ رہا تھا۔۔۔جب اسی پل فرحین کے کمرے کا دروازہ کھلا تھا۔۔۔

فرحین نے باہر نکلتے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"مجھے تم سے بات کرنی ہے۔۔۔"

اس نے نوشیر واں کو مخاطب کیا تھا۔۔اس کی آنکھیں سوجی ہوئی تھیں۔۔

"ابھی نوشیر واں کی بیوی اس کا انتظار کر رہی ہے۔۔۔تم بعد میں بات کر لینا۔۔۔"

منال نے نوشیر واں کا ہاتھ پکڑتے اسے اپنے کمرے کی جانب جانے کو کہا تھا۔۔۔

مگر نوشیر واں نے بہت ہی سہولت کے ساتھ منال کا ہاتھ ہٹا دیا تھا۔۔۔

"آپ جائیں آپی۔۔۔میں بات سن کر آتا ہوں۔۔۔"

نوشیرواں کے جواب پر جہاں فرحین کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔وہیں منال بھائی کو بے یقینی بھری نگاہوں سے دیکھتے وہاں سے ہٹ گئی تھی۔۔

"تم میرے روم میں آکر بات سن سکتے ہو۔۔۔"

فرحین کی آنکھیں اس کے وجیہہ چہرے پر جمی ہوئی تھیں۔۔۔

نجانے کیوں مگر ایک دم سے احساسِ زیاں ہونے لگا تھا۔

"نہیں۔۔۔میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے۔۔۔میری بیوی میرا انتظار کر رہی ہے۔۔۔مجھے اسکے پاس جانا ہے۔۔۔تمہیں جو بھی کہنا ہے جلدی کہو۔۔"

اس کا لہجہ سرد اور بے لچک تھا۔۔۔جو دیکھ فرحین آگے بڑھی تھی اور نوشیر واں کے چوڑے سینے پر اپنا سر رکھتے سسک اٹھی تھی۔۔۔

نوشیر واں کچھ پل کے لیے تو اپنی جگہ سے ہل بھی نہیں پایا تھا۔۔

"تم نے اس لڑکی سے نکاح کیوں کیا۔۔۔تم میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے۔۔۔بہت غلط کیا ہے تم نے۔۔۔میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی۔۔۔ایک بار منایا تک نہیں مجھے۔۔۔"

اس کی شرٹ کو مٹھیوں میں جکڑے وہ روتے ہوئے بول رہی تھی۔۔

نوشیر واں کچھ نہیں بولا تھا۔۔۔جبکہ اس کی آنکھوں میں عجیب سا احساس چھایا ہوا تھا۔۔

اسی لمحے اس کے اپنے کمرے کا دروازہ کھلا تھا اور ہالہ اپنا دوپٹہ سمیٹتی باہر نکلی تھی۔۔۔جب سامنے کا منظر دیکھ اسکی نگاہیں ایک پل کے لیے ساکت ہوئی تھیں۔۔۔۔

نوشیر واں کی نگاہیں بھی اسی کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔

ہالہ بنا آگے قدم بڑھائے وہیں سے واپس پلٹ گئی تھی۔۔

اگلے ہی پل وہ فرحین کو بازو سے پکڑ تا خود سے دور جھٹک گیا تھا۔۔۔

فرحین نے حیرت بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔اب تک جو کچھ وہ اس کے ساتھ کرتی آئی تھی نوشیرواں جیسا انسان کچھ بھی بھولتا نہیں تھا۔۔

"میری زندگی میں اب تمہاری کوئی جگہ نہیں ہے۔۔۔داؤد قریشی تمہیں مجھ سے زیادہ خوش رکھے گا۔۔۔مجھ سے کہیں زیادہ دولت ہے اس کے پاس۔۔۔مجھ جیسا دیوالیہ شخص تمہیں کچھ نہیں دے سکتا۔۔۔اس لیے اپنے ان وقتی جذبات کو سنبھال کر رکھو۔۔۔جو اپنی جگہ کسی اور لڑکی کو دیکھ کر امڈ رہے ہیں۔۔مجھے

بھی تکلیف ہوئی تھی تمہیں کسی اور کے ساتھ دیکھ کر۔۔۔۔پر یہ تو ایک دن ہونا ہی تھا۔۔"

وہ اسے خود سے دور کرتا اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔

جہاں ہالہ صوفے پر بیٹھی اپنے ہاتھوں کو گھور رہی تھی۔۔۔

اس کے اندر آنے پر بھی ہالہ کی جانب سے کوئی ری ایکشن نہیں آیا تھا۔۔

"میرے خیال میں تمہیں برا نہیں لگنا چاہیے ایسی کسی بھی بات کا۔۔۔"

نوشیر واں نے اس کے سامنے صوفے پر بیٹھتے اسے مخاطب کیا تھا۔۔۔

اس کے طنزیہ لہجے پر ہالہ نے نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"مجھے بالکل بھی برا نہیں لگا۔۔۔"

اس نے فوراً سے جواب دیا تھا۔۔۔ مگر اس کے حسین نقوش میں خفگی کا عنصر نمایاں نظر آرہا تھا۔۔۔

اور مقابل بیٹھا شخص اندر تک اتر جانے والی نگاہ رکھتا تھا۔۔۔

"تو پھر تمہیں غصہ کیوں آرہا ہے۔۔۔؟؟"

وہ نجانے اس سے کیا سننا چاہتا تھا۔۔

اس کی نظریں ہالہ کے پھولے گالوں پر تھیں۔۔۔یہ لڑکی بہت زیادہ حسین اور کیوٹ تھی۔۔۔

اپنی جانب متوجہ کرنے کی پوری صلاحیت رکھتی تھی۔۔۔مگر مقابل اس میں دلچسپی رکھنا ہی نہیں چاہتا تھا۔۔

"مجھے غصہ بھی نہیں آرہا۔۔۔آپ کی طرح جنگلی نہیں ہوں میں۔۔۔"

ہالہ کو اس شخص سے اب تک ہوئی ملاقاتیں یاد آئی تھیں۔۔

ساتھ ہی ابھی کچھ دیر پہلے کی جانے والی جارحانہ کاروائی بھی۔۔۔

نجانے یہ کونسی لڑکیاں تھیں جو اس جنگلی اور وحشی انسان پر مرتی تھیں۔۔۔

جسے لڑکیوں کو ٹریٹ کرنا بھی نہیں آتا تھا۔۔اس نے تھوڑی دیر کے لیے ہی تھاما تھا۔۔۔ مگر ہالہ کو اب بھی اپنی کمر میں اس کی انگلیاں کھبی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں۔۔۔

"ایکسکیوزمی۔۔۔۔؟؟؟"

اس کے الفاظ پر نوشیر واں نے اسے کڑے تیوروں سے گھورا تھا۔۔۔

"آئم سوری۔۔۔"

ہالہ کو اس کی سرخ آنکھیں دیکھ زیادہ بول جانے کا احساس ہوا تھا۔۔ تو وہ فوراً معافی مانگ گئی تھی۔۔۔

"ہمم گڈ۔۔۔ آئندہ اپنے الفاظ کا چناؤ سوچ سمجھ کر کرنا۔۔"

نوشیر واں نے موبائل چلاتے اسے تنبیہہ کی تھی۔۔

ہالہ سامنے بیٹھی اسے گھورے جا رہی تھی۔۔۔دیکھنے میں وہ جس قدر سحر انگیز اور وجیہہ شخصیت کا مالک لگتا تھا۔۔۔اندر سے اتنا ہی سر پھرا اور بد تمیز انسان تھا یہ۔۔۔

آج کا دن ہالہ کے لیے بہت مشکل دن تھا۔۔۔وہ اب آرام کرنا چاہتی تھی۔۔۔اپنے دماغ کو تھوڑا سکون پہنچانا تھا اسے۔۔۔

ورنہ اس شخص کی اکھڑ مزاجی اس کا مزید دماغ خراب کر رہی تھی۔۔۔

"مجھے نیند آ رہی ہے۔۔۔"

اسے ناچار مخاطب کرنا پڑا تھا۔۔۔

اس کی بات پر نوشیر واں نے موبائل سے نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

اس نے اب غور کیا تھا۔۔۔وہ لباس تبدیل کر چکی تھی۔۔۔کریم کلر کے سادہ سے لباس میں اپنے لانبے بالوں کو کمر پر کھلا چھوڑے نازک سے سراپے کے ساتھ وہ نگاہوں کو جکڑ لینے کی صلاحیت رکھتی تھی۔۔

اس کی گہری نگاہوں کو اپنے اوپر مرکوز دیکھ وہ گڑبڑا سی گئی تھی۔۔۔

"تو سو جاؤ۔۔۔میں نے روکا ہے کیا۔۔۔؟؟"

وہ اس کی بات سمجھے بغیر اپنے مخصوص کھردرے لہجے میں بولا تھا۔۔۔

"مجھے وہاں صوفے پر سونا ہے۔۔۔آپ پلیز بیڈ پر چلیں جائیں۔۔۔"

اس نے اب کی بار زرا نرمی سے کہا تھا۔۔۔

نوشیرواں کی نظریں بار بار اس کی چہرے پر بھٹک رہی تھیں۔۔۔

یہ لڑکی کچھ زیادہ ہی ایٹی ٹیوڈ دکھا رہی تھی اسے۔۔۔جو اسے بالکل بھی پسند نہیں آیا تھا۔۔

وہ بنا کچھ بولے صوفے سے اٹھ گیا تھا۔۔۔

"کیا ہم پہلے کبھی مل چکے ہیں۔۔۔؟؟"

اس نے ان گزرے دنوں میں کلب میں بہت ساری لڑکیاں دیکھی تھیں۔۔۔اسے یاد نہیں آرہا تھا کہ اس لڑکی کو وہ پہلے کہاں دیکھ چکا تھا۔۔۔

اس کے سوال پر ہالہ کے چہرے پر گھبراہٹ واضح ہوئی تھی۔۔

"نن نہیں۔۔۔"

نگاہیں چراتی وہ وہاں سے جانے لگی تھی۔۔۔جب نوشیر واں اس کے سامنے آیا تھا۔۔

"تم وہی ہو نا۔۔۔جو اس رات مجھے اس سنسان روڈ پر ملی تھی۔۔۔ عروسی لباس میں۔۔۔شاید تم اپنے گھر سے بھاگ کر آرہی تھی۔۔۔"

نوشیر واں اس کے چہرے کے بدلتے رنگوں کو بہت گہرائی سے جانچتا پوچھ رہا تھا۔۔۔اس کے سامنے اب اس رات کا منظر بالکل واضح ہو چکا تھا۔۔۔

"یہ آپ کیا بول رہے ہیں۔۔۔؟؟میں آج پہلی بار ملی ہوں آپ سے۔۔۔"

ہالہ اس کی بات سن کر بہت بری طرح سے گھبرا گئی تھی۔۔۔وہ کسی قیمت پر نہیں چاہتی تھی اس شخص کے سامنے اس کی سچائی آئے۔۔۔

"شراب میں نے پی رکھی تھی اس رات۔۔۔لگتا ہے نشہ تمہیں چڑھا ہوا تھا۔۔۔خیر تم نہیں بتانا چاہتی تو تمہاری چوائس ہے۔۔۔ بس اتنا یاد رکھنا کہ مجھے دھوکے باز لوگوں سے شدید نفرت

ہے۔۔۔فرحین جانتی تھی یہ بات۔۔۔اسی خاطر اس نے سب

کے سامنے تعلق توڑا۔۔۔بے وفائی نہیں کی۔۔۔"

تنبیہہ کرتے اسنے فرحین کی تعریف بھی کی تھی۔۔۔

ہالہ اتنا تو سمجھ چکی تھی کہ اس شخص نے اپنی منگیتر کی محبت واپس

پانے کے لیے اس سے شادی کی تھی۔۔۔

"آپ کو لگتا ہے آپ اس طرح کر کے اپنی فیانسی کو واپس حاصل

کر لیں گے۔۔۔ایسا نہ ہو وہ آپ سے مزید دور چلی جائے۔۔۔"

ہالہ کی بات پر نوشیر واں نے پلٹ کر اسے گھوری سے نوازا تھا۔۔۔

"میں نے مشورہ نہیں مانگا تم سے۔۔۔"

نوشیر واں کی بات پر اب کی بار وہ بھی تپ اٹھی تھی۔۔۔

"آپ کو مینرز نہیں سیکھائے کسی نے بات کرنے کے۔۔۔"

وہ چڑھ کر بولی تھی۔۔۔

"نہیں۔۔۔"

نوشیر واں نے بہت سکون سے جواب دیا تھا۔۔

اس کا غصے سے پھولا چہرا نوشیر واں کی نگاہوں کے سامنے تھا۔۔

"ویسے تم گھر سے کیوں بھاگ رہی تھی۔۔۔تمہاری زبردستی شادی ہو رہی تھی کیا۔۔۔؟؟"

وہ پھر سے اسی بات پر آن ٹھہرا تھا۔۔۔یہ لڑکی بغاوت کرنے والی لگی نہیں تھی اسے۔۔۔اگر گھر سے بھاگی بھی تھی تو اکیلی کیوں تھی۔۔۔

نہ چاہتے ہوئے بھی یہ سوالات اس کے زہن میں آنے لگے تھے۔۔۔

"آپ اپنی لمٹس میں رہیں۔۔۔"

ہالہ کو اندازہ نہیں تھا کہ وہ اسے پہچان جائے گا۔۔۔وہ نہیں چاہتی تھی اس کے حقیقت کسی بھی طرح سے سامنے آئے۔۔۔

"اوکے ریلیکس۔۔۔مذاق کر رہا ہوں۔۔۔"

اس کا سرخ پڑتا چہرا دیکھ نوشیرواں نے معذرت کی تھی۔۔۔جو بھی تھا وہ اس کا پرسنل میٹر تھا۔۔۔اسے کوئی حق نہیں بنتا تھا کسی بھی حوالے سے سوال کرنے کا۔۔۔

جب وہ دونوں تھے ہی ایک دوسرے کے لیے اجنبی۔۔۔

ہالہ نے بھی اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا تھا۔۔۔خاموشی سے جاکر صوفے پر لیٹتی وہ اسے پوری طرح سے اگنور کر گئی تھی۔۔۔

نوشیر واں نے ایک نظر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔اس لڑکی میں کچھ زیادہ ہی ایٹی ٹیوڈ تھا۔۔۔

وہ چینج کرنے کے لیے واش روم میں چلا گیا تھا۔۔۔

واپس آکر بیڈ پر بیٹھتے اس نے کمرے کی ساری لائٹس آف کرنے کے ساتھ بیڈ سائیڈ لیمپ بھی آف کر دیا تھا۔۔۔پورے کمرے

میں اندھیرا پھیل گیا تھا۔۔۔اسے ایسے ہی اندھیرا کر کے سونے کی عادت تھی۔۔۔

ابھی اسے سوئے آدھا گھنٹہ بھی نہیں گزرا تھا۔۔۔جب نسوانی چیخ اور سسکیوں کی آواز پر وہ حیرت زدہ سا اٹھ بیٹھا تھا۔۔۔

لیمپ آن کرتے اس کی نگاہیں صوفے کی جانب گئی تھیں۔جہاں وہ اٹھ کر بیٹھی شاید نہیں یقیناً رو رہی تھی اور یہ چیخ کی آواز بھی اسی کی تھی۔۔۔

"کیا ہوا۔۔۔؟؟"

ساری لائٹس آن کرتا وہ اٹھ کر اسکے قریب گیا تھا۔۔۔

جو آنکھیں میچے اپنی چیخوں اور سسکیوں کو دبانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

اس کی رنگت بالکل زرد پڑ چکی تھی۔۔اسکی نازک مٹھیاں بھینچی ہوئی تھیں۔۔۔ڈارک براؤن بال اس کے نازک وجود کے گرد بکھرے ہوئے تھے۔۔۔

دوپٹے سے عاری اس دلفریب وجود کی رعنائیاں سادگی میں بھی دیکھنے لائق تھیں۔اپنے حلیے سے انجان وہ اس وقت کسی اور کی جگہ پہنچی ہوئی تھی۔۔۔

نوشیر واں کتنے ہی لمحے اس چھوٹی سی لرزتی کانپتی لڑکی سے نگاہیں نہیں ہٹا پایا تھا۔۔۔

خوف و ہراس میں ڈوبی اس کی دلنشین غلافی آنکھیں مزید حسین لگ رہی تھیں۔۔گھنے بال کمر پر بکھرے ہوئے تھے۔۔۔

"واٹ ہیپنڈ۔۔۔؟؟کیا تم نیند میں ڈر گئی ہو۔۔۔؟؟"

نوشیر واں نے اس کے قریب گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھتے پوچھا تھا۔۔۔اس کا ہاتھ غیر ارادی طور پر ہالہ کے جھولی میں رکھے ہاتھوں پر آن ٹھہرا تھا۔۔۔وہ ہولے ہولے کانپ رہی تھی۔۔

شاید وہ کسی خواب سے ڈر کر اٹھی تھی۔۔

اس کے سوال پر ہالہ نے اپنی گھنیری پلکوں کو اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔اس کی بھوری آنکھوں میں اپنی سیاہ نشیلی آنکھیں گاڑھتے وہ ایک پل کے لیے اس شخص کو ساکت کر گئی تھی۔۔۔

ہالہ کو اندازہ بھی نہیں ہوا تھا کہ وہ کب اپنے ہاتھ کر رکھے اس کے ہاتھ پر اپنا دوسرا کپکپاتا ہاتھ رکھ گئی تھی۔۔۔وہ بہت زیادہ ڈر گئی تھی۔۔۔ابھی بھی اسی حالت میں تھی۔۔۔

"مم میں ڈر گئی تھی۔۔مجھے۔۔مجھے اندھیرے سے بہت ڈر لگتا ہے۔۔۔نیند نہیں آتی اندھیرے میں۔۔۔"

اس نے بچارگی کے عالم میں اپنی پریشانی بتائی تھی۔اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔۔آنکھوں کے نیچے کی سطح نم ہو چکی تھی۔۔وہ شاید اب تھوڑا سنبھل چکی تھی۔۔۔

مگر اپنی اس حالت کو آج پہلی ہی رات اس شخص کے سامنے آتے دیکھ بہت شرمندہ نظر آرہی تھی۔۔۔۔

جبکہ نوشیرواں کی نگاہیں تو اس معصوم اور دلکش چہرے سے ہٹنے کا نام نہیں لے رہی تھی۔۔۔

اس کو اس بات پر شرمندہ ہوتا دیکھ وہ دھیرے سے مسکرا دیا تھا۔۔۔

"یہ تو بہت مسئلہ ہو گیا ہے۔۔۔مجھے زرا سی بھی روشنی میں نیند نہیں آتی۔۔۔"

نوشیر واں کی بات پر ہالہ کے چہرے کے تاثرات میں مزید پریشانی آن ٹھہری تھی۔۔

"پھر اب کیا ہو گا۔۔۔؟؟"

اس نے روہانسے لہجے میں پوچھا تھا۔۔۔

"ڈونٹ وری تم سو جاؤ میں اپنا مینج کر لیتا ہوں۔۔۔"

اس کے مومی ہاتھوں میں دبے اپنے ہاتھ پر محسوس ہوتی اس کے ہاتھوں کی ملائمت اسے عجیب سے احساس سے دوچار کر رہی تھی۔۔۔اس نے نامحسوس طریقے سے ہالہ کی گرفت سے اپنا ہاتھ نکال لیا تھا۔۔۔اس کے ایسا کرنے سے ہالہ کا دھیان اس جانب گیا تھا۔۔

اور اپنی اسے بے اختیار حرکت پر مارے شرمندگی کے اس کی رنگت مزید سرخ ہوئی تھی۔۔۔

"اگر لائٹ آن ہوئی تو آپ کو نیند کیسے آئے گی۔۔۔؟؟"

ہالہ اس کو اٹھ کر مڑتا دیکھ پریشانی سے بولی تھی۔۔۔اس کی بات پر نوشیرواں نے پلٹ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

جو ابھی بھی شاید اپنے حلیے سے انجان تھی۔۔اس لڑکی کی یہ بے خبری یقیناً آگے چل کر اس کا بہت بڑا امتحان لینے والی تھی۔۔۔وہ اتنی جلدی کسی کی جانب اٹریکٹ نہیں ہوتا تھا۔۔۔

پر اتنی معصومیت اور دلکشی ایک ساتھ آج سے پہلے دیکھی بھی کبھی نہیں تھی۔۔۔وہ ڈری سہمی منہ بسورتی چھوٹی سی بچی ہی لگ رہی تھی۔۔

"کچھ تو کرنا پڑے گا۔۔۔اب رہنا تو ایک کمرے میں ہی ہے۔۔۔ کوئی نہیں ایک سال کی بات ہے۔۔۔میں مینج کر لوں گا۔۔۔"

وہ اپنی بات کہتا واپس بیڈ کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔جبکہ ہالہ کی نگاہیں تو سیاہ رنگ کی ٹی شرٹ اور ٹراؤزر میں ملبوس اس کے چوڑے کسرتی سراپے سے ہوتیں اس کے مغرور چہرے پر ان ٹھہری تھیں۔۔۔۔

دیکھنے میں وہ جتنا روڈ اور اکھڑ مزاج لگتا تھا۔۔۔اس وقت وہ اس سے جیسے پیش آیا تھا۔۔۔ہالہ کی اس کو لے کر گھبراہٹ بہت حد تک کم ہونے لگی تھی۔۔۔۔

وہ اندھیرے کی وجہ سے بہت زیادہ ڈر گئی تھی۔۔۔گزرے بھیانک لمحے آنکھوں کے سامنے آن ٹھہرے تھے۔۔۔

اسے خبر ہی نہیں ہوئی تھی کہ کب وہ اپنے اختیار سے باہر ہوتی اس طرح سے اٹھ کر رونے لگی تھی۔۔۔۔

نوشیر واں نے اب کی بار کمرے کی کوئی بھی لائٹ آف نہیں کی تھی۔۔۔کمرہ مکمل طور پر روشنیوں سے جگمگا رہا تھا۔۔

ہالہ نے صوفے پر لیٹتے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جو سب تکیے کو اپنے چہرے پر رکھے سونے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

ہالہ کو عجیب سا محسوس ہوا تھا۔۔۔یہ اس کو کمرا تھا مگر وہ اسے کمپرومائز کرنے کا کہنے کی بجائے خود کمپرومائز کر رہا تھا۔۔۔

ایسے ہی اس کی جانب دیکھتے کب اس کی آنکھ لگی تھی اسے خبر بھی نہیں ہوئی تھی۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

منال روٹین کے مطابق جلدی اٹھ کر ملازمہ کو ناشتہ بنانے کی ہدایت دیتی اپنی نگرانی میں سارا کام دیکھ رہی تھی۔۔۔جب اس کی نظر اندر داخل ہوتے بھائی پر گئی تھیں۔۔

جس نے معمول کے مطابق جم سوٹ پہن رکھا تھا۔۔۔

اسے اپنی فٹنس کا بہت کریز تھا۔۔۔چاہے کچھ بھی ہو جائے وہ جاگنگ اور جم کرنا نہیں بھولتا تھا۔۔۔وہ صبح جلدی اٹھ جاتا تھا۔۔۔ابھی بھی وہ شاید جاگنگ سے ہی لوٹا تھا اور اب اس کا رخ اپنے جم کی جانب تھا۔۔۔

جو گراؤنڈ فلور ہر ہی بنا ہوا تھا۔۔۔۔

"نوشیر واں۔۔۔۔"

منال کو لگا تھا شاید وہ آج باہر نہ جائے۔۔۔مگر اس شخص کی دنیا اپنے ہی انداز میں چلتی تھی۔۔۔

"گڈ مارننگ۔۔۔"

نوشیرواں نے پلٹ کر ان کو جواب دیا تھا۔۔جو چلتی ہوئیں اس کے بہت قریب آن کھڑی ہوئی تھیں۔۔۔

"تم آج بھی جلدی اٹھ گئے۔۔۔؟؟"

منال نے سوال کے ساتھ ہی اس کی سرخ آنکھوں کو گھورا تھا۔۔۔جو رت جگے کی گواہی دے رہی تھیں۔۔۔منال کے چہرے پر رونق سی آن ٹھہری تھی۔۔۔

مگر وہ اپنے سر پھرے بھائی سے پوچھ نہیں پائی تھی کہ ساری رات جاگنے کی کیا وجہ تھی۔۔۔

مگر اس کا دل تو یہی دعا کرنے لگا تھا کہ جو وہ سوچ رہی تھی وہی ہوا ہو۔۔۔

"کیوں آج ایسا کیا ہے کہ مجھے لیٹ اٹھنا چاہیے تھا۔۔۔"

وہ بگڑے تاثرات کے ساتھ بہن کو گھورتے بولا تھا۔۔۔جب اس کی نیند پوری نہیں ہوتی تھی تو موڈ ایسے ہی خراب رہتا تھا۔

"تمہاری شادی کا پہلا دن ہے آج۔۔۔اپنی نئی نویلی دلہن کے ساتھ اٹھ کر نیچے آنا چاہیے تھا تمہیں۔۔"

منال نے مسکرا کر اسے چھیڑا تھا۔۔۔جس کے جواب میں نوشیر واں کے سامنے رات کا منظر گھوم گیا تھا۔۔۔

"یہ جو آپ نے میرے ساتھ گیم کھیلی ہے نا۔۔۔یہ بالکل بھی ٹھیک نہیں ہے۔۔آپ کو اب تک جو تنگ کیا ہے۔۔۔اپنے بدلے اسی طرح سے پورے کرنے چاہتی ہیں آپ۔۔۔"

وہ اسے جل کر جواب دیتا اپنے جم کی طرف بڑھ گیا تھا۔۔۔

منال کی ساری امیدیں جاتی رہی تھیں۔۔۔

"کوئی بات نہیں مجھے پورا یقین ہے تم دونوں کے حق میں یہ رشتہ بہترین رہے گا۔۔۔"

وہ بھائی کی چوڑی پشت کو گھورتی اس کے روم کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

دروازہ ناک ہونے کی آواز پر ہالہ کی آنکھ کھلی تھی۔۔۔اس نے مندی مندی آنکھوں سے جگہ کا جائزہ لیتے مڑ کر آہستہ آہستہ بیدار ہوتے دماغ کے ساتھ بیڈ کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جو اس وقت بالکل خالی پڑا تھا۔۔۔وہ بیڈ پر نہیں تھا۔۔۔

ہالہ اپنا دوپٹہ اٹھاتی دروازے کی جانب بڑھی تھی۔۔

"گڈ مارننگ بھابھی جان۔۔۔کیسی ہیں آپ۔۔۔؟؟"

دروازہ کھولتے ہی منال کی چہکتی ہوئی آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرائی تھی۔۔۔

اس کے طرز تخاطب پر ہالہ کو شرم سی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

"گڈ مارننگ آپی۔۔۔"

سرخ چہرے کے ساتھ دھیمے لہجے میں جواب دیتی وہ اس پل منال کو بہت زیادہ پیاری لگی تھی۔۔۔۔

"کیسی گزری رات۔۔۔؟؟ٹھیک سے نیند آگئی تھی۔۔"

اس کے ساتھ اندر آتے منال نے گہری نگاہوں سے کمرے کا جائزہ لیا تھا۔۔ مگر ایک کمبل صوفے پر دیکھ اس کی ساری امیدوں پر پانی پھر گیا تھا۔۔

"جی۔۔۔"

اس نے مختصر سا جواب دیا تھا۔۔۔

"نوشیر واں کیسا لگا تمہیں۔۔۔؟"

منال نے اس کے قریب صوفے پر بیٹھتے پوچھا تھا۔۔۔اس کے سوال پر ہالہ کی گھنیری پلکیں حیرت سے اس کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔

وہ ایسا کیوں پوچھ رہی تھی۔۔۔اس کا نٹریکٹ سے واقف ہونے کے باوجود۔۔۔۔

"اچھے ہیں۔۔۔"

وہ اسکی بہن کے سامنے تو یہی کہہ سکتی تھی۔۔اور رات کو اس شخص کا رویہ تھا بھی ٹھیک۔۔۔اس کی خاطر جیسے وہ روشنی کر کے سویا تھا۔۔۔

ہالہ کو اس کی اس بات کے متاثر کیا تھا۔۔مگر اس کے علاوہ وہ شخص اسے بہت زیادہ روڈ اور مغرور سا لگا تھا۔

"ابھی کچھ دنوں تک سب گھر والوں کی نظریں تم دونوں ہر ہی رہیں گی۔۔۔اس لیے تم لوگوں کو زرا سا بھی شک نہیں ہونے دینا کسی کو۔۔۔"

منال اسے سمجھا رہی تھی۔۔۔ہالہ اثبات میں سر ہلا گئی تھی۔۔۔

وہ اس گھر میں محفوظ تھی۔۔۔

اسے تحفظ ہی تو چاہیے تھا۔۔۔وہ منال کی شکر گزار تھی جس نے اس کے بارے میں کچھ جانے بغیر اسے اپنے گھر میں جگہ دے دی تھی۔۔

کچھ دیر باتیں کرنے کے بعد منال اسے ڈریس نکال کر دیتی تیار ہونے کا کہہ گئی تھی۔۔۔۔

اس نے ایک ہی دن کے اندر ہالہ کے لیے بہت خوبصورت وادی روب سیٹ کی تھی۔۔۔باقی وہ چاہتی تھی ہالہ اپنی پسند سے ڈریسز لے لے جا کر۔۔۔

ہالہ نے اس وقت پیچ کلر کی ایمبرائیڈڈ لانگ شرٹ اور ٹراؤزر پہن رکھا تھا۔۔۔منال نے اسے بہت ہی خوبصورت سے ٹاپس اور ڈائمنڈ کا نیکلس پہنایا تھا۔۔۔جو اس نے نوشیرواں کے پیسوں سے ہی آرڈر کیا تھا۔۔۔

تاکہ ہالہ سب کے سامنے اسے منہ دکھائی کے طور پر دکھا سکے۔۔

ہالہ کو یہ پہننے میں جھجھک محسوس ہوئی تھی۔۔۔مگر پھر منال کے اصرار پر اسے پہننا پڑا تھا۔۔

جب منال نے اس کے لیے اتنا کیا تھا تو وہ بھی اس کی اتنی سی بات تو مان ہی سکتی تھی۔۔۔۔

منال اس کے لانبے بالوں میں برش پھیر رہی تھی۔۔۔جب اسی لمحے نوشیرواں نے کمرے میں قدم رکھا تھا۔۔۔

مرر سے ابھرتے اس کے عکس کو دیکھتے ہالہ نے فوراً سے دوپٹہ اٹھا کر اپنے کندھے پر پھیلایا تھا۔۔۔

منال نے مڑ کر نوشیر واں کی جانب دیکھا تھا۔۔ جسے ہالہ کی جانب دیکھتا پا کر اس کے چہرے پر مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔

"ہالہ کیسی لگ رہی ہے۔۔۔۔؟؟"

منال کے سوال پر ہالہ اور نوشیر واں دونوں ہی گڑبڑائے تھے۔۔

نوشیر واں نے بہن کی حرکتوں پر اسے گھورا تھا۔۔۔۔اور بنا کوئی جواب دیئے واش روم کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

منال کی رنگت زرد ہوئی تھی۔۔۔۔اسے بھائی کی اس بدلحاظی پر بہت زیادہ غصہ آیا تھا۔۔۔

"ہالہ آئم سوری وہ یہ نوشیر واں تھوڑا ایسا ہی ہے۔۔۔ مگر بہت جلد ٹھیک۔۔۔۔"

منال نے اسے وضاحت دینی چاہی تھی۔۔۔ مگر ہالہ ہولے سے مسکرائی تھی۔۔۔

اسے نوشیر واں کے بنا کچھ بولے جانا اچھا لگا تھا۔۔۔ وہ یہی چاہتی تھی کہ یہ شخص اس پر بالکل بھی دھیان نہ دے۔۔۔ اجنبی بن کر رہنا ہی دونوں کے حق میں بہتر تھا۔۔۔

"آپی پلیز۔۔۔وہ سوری کیوں بول رہی ہیں۔۔مجھے بالکل برا نہیں لگا۔۔۔میں آپ کے لیے ایسے تیار ہوئی ہوں۔۔۔ان کو دکھانا بھی نہیں ہے مجھے۔۔"

ہالہ کے جواب پر منال کا دل چاہا تھا وہ اپنا سر دیوار پر دے مارے۔۔۔

یہ لڑکی سیر تھی تو اس کا بھائی سوا سیر تھا۔۔۔ان دونوں کو ایک دوسرے میں کوئی انٹرسٹ ہی نہیں تھا۔۔

"تم آج آفس جا رہے ہو۔۔۔"

نوشیر واں کو آفس کے لیے تیار دیکھ وہ چڑھ کر بولی تھی۔۔۔

"آپی آپ چاہتی ہیں میری کمپنی پوری طرح سے بیٹھ جائے۔۔۔ کل بھی آپ نے مُجھے نہیں جانے دیا۔۔۔ آج بھی آپ چاہتی ہیں میں آفس نہ جاؤں۔۔۔ پلیز آپی ایسا نہیں ہو گا۔۔۔"

نوشیر واں نے بہن کو گھورتے سختی سے منع کیا تھا۔۔۔۔

ہالہ ایک جانب صوفے پر بیٹھی ان دونوں بہن بھائیوں کو الجھتے دیکھ رہی تھی۔۔۔

اس کی نگاہیں گاہے بگاہے نوشیر واں کے چوڑے مضبوط وجود کی جانب بھی اٹھ جاتی تھیں۔۔۔۔وہ بہت ہی زیادہ ہینڈسم اور حسین مرد تھا۔۔۔۔جو نگاہوں کو جکڑنے کن صلاحیت رکھتا تھا۔۔۔۔

اس کی فیانسی نے اسے کیوں چھوڑا تھا۔۔۔۔بظاہر تو اس میں ایسی کوئی خامی نہیں تھی کہ اسے چھوڑا جاتا۔۔۔۔ہاں تھوڑا خودسر اور روڈ تھا۔۔۔

مگر جس سے محبت کرتا تھا اس کے ساتھ تو اچھا ہی رہتا ہو گا۔۔۔

ہالہ کی آنکھوں کے سامنے وہ منظر گھوم گیا تھا جب فرحین اس کے سینے سے لگی کھڑی تھی۔۔۔

شاید اس شخص کو چھوڑ کر اب وہ پچھتا رہی تھی۔۔۔

ہالہ ٹکٹکی باندھے اسے تکے جا رہی تھی۔۔۔جب منال کے مخاطب کرنے پر گڑبڑا گئی تھی۔۔۔

"کیوں ہالہ میں ٹھیک کہہ رہی ہوں نا۔۔۔؟؟"

منال نے اس کی جانب دیکھتے پوچھا تھا۔۔ہالہ کی نگاہیں اب بھی نوشیرواں پر تھیں۔۔۔

جس کو اپنی جانب دیکھتا پا کر وہ مزید بوکھلا گئی تھی۔۔۔

یہ جانے بغیر کے منال اس سے کس بارے میں پوچھ رہی ہے۔۔۔اس نے اثبات میں سر ہلا دیا تھا۔۔۔

"جی ٹھیک کہہ رہی ہیں۔۔۔"

بات کا سر پیر جانے بغیر اس نے ہاں کر دی تھی۔۔۔

"دیکھو ہالہ بھی راضی ہے۔۔۔اب تمہیں کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہیے۔۔۔"

منال اس کے جواب پر خوش ہوئی تھی۔۔۔ہالہ خود کو کوس رہی تھی کہ وہ کہاں گم ہو گئی تھی کہ اس کی بات ہی نہیں سن پائی تھی۔۔

"ٹھیک ہے اگر یہ میرے ساتھ میرا آفس جوائن کرنا چاہتی ہیں تو آجائیں کل سے۔۔۔"

اس نے کندھے اچکاتے کہا تھا۔۔۔مگر اسے ہالہ کا حامی بھرنا بالکل بھی اچھا نہیں لگا تھا۔۔۔

جبکہ ہالہ کا اس کی بات سنتے دل چاہا تھا وہ اپنا پیٹ لے۔۔۔بنا بات سمجھے اتنی بڑی بات کی حامی کیسے بھر لی تھی اس نے۔۔۔

منال انہیں کچھ دیر تک نیچے آنے کا کہتی کمرے سے نکل گئی تھی۔۔

"تم نے آفس آنے پر ایگری کیوں کیا۔۔؟؟مجھے بالکل بھی نہیں پسند یہ بات۔۔۔"

منال کے جانے کے بعد وہ اس کی جانب پلٹتا خفگی سے بولا تھا۔۔

"مم میں نہیں آتی پھر۔۔۔"

ہالہ نے انکار کرنا چاہا تھا۔۔۔نوشیر واں کے چہرے کے زاویے بگڑے ہوئے تھے۔۔۔

"یہ انکار آپی کے سامنے کرنا تھا۔۔۔"

نوشیر واں اسے گھورتا اپنی ٹائی باندھنے لگا تھا۔۔۔ہالہ کڑھ کر رہ گئی تھی۔۔۔

"ماشاءاللہ کتنی پیاری جوڑی لگ رہی ہے دونوں کی۔۔۔"

سب گھر والے ناشتے کے ٹیبل پر جما تھے جب نوشیر واں ہالہ کا ہاتھ پکڑے نیچے آیا تھا۔۔۔

فرحین نے یہ منظر دیکھتے بے چینی سے پہلو بدلہ تھا۔۔۔وہ دونوں اس وقت مسکراتے ہوئے ساتھ کھڑے بہت زیادہ اچھے لگ رہے تھے۔۔۔

نوشیر واں کے ہاتھ میں قید ہالہ کا ہاتھ دیکھ فرحین کو جلن سی ہونے لگی تھی۔۔۔

ناشتہ کرتے وقت بھی وہ دونوں ایک ساتھ بیٹھے رہے تھے۔۔۔

نوشیر واں کی سرخ ہوتی آں کھیں بتا رہی تھیں کہ وہ پوری رات نہیں سویا تھا۔۔۔جو سوچ سوچ کر فرحین اندر سے کھولتی رہی تھی۔۔۔

اسے جواب تک یہی لگ رہا تھا کہ نوشیر واں صرف اس سے محبت کرتا تھا۔۔۔اسے اپنی جانب مائل کرنے کے لیے اس لڑکی کو بیچ میں لایا تھا۔۔۔کیونکہ یہ بات تو وہ بہت اچھے سے جانتی تھی کہ نوشیر واں اس لڑکی کو پہلے جانتا بھی نہیں تھا۔۔۔

یقیناً یہ کارنامہ منال کا تھا۔۔۔

مگر اب جس طرح سے نوشیر واں اس لڑکی کو اہمیت دے رہا تھا۔۔۔فرحین کو نجانے کیوں شک ہونے لگا تھا۔۔۔

نوشیر واں کو اس کی پلیٹ میں کھانا ڈالتے دیکھ فرحین پلیٹ میں چمچ پٹختی اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

"کیا ہوا فرحین؟؟ناشتہ تو ٹھیک سے کر لو۔۔۔"

منال کو فرحین کا جلنا کڑھنا اس وقت بہت زیادہ سکون دے گیا تھا۔۔

اس کے کہنے پر سب نے ہی فرحین کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"ناشتہ ہو گیا ہے میرا۔۔۔ آفس میں میٹنگ ہے۔۔۔ جلدی جانا ہو گا مجھے۔۔۔"

وہ بہت ضبط سے بولتی نوشیرواں پر گہری نگاہ ڈالتی جس نے اب بھی اس کی طرف نہیں دیکھا تھا وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔

اس کو دور جاتا دیکھ نوشیر واں نے نگاہیں اٹھائی تھیں۔۔۔

اس کا فرحین کی جانب دیکھنا منال کو اچھا نہیں لگا تھا۔۔۔

"نجانے یہ لڑکی کب نکلے گی نوشیر واں کے دل سے۔۔۔"

منال کڑھ کر رہ گئی تھی۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"گڈ مارننگ دلہا صاحب۔۔۔سنائیں کیسا گزرا پہلا دن۔۔۔"

وہ آفس میں بیٹھا تھا جب بازل نے اندر داخل ہوتے پر جوش انداز میں مخاطب کیا تھا اسے۔۔۔

مگر اسے کرسی کی پشت سے سر ٹکائے آنکھیں موندے دیکھ وہ اپنی جگہ رک گیا تھا۔

"کیا ہوا سب خیریت ہے۔۔؟؟ایسے کیوں بیٹھا ہے۔۔۔؟؟"

بازل اس کے سامنے رکھی کرسی پر آن بیٹھا تھا۔۔۔

"کچھ نہیں یار ساری رات سویا نہیں اور اب نیند سے سر بھاری ہو رہا ہے۔۔۔کام پر فوکس نہیں کیا جا رہا۔۔۔"

وہ آنکھیں ملتے سیدھا ہو بیٹھا تھا۔۔۔

بازل نے آنکھیں پھاڑے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

"ارے ہمارا سخت لونڈا اتنی جلدی پگھل گیا۔۔ لگتا ہے بھابھی کے حسن کا نشہ سر چڑھ کر بول رہا ہے۔۔ آج چھٹی کر لیتے۔۔۔۔"

بازل نے اس کو چھیڑتے ہوئے شوخی سے کہا تھا۔۔۔ جس کے جواب میں نوشیرواں نے غصے سے پیپر ویٹ اٹھا کر اسے دے مارا تھا۔۔۔ جسے بروقت کیچ کرتے بازل نے اپنا ماتھا پھوٹنے سے بچا لیا تھا۔۔۔

"بکواس مت کیا کرو۔۔۔ تو جانتا ہے اس نکاح کی حقیقت۔۔۔ اب دوبارہ تیرے منہ سے یہ بکواس نہ سنوں۔۔۔"

وہ خفگی سے بولتا اسے وارن کر گیا تھا۔۔۔بازل بدمزا ہوا تھا۔۔۔

اسے اس شخص کے بیزاریت بھرے تاثرات دیکھ منال کی ہر پانی پھرتا محسوس ہوا تھا۔۔۔

وہ اتنی معصوم اور پیاری لڑکی بھی اس کے اس سڑیل دوست کو پانی جانب مائل نہیں کر پائی تھی۔۔۔

"سر آپ سے مس ریا ملنے آئی ہیں۔۔"

وہ دونوں میٹنگ کے حوالے سے ڈسکشن کر رہے تھے۔۔۔جب اسکے پی اسے نے آکر اسے خبر دی تھی۔۔

"چلو جی اب ہو گیا کام تمام۔۔"

بازل نے طنزیہ کہا تھا۔۔۔

"اسے نہیں بتایا تم نے ابھی اپنی شادی کا۔۔۔"

بازل بھی منال کی طرح یہی چاہتا تھا کہ وہ صرف ہالہ کی جانب متوجہ ہو۔۔۔مگر یہ دوسری لڑکیاں اسے چھوڑتی ہی نہیں تھیں کہ وہ اس معصوم لڑکی کی جانب متوجہ ہوتا۔۔

"وہ شادی نہیں ایک کانٹریکٹ ہے۔۔۔جو مجھ پر زبردستی مسلط کیا گیا ہے۔۔۔میں اب بھی اپنے معاملات میں کسی کا پابند نہیں ہوں۔۔۔جو چاہوں آزادی سے کر سکتا ہوں۔۔۔"

نوشیر واں کی بات پر بازل اسے دیکھ کر رہ گیا تھا۔۔۔

ریا کو اندر داخل ہوتے دیکھ بازل اسے سے مصافحہ کرتا چہرے پر زبردستی کی مسکراہٹ سجاتا آفس سے نکل گیا تھا۔۔۔

نکلتے ہوئے اس نے ایک نظر مڑ کر دیکھا تھا۔۔۔جب وہ بے باک لڑکی بنا کوئی لحاظ کیے آگے بڑھتی نوشیر واں کے اوپر تقریباً جھک گئی تھی۔۔۔۔

بازل غصے سے کھول اٹھا تھا۔۔۔

نوشیرواں ہمیشہ سے ایسا نہیں تھا۔۔۔ایک لڑکی کی بے وفائی جس سے وہ بچپن سے اپنا ساتھی مانتا اور محبت کرتا تھا۔۔

جس پر اپنا سب کچھ لٹا دیا تھا۔۔۔اس کے اپنے ڈاؤن فال میں چھوڑ کر جانے نے اس شخص کو ایسا بنا دیا تھا۔۔۔

اسے اب یہی لگتا تھا کہ یہ ساری لڑکیاں ایک جیسی ہی تھیں۔۔

وفا سے عاری۔۔۔پیسے کے پیچھے بھاگنے والی۔۔۔

"بازل فرحین تو نہیں آئی نوشیرواں سے ملنے۔۔۔۔"

منال نے بازل کو کال کرتے پوچھا تھا۔۔۔فرحین کے جو تیور تھے اسے لگا تھا کہ وہ نوشیر واں کے پاس جائے گی۔۔۔

"آپی وہ تو ابھی تک نہیں آئی مگر وہ ریا آچکی ہے۔۔۔اور اس وقت نوشیر واں کے ساتھ اس کے آفس میں ہے۔۔۔وہ بہت بے باک اور شاطر لڑکی ہے۔۔۔وہ جانتی ہے نوشیر واں مصطفیٰ انکل کی پراپرٹی کا اکلوتا وارث ہے۔۔۔نوشیر واں کو اپنے جال میں پوری طرح سے پھنسالے گی۔۔۔

نوشیر واں سب سمجھتے ہوئے بھی خود کو اپنے ہاتھوں سے برباد کر رہا ہے۔۔۔"

بازل کی بات پر منال کی پریشانی بڑھ گئی تھی۔۔۔

وہ اپنے بھائی کو ایسے برباد ہوتا نہیں دیکھ سکتی تھی۔۔۔جو کچھ سمجھ ہی نہیں رہا تھا۔۔۔

ہالہ کو اس کی زندگی میں لانا بھی بے سود رہا تھا۔۔۔منال دونوں ہاتھوں میں چہرا گرائے رو دی تھی۔۔۔مصطفیٰ صاحب بھی اس سے ناراض تھے۔۔۔بات ہی نہیں کر رہے تھے اس سے۔۔

اور اب نوشیر واں کا وہی انداز۔۔۔اس کی ٹینشن اور بے سکونی بڑھنے لگی تھی۔۔۔

وہ چاہ کر بھی اپنی فیملی کو نہیں بچا پا رہی تھی۔۔۔آج اگر آمنہ بیگم زندہ ہوتیں تو یہ سب نہیں ہونا تھا۔۔

"منال آپی۔۔۔آپ رو رہی ہیں۔۔۔کیا ہوا آپ کو۔۔۔؟؟"

ہالہ نیچے سب خواتین کے ساتھ کافی دیر بیٹھی رہی تھی۔۔ربیعہ بیگم کے علاوہ اسے سب بہت اچھی لگی تھیں۔۔۔ربیعہ بیگم نے اس سے بات نہیں کی تھی۔۔۔بس دور بیٹھی گھورتی رہی تھیں۔۔۔

سب کزنز بھی بہت اچھے تھے۔۔۔وہ اتنی جلدی سب میں گھل مل جائے گی اسے اندازہ نہیں تھا۔۔۔وہ سب اتنے خوش مزاج سے تھے کہ اسے اجنبی پن محسوس ہی نہیں ہوا تھا۔۔۔

ان سب کو بھی وہ ہنس مکھ اور خوش اخلاق لڑکی بہت اچھی لگی تھی۔۔

منال کو وہاں سب کے بیچ نہ پا کر وہ اسکے روم میں آئی تھی۔۔۔

جہاں اسے روتے دیکھ فکر مندی سے وہ اس کے پاس آن بیٹھی تھی۔۔۔

"نہیں کچھ نہیں میں ٹھیک ہوں۔۔۔"

منال نے اپنا چہرا صاف کرتے لبوں پر زبردستی کی مسکراہٹ سجائی تھی۔۔۔۔

"چھوٹی بہن بھی کہتی ہیں اور اپنی پریشانی شیئر بھی نہیں کرتیں۔۔۔بتائیں پلیز کیا ہوا ہے آپ کو۔۔۔"

ہالہ کو منال بہت اچھی لگتی تھی۔۔۔جو اس کے مشکل وقت میں اس کے لیے فرشتہ بن کر آئی تھی۔۔۔وہ پر خلوص سی لڑکی اسے اپنی سی لگتی تھی۔۔

اس کا اس طرح سے رونا ہالہ کا دل پریشان کر گیا تھا۔۔

اس کے اصرار پر منال نے اسے اپنی پریشانی کی وجہ بتادی تھی۔۔۔جو سنتے ہالہ بھی کچھ دیر کے لیے گم صُم سی ہوئی تھی۔۔۔

وہ جس انسان کی بات کر رہی تھیں۔۔۔وہ اس کا شوہر تھا۔۔۔ جسے وہ چاہے کاغذی رشتہ مانتی مگر ان کے مذہب میں ایسا کوئی کانٹریکٹ نہیں مانا جاتا تھا۔۔۔

نوشیرواں کے بارے میں یہ بات سن کر اسے عجیب سا لگا تھا۔۔۔

منال کی پریشانی بھی وہ اچھے سے سمجھ رہی تھی۔۔۔

"میں اس معاملے میں آپ کی کوئی مدد کر سکتی ہوں۔۔۔؟؟"

اس نے جھجھکتے ہوئے پوچھا تھا۔۔جب اس کی بات پر منال نے آنکھوں میں امید بھرے اس کی جانب دیکھتے اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔۔

"میرے بھائی کو اپنی جانب مائل کر کے ان تمام مطلبی اور دھوکے باز لڑکیوں کے ہاتھوں برباد ہونے سے بچالو۔۔۔۔"

منال نے اس کا ہاتھ پکڑتے آنکھوں میں نمی بھرے ملتجی لہجے میں کہا تھا۔۔۔

ان کی بات سنتے ہالہ کا دل انجانے خوف سے دھڑک اٹھا تھا۔۔۔

کیا وہ ایسا کرنے کی صلاحیت رکھتی تھی۔۔۔

"آپی میں بھی تو ہمیشہ کے لیے یہاں نہیں رہوں گی نا۔۔۔ایک سال بعد کیا ہو گا۔۔۔ذ"

ہالہ کی آواز کانپ سی گئی تھی۔۔۔

وہ اتنے ہی نرم اور صاف دل کی مالک تھی۔۔۔کسی کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتی تھی۔۔۔مگر جو کام منال اسے کرنے کو کہہ رہی تھی وہ بہت مشکل تھا۔۔۔

"تعلق قائم کرنے کو تو نہیں کہہ رہی نا۔۔۔صرف اسے سنبھالنے کے لیے کہہ رہی ہوں۔۔۔ایک بار وہ ان لڑکیوں سے دور ہو جائے پھر فیصلہ تمہارا ہو گا۔۔۔"

منال جانتی تھی کہ وہ جو کر رہی تھی وہ بہت رسکی تھا۔۔۔وہ اپنے بھائی کے ساتھ ساتھ ہالہ کی زندگی کا بھی رسک لے رہی

تھی۔۔۔ مگر وہ چاہتی تھی ہالہ ہی وہ لڑکی ہو جو اس کے بھائی کی زندگی میں ہمیشہ کے لیے رہ جائے۔

اس کے مختلف دلائل دینے پر ہالہ مان گئی تھی۔۔۔ مگر اس کے اندر ایک جنگ سی چھڑ گئی تھی۔۔۔

گھبراہٹ کے مارے ہاتھ پاؤں پھول رہے تھے۔۔۔ وہ نجانے ایسا کر بھی پاتی یا نہیں۔۔

مگر منال سے وعدہ کر چکی تھی۔۔۔ اب پیچھے ہٹنا بھی مشکل تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"ارے تم یہاں اکیلی کیا کر رہی ہو۔۔۔؟؟ تمہارا وہ ہز بینڈ کہاں ہے۔۔؟؟ کسی دوسری عورت کی بانہوں میں۔۔۔ لگتا ہے کچھ ہی دونوں میں دل بھر گیا ہے اس کا تم سے۔۔۔"

ہالہ لان میں رکھی کرسیوں پر بیٹھی کافی پی رہی تھی۔۔۔ جب فرحین نے اس کے پاس آتے استہزایہ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

پچھلے ایک ہفتے سے نوشیر واں میٹنگ کے سلسلے میں دبئ گیا ہوا تھا۔۔۔ سننے میں یہی باتیں آرہی تھیں کہ ریا بھی اس کے ساتھ تھی۔۔۔ بزنس ٹرپ صرف ایک بہانہ تھا۔۔۔

منال اسے کئی بار فون کر چکی تھی۔۔۔ مگر ایک بار ہی بہت مختصر سی بات ہو پائی تھی۔۔۔ دوبارہ اسکا نمبر ہی نہیں ملا تھا۔۔۔ منال کی گھبراہٹ بڑھ رہی تھی۔ گھر والوں نے ابھی تک کوئی بات نہیں کی تھی۔۔

مگر سب کو ہی نکاح کے دن بعد ہی ہالہ کو اس طرح سے چھوڑ کر نوشیر واں کا دبئی جانا بہت عجیب سا لگا تھا۔۔۔

مصطفی صاحب نے بھی منال کو بلا کر پوچھا تھا کہ نوشیر واں اپنی بیوی کو ساتھ لے کر کیوں نہیں گیا۔۔

انہیں اس نکاح سے سب سے زیادہ اعتراض تھا۔۔۔

مگر ہالہ سے ایک دو بار سامنا ہونے کے بعد سے انہیں وہ معصوم لڑکی اچھی لگی تھی۔۔۔انہیں یقین نہیں آیا تھا کہ ان کے سر پھرے بیٹے کی پسند اتنی اچھی ہو سکتی تھی۔۔

پر اب انہیں باقی سب کی طرح شک ہونے لگا تھا۔۔۔

منال اور اسجد کی پیشی ارتضیٰ صاحب کے سامنے بھی لگ چکی تھی۔۔۔

اگر کوئی خوش تھا اس سچویشن سے تو وہ فرحین تھی۔۔۔جسے اب کہیں نہ کہیں منال کا کھیل سمجھ آ چکا تھا۔۔۔۔

فرحین کی بات پر ہالہ نے خاموش نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔وہ میرے پیچھے اپنا کام تو نہیں چھوڑ سکتے نا۔۔کام کے سلسلے میں گئے ہیں وہ۔۔۔"

اس نے مناسب الفاظ میں جواب دیا تھا۔۔۔وہ بلاوجہ کسی سے نہیں الجھنا چاہتی تھی۔۔۔

"ہونہہ۔۔۔کتنے پیسے دے کر لائے ہیں یہ لوگ تمہیں یہاں مجھے جلانے کی خاطر۔۔۔"

فرحین نے ہنستے ہوئے اس کا مذاق اڑایا تھا۔۔۔

اس کی بات پر ہالہ کی رنگت بے اختیار سرخ ہوئی تھی۔۔۔جب اسی لمحے اس کا موبائل بجا تھا۔۔۔

منال کی کال دیکھ اس نے فوراً کال پک کی تھی۔۔۔

"ہالہ ابھی بازل سے بات ہوئی میری۔۔۔نوشیرواں پاکستان آچکا ہے۔۔۔ابھی کچھ دیر میں گھر پہنچنے والا ہے۔۔۔میں جانتی ہوں فرحین فضول باتیں بول رہی ہے تمہیں۔۔۔اس سے الجھنے کے بجائے اسے اپنے عمل سے ایسا منہ توڑ جواب دو کہ دوبارہ بولنے کے قابل نہ رہے۔۔"

منال کی بات پر ہالہ نے نا سمجھی سے نگاہیں اٹھا کر ٹیرس پر کھڑی منال کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جبکہ فرحین وہیں بیٹھی اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھ رہی تھی۔۔

"کیا کروں۔۔۔؟؟"

اس نے دھیمی آواز میں پوچھا تھا۔

"اپنے شوہر کو اچھے سے ویلکم کرنا۔۔۔جیسے اسجد کے آفس سے واپس لوٹنے کے بعد میں اس کا کرتی ہوں۔۔۔"

منال کی بات سنتے ہالہ کی رنگت ٹماٹر کی طرح لال ہوئی تھی۔۔۔

وہ ایک دو بار منال اور اسجد کو ملتے دیکھ چکی تھی۔۔۔

"مگر میں۔۔۔"

ہالہ نے کانپتی ہوئی آواز میں پوچھا تھا۔۔۔

"تم نے پرامس کیا تھا ہالہ۔۔۔"

منال کی بات پر ہالہ کی حالت مرنے جیسی ہوئی تھی۔

وہ کہاں پھنس گئی تھی۔

اس سے پہلے کہ وہ کوئی بات کرتی جب اس کی نظر گیٹ سے اندر داخل ہوتی نوشیر واں کی گاڑی پر پڑی تھی۔۔۔

"وہ آگیا ہے ہالہ۔۔۔ پلیز گھبرانا مت۔۔۔ وہ شوہر ہے تمہارا۔۔ اس میں کوئی غلط بات نہیں ہے پلیز۔۔۔"

منال نے اس کا حوصلہ بڑھاتے کال کاٹ دی تھی۔۔۔

فرحین نے بھی مڑ کر گیٹ کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"نوشیر واں آگئے ہیں۔۔۔"

ہالہ لبوں پر مسکراہٹ سجاتے اپنی جگہ سے اٹھی تھی۔۔۔۔

فرحین نے جل کر اس کا یہ والہانہ انداز دیکھا تھا۔۔

نوشیرواں کی نظر بھی ان پر پڑ چکی تھی۔۔۔۔اسی خاطر وہ سیدھا وہیں آیا تھا۔۔

ٹیرس پر تھا نیدارنی کا روپ دھارے کھڑی اپنی بہن کو دیکھ چکا تھا وہ۔۔۔۔

اس کی میٹنگ بہت کامیاب رہی تھی۔۔۔اس کی کمپنی کو ایک بہت بڑا پراجیکٹ ملا تھا۔۔۔اس کا موڈ بہت زیادہ خوشگوار تھا۔۔۔

"السلام و علیکم۔۔۔میں صبح سے آپ کے انتظار میں بیٹھی تھی۔۔۔"

ہالہ اسے قریب آتے دیکھ اپنی جگہ سے آگے بڑھتی اس کے قریب ہوئی تھی۔۔۔

اسکے اس والہانہ انداز پر نوشیرواں نے حیرت بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔اس لڑکی نے پورے ایک ہفتے میں اسے ایک بار بھی کال نہیں کی تھی۔۔

مگر سو والٹ کا جھٹکا تو اسے اس وقت لگا تھا جب وہ اس کی قریب آتی اس کے گرد اپنی نازک کپکپاتی بانہیں پھیلاتے اپنا سر اس کے سینے پر رکھ گئی تھی۔۔

نوشیر واں ایک پل کے لیے پتھر کا ہوا تھا۔۔۔

فرحین بھی یہ منظر دیکھتی جیسے آگ میں جھلس گئی تھی۔۔۔

نوشیر واں ہالہ کو سلام کا جواب دینا بھول گیا تھا۔۔۔۔

وہ سکتے کی حالت میں یہ سب دیکھ رہا تھا۔۔ہالہ کے وجود سے اٹھتی دلفریب مہک اس کے حواسوں کو جیسے جکڑ گئی تھی۔۔۔

فرحین پر نظر پڑتے اس نے ہاتھ ہالہ کی کمر پر حمائل کرتے اسے ایک جھٹکے سے اپنے قریب تر کر لیا تھا۔۔۔

ہالہ اس کے لیے تیار نہیں تھی وہ سیدھی اس کے سینے سے آن ٹکرائی تھی۔۔

نوشیر واں خود بھی نہیں جانتا تھا کہ اس نے ایسا کیوں کیا تھا۔۔۔ اس لڑکی کی مہکتی قربت کا اثر تھا کہ وہ اس کی جانب جھکتا اس کے گال پر ہولے سے اپنے دہکتے لب رکھ گیا تھا۔۔۔

ہالہ کی رنگت خطرناک حد تک سرخ ہوئی تھی۔۔۔دل بہت زور سے دھڑکنے لگا تھا۔۔۔اس نے دور ہونا چاہا تھا۔۔۔مگر نوشیر واں نے اسے ایسا نہیں کرنے دیا تھا۔۔۔

"میں نے بہت مس کیا تمہیں۔۔۔"

یہ جملہ صرف فرحین کو سنانے کے لیے بولا گیا تھا۔۔۔ورنہ سچ تو یہ تھا کہ وہ وہاں جا کر بھول چکا تھا کہ اس کا نکاح ہوا تھا کسی سے۔۔

فرحین کو پوری طرح سے نظر انداز کرتے وہ ہالہ کو ایسے ہی ساتھ لگائے اندر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔

فرحین نے ابھی جو کچھ ہالہ سے کہا تھا اسے اس کا منہ توڑ جواب مل چکا تھا۔۔۔

اس کی تڑپ دیکھتے ٹیرس پر کھڑی منال مسکرائی تھی۔۔۔

اسے ہالہ کی معصومیت پر اس وقت بہت پیار آیا تھا۔۔اور نوشیرواں نے جس طرح سے اسے اپنے قریب کیا تھا۔۔۔منال کی آدھی ٹینشن ختم ہو گئی تھی۔۔۔

فرحین کی نگاہوں سے اوجھل ہوتے ہی ہالہ نے اس کے سینے پر دونوں ہاتھ رکھتے اسے خود سے دور کیا تھا۔۔۔

"آپ نے کس کی اجازت سے مجھے چھوا۔۔۔"

اسے اپنا گال اس کے لمس سے ابھی تک سلگتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔۔

نوشیر واں کی نگاہیں اس کے پھولے صحت مند گال کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔جن کی ملائمت ابھی بھی وہ اپنے لبوں پر محسوس کر رہا تھا۔۔۔

"محترمہ پہلے قریب آپ آئی تھیں۔۔۔مجھے تو یہی پتا ہے کہ اگر لڑکیوں کو ان کی پہل کے جواب میں ان سے زیادہ گرمجوشی سے نہ ملا جائے تو وہ ہرٹ ہوتی ہیں۔۔۔"

نوشیر واں کو اسکا یہ تپا تپا انداز اچھا لگا تھا۔۔۔سب لوگ اپنے اپنے کمروں میں تھے۔۔۔

اس خاطر ان سے صبح ملنے کا سوچتا وہ بھی اپنے کمرے میں آ گیا تھا۔۔۔

جہاں وہ اچھی خاصی تپی ہوئی لگ رہی تھی۔۔۔اس کی گھبراہٹ اس کے انداز سے ظاہر تھی۔۔۔

اسے دیکھ کر لگ رہا تھا کہ وہ ابھی تک کانپ رہی تھی۔۔۔اس کے چہرے کی رنگت بھی بے انتہا سرخ تھی۔۔۔

نوشیر واں کو اس لڑکی کی یہ شرم وحیا دیکھ حیرت ہوئی تھی۔۔۔

کیا اس دنیا میں اب بھی ایسی لڑکیاں پائی جاتی تھیں۔۔

"مائنڈ اٹ مسٹر نوشیر واں آفندی۔۔۔میں آپ کی ان گرل فرینڈز جیسی لڑکی بالکل بھی نہیں ہوں۔۔۔میں صرف منال آپی کے کہنے پر آپ کے قریب ہوئی تھی کیونکہ فرحین کو ہم پر شک ہو چکا ہے۔۔آپ کو کوئی رائٹ نہیں ہے میرے قریب آنے اور مجھے چھونے کا۔۔۔"

ہالہ اسے باور کروانا چاہتی تھی کہ اسے یہ سب پسند نہیں تھا۔۔۔

آئندہ وہ ایسی کوئی حرکت نہ کرے۔۔۔

نوشیر واں صوفے پر بیٹھا ہوا تھا۔۔جبکہ وہ خفگی کے عالم میں کمرے میں ٹہل رہی تھی۔۔۔اس کی دھڑکنیں ابھی تک نارمل نہیں ہوئی تھیں۔۔۔وہ بہت زیادہ گھبرائی ہوئی تھی۔۔۔

"میری کوئی گرل فرینڈ نہیں ہیں۔۔وہ سب فرینڈز ہیں میری۔۔۔"

نوشیر واں مسلسل اس کی جانب ہی دیکھ رہا تھا۔۔اس نے موبائل بھی سائیڈ پر رکھ دیا تھا۔۔۔

"میں اتنی معصوم بھی نہیں ہوں۔۔۔سب جانتی ہوں۔۔۔آپ کو فرحین نے اسی لیے چھوڑا ہو گا کہ آپ کے ریا اور اس جیسی

باقی لڑکیوں سے تعلقات تھے۔۔۔دبئی میں بھی آپ پورا ہفتہ انہیں کے ساتھ رہ کر آئے ہیں نا۔۔۔"

ہالہ کو نجانے کیا ہوا تھا کہ وہ غصے کے عالم میں یہ بات کر گئی تھی۔۔۔

مگر نوشیر واں کی سرخ پڑتی رنگت دیکھ اس کا ایک دم سے غلط بول جانے کا احساس ہوا تھا۔۔۔

وہ اپنی جگہ سے اٹھتے اس کی جانب بڑھا تھا۔۔۔

"آئم سوری۔۔۔میرا وہ مطلب نہیں تھا۔۔۔"

ہالہ اس کی خطرناک تیور دیکھ کر گھبرا گئی تھی۔۔۔

"تم ایسے بی ہیو کیوں کر رہی ہو جیسے میں نے تم سے بہت ساری کمٹمنٹ کر رکھی ہوں۔۔۔ مجھ کو نے کیوں چھوڑا اس بات سے تمہارا کوئی لینا دینا نہیں ہونا چاہیے۔۔۔"

وہ چلتا ہوا اس کے قریب آرہا تھا۔۔۔

ہالہ الٹے قدموں پیچھے ہوتی دیوار سے جا لگی تھی۔۔۔

"میں سوری بول رہی ہوں نا۔۔۔ غلطی سے منہ سے نکل گیا تھا۔۔۔"

اسے اتنے قریب آتے دیکھ وہ گھبرا گئی تھی۔۔۔

جو اس کے دونوں اطراف اپنی ہتھیلیاں جماتا اس کے اوپر تقریباً جھک آیا تھا۔۔

"منال آپی کی باتوں میں آکر دوبارہ میرے قریب آنے اور وہ سب کرنے کی کوشش کی تو میری جانب سے بھی ایسا ہی جواب ملے گا۔۔۔اس لیے نیکسٹ ٹائم جو بھی کرنا ہو اسوچ سمجھ کر کرنا۔۔۔"

نوشیر واں نے اس کے سرخ ہوتے گال کو اپنی ہتھیلی کی پشت سے چھوا تھا۔۔۔

اس کے زرا سے لمس سے اس نازک گال کی سرخی اس قدر بڑھ گئی تھی۔۔۔

"یہ ابھی مجھ سے بحث کرنے اور مجھے وہ الٹے سیدھے الفاظ کہنے کے بدلے میں۔۔۔کیونکہ میں سنتا تو اپنے باپ کی بھی نہیں ہوں۔۔۔"

نوشیر واں کو آج اس لڑکی کی جانب سے کی جانے والی پیش قدمی ایک انجانے احساس سے دوچار کر گئی تھی۔۔۔

اس وقت بھی وہ اس کے قریب آنے پر اسے خود سے دور کرنے کے بجائے آنکھیں میچے لرز رہی تھی۔۔۔نوشیر واں کو یہ منظر بے پناہ حسین لگا تھا۔۔

وہ اس کی جانب جھکتا لب اس کے گال پر رکھ گیا تھا۔۔۔اس کی بیئر ڈکی چُبھن کے احساس سے وہ کسمسائی تھی۔۔

اس کا گال سرخ ہوا تھا۔۔۔نوشیر واں کو اسکی مہک سے جیسے کچھ ہونے لگا تھا۔۔

وہ ایک دم سے اس سے دور ہوا تھا۔۔۔

یہ کیا کر رہا تھا وہ۔۔۔؟؟

ہالہ نے آنکھیں کھول کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔وہ رو رہی تھی۔۔۔۔

اس کا چہرا آنسوؤں سے بھیگا ہوا تھا۔۔۔اسے انتہائی غصے بھری نگاہوں سے دیکھتی وہ وہاں سے جانے لگی تھی جب نوشیر واں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا تھا۔۔۔

"آئم سوری۔۔۔مجھے۔۔۔۔"

نوشیر واں کی بات ابھی مکمل نہیں ہوئی تھی جب ہالہ نے اپنا ہاتھ اس کی گرفت سے کھینچ لیا تھا۔۔۔

"ڈونٹ ٹچ می۔۔۔"

وہ خفگی سے چیخی تھی۔۔

نوشیر واں کو اسکا یہ انداز بالکل بھی پسند نہیں آیا تھا۔۔۔ایک تو وہ خود اس کے قریب آئی تھی۔۔اس کو عجیب سے احساسات میں ڈال دیا تھا۔۔۔اوپر سے اسے اتنا ایٹی ٹیوڈ دکھا رہی تھی۔۔۔

نوشیر واں نے اسے واپس پلٹتا دیکھ اس کی کمر میں بازو حمائل کرتے اسے اپنی جانب کھینچ لیا تھا۔۔۔

"تمہیں پے کیا گیا ہے اس سب کے لیے۔۔۔"

نوشیر واں نے اسے اپنے سے بے انتہا قریب کر لیا تھا۔۔۔وہ نازک سی لڑکی پوری طرح سے اس کی بانہوں میں قید تھی۔۔۔

نوشیر واں کی گرم سانسیں ہالہ کا چہرا جھلسا گئی تھیں۔۔۔

وہ اس کے انداز سے بری طرح گھبرا گئی تھی۔۔۔اوپر سے اسکے کہے الفاظ۔۔۔۔

وہ پیسوں کی وجہ سے نہیں تحفظ کی وجہ سے اس کے پاس آئی تھی۔۔

مگر یہ بات وہ اس شخص کو نہیں بتا سکتی تھی۔۔۔

ہالہ نے نم آلود پلکیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"بیڈ روم میں ہم نے اجنبی بن کر رہنا تھا۔۔یہ بات پہلے دن سے طے تھی۔۔۔آپ کیوں کر رہے ہیں ایسا۔۔؟؟اگر آپ نے اس طرح سے زبردستی کرنے کی کوشش کی تو میں یہاں سے چلی جاؤں گی۔۔۔"

ہالہ اب بری طرح سے گھبرا گئی تھی۔۔۔اس لیے کانپتی آواز اور روہانسے لہجے میں بولی تھی۔۔۔

اس کے بولنے پر اس کی نرم گرم سانسیں نوشیرواں کی سانسوں سے الجھنے لگی تھیں۔۔۔

وہ بہت معصوم تھی۔۔۔۔اس وقت بالکل سہمی ہوئی ہرنی معلوم ہو رہی تھی۔۔

"اوکے ریلیکس۔۔۔اب دوبارہ ایسا نہیں ہو گا۔۔۔آئم سوری۔۔۔"

نوشیر واں کو احساس ہو چکا تھا کہ اس نے غلط کیا تھا۔

یہ لڑکی ریایا فرحین نہیں تھی جو اس کے چھونے پر خوش ہوتی اس کی بانہوں میں آن سماتی۔۔۔

وہ مختلف تھی۔۔۔ جس بات کا اندازہ ہوتے ہی نوشیر واں نے اسے اپنے بانہوں سے آزاد کر دیا تھا۔۔۔ اس لڑکی کی مہک بے انتہائی دلفریب تھی۔۔۔ آج سے پہلے اتنی پیاری خوشبو محسوس نہیں کی تھی اس نے۔۔۔

اس سے پہلے کی ہالہ اس سے دور ہوتی فرحین بناناک کیے اندر آگئی تھی۔۔۔

مگر سامنے کا منظر دیکھ اس کی آنکھوں میں خون اتر آیا تھا۔۔۔

نوشیر واں کا ہاتھ ہالہ کی کمر پر تھا۔۔۔

اور ہالہ نے اس کے کندھے کو تھام رکھا تھا۔۔۔

ہالہ بھی اسے اس طرح سے بناناک کیے آتے دیکھ کنفیوژ ہوتی نوشیر واں سے دور ہونے لگی تھی۔۔۔جب نوشیر واں نے ہلکا سا دباؤ ڈالتے اسے ایسا نہیں کرنے دیا تھا۔۔

"مجھے تم سے بات کرنی ہے نوشیر واں۔۔۔"

فرحین ہالہ کو اب بھی اس سے جڑے دیکھ اپنے اندر اٹھتے طوفان پر قابو پاتے بولی تھی۔۔۔

"تمہارے سارے مینرز ختم ہو چکے ہیں کیا۔۔۔کسی کے روم میں آنے سے پہلے اجازت لی جاتی ہے۔۔۔۔اس طرح بناناک کیے منہ اٹھا کر نہیں آیا جاتا۔۔۔"

نوشیر واں نے سرد تاثرات کے ساتھ فرحین کی جانب دیکھتے کہا تھا۔۔۔

جو سنتی فرحین کی رنگت زرد ہوئی تھی۔۔۔

"میں پہلے بھی تو ایسے ہی۔۔۔"

فرحین نے بولنا چاہا تھا مگر نوشیر واں اس کی بات کاٹ گیا تھا۔۔۔

"پہلے کی اور بات تھی۔۔۔اب یہ بیڈ روم میری بیوی کی ملکیت بھی ہے۔۔۔ناؤ گیٹ آؤٹ۔۔۔"

نوشیر واں کا دماغ اس وقت ویسے ہی اس کے کنٹرول میں نہیں تھا۔۔ جس بات کا اندازہ ہالہ کو اپنی کمر پر ٹھہرے اس کے ہاتھ کے لمس سے ہو رہا تھا۔۔

اس نے بہت سختی سے اسے تھام رکھا تھا۔۔۔

"تم یہ اچھا نہیں کر رہے میرے ساتھ۔۔۔ایسا کر کے تم مجھے خود سے مزید دور کر رہے ہو۔۔۔میں تمہیں معاف نہیں کروں گی اب کبھی بھی۔۔۔"

فرحین آنکھوں میں آنسو بھرے اسے غصے سے کہتی وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔

اس کے جاتے کی نوشیر واں نے ہالہ کے گرد سے اپنا بازو ہٹا دیا تھا۔۔۔۔

پیشانی مسلتا وہ اس وقت عجیب سے احساسات سے دوچار تھا۔۔۔

ہالہ ایک نظر اس پر ڈالتی تیزی سے واش روم کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔

واش روم کے دروازے سے ٹیک لگاتی وہ اپنی غیر ہوتی دھڑکنوں کا شمار لگاتے سامنے مرر پر نظر آتے اپنے عکس کو تکے گئی تھی۔۔۔اس کے دونوں گال بے انتہا سرخ تھے۔۔۔

وہ ابھی بھی ہولے ہولے کانپ رہی تھی۔۔۔اس نے اپنی شرٹ کو دونوں مٹھیوں میں بھینچ رکھا تھا۔۔۔

"اللہ جی میری زندگی یہ کس موڑ پر آگئی ہے۔۔۔کچھ سمجھ نہیں آرہا کیا کروں کیا نہ کروں۔۔۔کیا ٹھیک ہے اور کیا غلط۔۔۔پلیز

میری زندگی میں آسانیاں پیدا کر دیں اللہ جی۔۔مجھے اسی سمت لے جائیں جو میرے لیے بہترین ہے۔۔۔"

وہ بہتی آنکھوں کے ساتھ اپنے رب سے فریاد کر رہی تھی۔۔۔

یہ گزری چند لمحوں کی قربت اس شخص کے لیے نارمل سی وقت گزاری کی بات تھی۔۔

مگر اس جیسی معصوم لڑکی جس کی زندگی میں آج سے پہلے نہ تو کبھی کوئی انسان آیا تھا۔۔نہ کبھی وہ کسی لمس سے آشنا ہوئی تھی۔۔۔اس کے نازک دل کو یہ چند لمحے ہلا کر رکھ گئے تھے۔۔۔

اسے ابھی بھی اپنے گالوں پر اس کے دہکتے اعنابی لبوں کا لمس محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"ہالہ۔۔۔"

وہ اپنی سوچوں میں گم بیٹھی تھی جب منال کی کال نے اس کا سکتا توڑا تھا۔۔۔

"جی آپی۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

اس نے اپنی سوچوں سے نکلتے منال کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ایک ہفتہ گزر چکا تھا۔۔۔گھر والوں کے سامنے وہ دونوں بہت اچھے سے بی ہیو کرتے تھے۔۔۔جیسے ان میں بہت زیادہ محبت ہو۔۔۔

جو دیکھ منال بہت زیادہ خوش تھی۔۔۔

مگر کمرے میں آتے وہ بالکل اجنبی بن جاتے تھے۔۔۔جیسے بالکل بھی ایک دوسرے کو نہ جانتے ہوں۔۔۔۔

منال کے کہنے پر ہی وہ اب اسے اپنے ساتھ آفس بھی لے جانے لگا تھا۔۔۔جہاں وہ پورا دن اپنے کام میں مصروف رہتا اور وہ جی

بھر کر بوریت کا شکار ہوتی تھی۔۔۔نوشیر واں تنہائی میں اس کی جانب دیکھتا بھی نہیں تھا۔۔۔

ہالہ یہی چاہتی تھی۔۔اور وہ ویسا ہی کر رہا تھا۔۔۔

فرحین اس دن کے بعد سے نوشیر واں سے مزید خفا ہو چکی تھی۔۔۔اور اب گھر میں اس کی منگنی کی تیاریاں زور و شور سے چل رہی تھیں۔۔۔

اس کی خواہش تھی کہ اس کی منگنی کا فنکشن اب تک کا سب سے بڑا فنکشن ہو۔۔۔۔وہ نوشیر واں کے غصے میں ایسا کر رہی تھی۔۔۔جو بات تقریباً وہ سب ہی جانتے تھے۔۔۔

ربیعہ بیگم نے نوشیر واں کو ایک بار فرحین سے بات کرنے اور سمجھانے کو کہا تھا۔۔۔ جس کے جواب میں اس نے کہہ دیا تھا کہ اس کا اب فرحین سے ایسا کوئی تعلق نہیں تھا۔۔۔

وہ چاہتا تھا فرحین نے خود اسے چھوڑ کر داؤد کی جانب قدم بڑھائے تھے تو اب اگر اس کے پاس آنا تھا تو داؤد قریشی کو پوری طرح سے چھوڑ کر اس کی جانب واپس بڑھتی۔۔۔۔

اس شخص کی انا بہت اونچی تھی۔۔۔ جس بات سے فرحین بہت اچھے سے واقف تھی۔۔۔

مگر اسے اس بات کا بھی ڈر تھا کہ اگر وہ داؤد کو چھوڑ بھی دیتی تو کیا نوشیرواں اسے قبول کرتا۔۔۔

اس کے پاس س شخص کی بھی تو کوئی گارنٹی نہیں تھی۔۔۔

"ہالہ تم کہاں ہو اس وقت۔۔۔؟؟"

منال گھر بیٹھ کر بھی آفس کی ساری خبریں رکھتی تھی۔۔۔

"آفس میں ہوں آپی۔۔۔"

ہالہ نے جمائی روکتے کہا تھا۔۔۔فارغ بیٹھ بیٹھ کر اسے اب نیند آنے لگی تھی۔۔۔

"نوشیرواں کے آفس میں ریا گئی ہے اور تمہیں پتا بھی نہیں چلا۔۔۔لڑکی اپنے شوہر پر نظر رکھو۔۔۔کیسی بیوی ہو تم۔۔۔؟؟"

منال کی بات پر اس نے فوراً نوشیرواں کے آفس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔اس کی گلاس وال کے کرٹنز گرے ہوئے تھے۔۔۔

"مجھے تو پتا ہی نہیں چلا وہ کب آئی۔۔۔"

ہالہ کے معصومیت بھرے لہجے پر منال کے لبوں پر مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔

کیسا پتھر دل بھائی تھا اس کا جو ایسی لڑکی کو نظر انداز کر کے اس ریا جیسی چالباز لڑکی کو اپنے قریب آنے کی اجازت دیئے ہوئے تھا۔۔

"اب پتا چل گیا ہے نا میری جان تو جاؤ اس کے پاس۔۔۔"

منال نے نرمی سے اسے کہا تھا۔۔۔

"وہ غصہ کریں گے آپی۔۔۔اگر کوئی بنا بلائے ان کے آفس میں جائے تو اس کو ڈانٹ کر نکال دیتے ہیں۔۔"

ہالہ جانے سے گھبرا رہی تھی۔۔۔۔وہ شخص اسے اتنا اگنور کرتا تھا تو وہ کیوں اس کے پیچھے جاتی۔۔

"وہ باقی لوگوں کو ڈانٹتا ہے تم اسکی بیوی ہو تمہیں کچھ نہیں کہے گا۔۔۔"

منال کے سمجھانے پر وہ کال بند کرتی اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

"میں کہاں پھنس گئی ہوں ان دونوں بہن بھائی کے درمیان میں۔۔۔دونوں کا ہی دماغ الٹا چلتا ہے۔۔۔"

منال کے یہاں بہت سارے جاسوس تھے۔۔۔اسی خاطر اسے ناچار جانا پڑا تھا۔۔۔

اس نے دروازہ ناک کرتے بنا اندر سے اجازت ملے دروازہ کھول دیا تھا۔۔۔نوشیرواں اپنی کرسی پر نہیں بیٹھا تھا۔۔۔

وہ کھڑکی کے پاس کھڑا تھا۔۔۔اوریا اس کی گردن میں بازو حمائل کیے اس کے بے انتہا قریب کھڑی تھی۔۔۔

یہ منظر دیکھ ہالہ کو نجانے کیوں بے پناہ غصہ آیا تھا اس شخص پر۔۔۔وہ ایسے کیسے کسی غیر لڑکی کو اپنے اتنے قریب کر سکتا تھا۔۔۔

آہٹ پر ان دونوں نے بھی پلٹ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

"ہالہ۔۔۔۔"

نوشیرواں کے لبوں سے اس کا نام نکلا تھا۔۔۔

اس نے ریا کو خود سے دور کرنا چاہا تھا مگر ریا اس کے مزید قریب ہو آئی تھی۔۔۔

"مجھے بات کرنی ہے آپ سے۔۔۔"

ہالہ نے سرخ پڑتے چہرے کے ساتھ نگاہیں جھکائے کہا تھا۔۔

"تمہیں دکھائی نہیں دے رہا ابھی ہم بزی ہیں۔۔بعد میں آنا۔۔۔"

نوشیر واں کی جگہ ریانے اس کی جانب ناگواریت سے دیکھتے جواب دیا تھا۔۔۔

"مجھے بات کرنی ہے آپ سے۔۔۔"

ہالہ نے نوشیر واں کی جانب دیکھا تھا۔۔جو اس کے چہرے کی جانب دیکھتا نگاہیں پھیر گیا تھا۔۔

"ابھی نہیں بعد میں۔۔۔ابھی جاؤ تم یہاں سے۔۔۔"

اسے اس لڑکی کا یہ استحقاق بھرا انداز بالکل بھی اچھا نہیں لگا تھا۔۔

اس کی جانب دیکھتا وہ ریا کو اپنے سے مزید قریب کر گیا تھا۔۔۔

ہالہ نے اپنی مٹھیاں سختی سے بھینچ لی تھیں۔۔۔اسے کیوں برا لگ رہا تھا اس شخص کا کسی اور کے قریب ہونا۔۔۔

اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔

وہ کچھ سیکنڈ وہیں کھڑی اسے دیکھتی رہی تھی اور پھر اگلے ہی لمحے اپنی نظریں پھیرتی وہاں سے نکل آئی تھی۔۔۔۔

دروازہ بند ہونے کی آواز کر نوشیر واں نے پلٹ کر اس جانب دیکھا تھا۔۔جہاں کچھ دیر پہلے وہ کھڑی تھی۔۔

"یہ کون ہے۔؟"

ریا کو بھی ہالہ کا انداز عجیب لگا تھا۔۔نوشیر واں کے سٹاف میں سے کوئی اس سے ایسے بات نہیں کرتا تھا۔۔

نوشیر واں کی شادی کے بارے میں اس کے گھر والوں کی علاوہ کسی کو نہیں پتا تھا۔۔۔

"کوئی نہیں۔۔۔۔"

نوشیر واں ریا کو خود سے دور کرتا اپنی کرسی پر جا بیٹھا تھا۔۔

"تو پھر تم سے ایسے بات کیسے کر سکتی ہے۔۔۔ جیسے تمہاری بیوی ہو۔۔۔"

ریا نے اس کے قریب آن کھڑے ہوتے ٹیبل سے ٹیک لگاتے ہنستے ہوئے کہا تھا۔۔۔

نوشیر واں نے نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"کیوں ایسا کیوں لگا تمہیں۔۔۔؟؟"

اس لڑکی کے لہجے کا استحقاق تو اس نے بھی نوٹ کیا تھا۔۔۔

جو بات اسے عجیب سے احساس سے دوچار کر گئی تھی۔۔۔

"پتا نہیں۔۔۔وہ جیسے تمہیں دیکھ رہی تھی وہ دیکھ کر ایسا لگا کہ اسے یقین ہو کہ تم مجھے چھوڑ کر اس کی بات سنو گے۔۔۔اور پھر تمہارے انکار پر اس کا یقین ٹوٹنے پر اس کی آنکھوں میں آنسو بھی ان ٹھہرے تھے۔۔۔جس بات پر زیادہ حیرت ہوئی مجھے۔۔۔"

ریا کی بات پر نوشیر واں نے ہاتھ بڑھاتے گلاس وال کے پردے اٹھا دیئے تھے۔۔۔

اس نے ہالہ کو اپنے آفس کے بالکل ساتھ والا آفس دیا تھا۔۔۔

جہاں سے دونوں جانب دیکھا جا سکتا تھا۔۔۔

مگر اس وقت وہ اپنے آفس میں نہیں تھی۔۔۔اس کا آفس خالی

پڑا تھا۔۔۔

"چھوڑو ہم اس کے بارے میں ڈسکس کیوں کر رہے ہیں۔۔۔تم

مجھے یہ بتاؤ تم آج رات پارٹی میں آؤ گے نا۔۔۔اتنے دنوں سے ہم

نے ایک ساتھ کوئی پارٹی اٹینڈ نہیں کی۔۔۔فرحین اور داؤد بھی

آ رہے ہیں۔۔۔"

ریا کی بات کر حامی بھرتے اس نے اسے جانے کو کہہ دیا تھا۔۔

نگاہیں بار بار اس کے خالی آفس پر جا رہی تھیں۔۔۔

ریا نے خفگی بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔وہ ایسا ہی تھا۔۔۔

پل بھر میں اجنبی بن جاتا تھا۔۔۔ریا اس مغرور شخص کو گھورتی اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

اس نے اب تک بہت سارے لوگوں کے ساتھ وقت گزاری کی تھی۔۔۔مگر نوشیرواں آفندی سے ملنے کے بعد اس کا دل پوری طرح سے اس شخص کا دیوانہ بن چکا تھا۔۔۔

یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ صرف اپنی منگیتر فرحین کو جیلس کرنے کی خاطر اسے اپنے قریب رکھے ہوئے تھا۔۔جو بات اس نے پہلے دن سے ریا کو کلیئر کر رکھی تھی۔۔

یہ سب جاننے کی باوجود وہ اپنے دل کو اس کی جانب جانے سے نہیں روک پا رہی تھی۔۔۔

"ہالہ میم کو میرے آفس بھیجیں۔۔۔"

نوشیر واں نے اپنے پی اے کو کال کرتے کہا تھا۔۔

"سر وہ تو ابھی پندرہ منٹ پہلے نکل چکی ہیں۔۔۔"

نوشیر واں کے ماتھے پر شکنیں نمودار ہوئی تھیں۔۔۔

"کس کے ساتھ۔۔۔؟؟"

وہ اس سے پوچھے بغیر کیسے جا سکتی تھی۔۔۔

"سر ڈرائیور نے کہا وہ انہیں چھوڑ آتا ہے۔۔۔ مگر وہ اکیلے چلی گئیں۔۔۔"

پی اے نے ڈرتے ڈرتے بتایا تھا۔۔۔

نوشیر واں نے کال ہی بند کر دی تھی۔۔۔

"کیا دشمنی نکالی ہے آپی آپ نے مجھ سے۔۔۔"

وہ خفگی سے بولا تھا۔۔۔

جب اسی لمحے موبائل پر آتی منال کی کال دیکھ وہ اس کی جانب متوجہ ہوا تھا۔۔۔

"نوشیر واں ہالہ تمہارے ساتھ ہے کیا۔۔؟؟ وہ کال پک نہیں کر رہی۔۔۔کب سے کال کر رہی ہوں میں اسے۔۔۔"

منال نے پریشانی کے عالم میں پوچھا تھا۔۔۔جس کے بدلے نوشیر واں کو جواب سن کر اس کی پریشانی مزید بڑھ گئی تھی۔۔۔

"یہ کیا کہہ رہے ہو؟تم نے اسے اکیلے کیوں جانے دیا۔۔۔جاؤ اس کے پیچھے۔۔۔"

منال کو اس پل اپنے بھائی کی لاپروائی پر بہت غصہ آیا تھا۔۔۔

"میں کیوں جاؤں اس کے پیچھے۔۔۔وہ کوئی چھوٹی بچی تو نہیں ہے نا۔۔۔تھوڑی دیر تک پہنچ جائے گی گھر۔۔۔مجھے ابھی بہت امپورٹنٹ میٹنگ ہے۔۔۔میں ابھی کہیں نہیں جا سکتا۔۔۔اور آپی پلیز آپ اس لڑکی کے ذریعے جو کروانا چاہتی ہیں وہ نہیں ہو گا۔۔آپ اسے کسی بھی ایسی بات کے لیے مجبور نہ کریں جو وہ نہیں چاہتی۔۔

وہ معصوم ہے اسے معصوم رہنے دیں۔۔۔"

وہ خفگی سے کہتا کال کاٹ گیا تھا۔۔۔

کرسی کی پشت سے سر ٹکائے اس کے چہرے پر اس وقت انتہائی سنگین تاثرات چھائے ہوئے تھے۔۔۔۔

اس نے آج تک اپنی زندگی کو کسی کے ہاتھوں کنٹرول نہیں ہونے دیا تھا۔۔۔وہ وہی کرتا تھا جو کرنا چاہتا تھا۔۔۔اس نے اپنے ہاتھوں خود کو برباد کیا تھا۔۔۔

جس پر اسے بالکل بھی افسوس نہیں تھا۔۔۔

اب وہ یہ بھی فیصلہ کر چکا تھا کہ اسے ہالہ کو اپنی زندگی میں نہیں رکھنا تھا۔۔۔

اس نے فرحین سے محبت کی تھی۔۔۔

اگر وہ اس کی زندگی میں لوٹنا چاہتی تھی تو ایسے کی لوٹ آتی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"ثمرہ آنٹی ہالہ آپ کی طرف آئی ہے کیا؟؟؟"

دو گھنٹے گزر چکے تھے مگر ہالہ گھر نہیں آئی تھی۔۔۔منال کی پریشانی بڑھنے لگی تھی۔۔۔اس نے نوشیر واں کو بھی کال کی تھی

مگر اس کا فون آف تھا۔۔۔وہ جب بھی میٹنگ میں ہوتا تھا ایسے ہی اپنا موبائل آف کر دیتا تھا۔۔

منال کو اب اس کی اس لاپروائی پر غصہ آنے لگا تھا۔۔۔اسجد کراچی گیا ہوا تھا۔۔۔

منال کو بہت زیادہ فکر ہونے لگی تھی۔۔۔اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ اب کیا کرے۔۔

وہ اس حوالے سے گھر کے کسی بھی فرد کو انوالو نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔لیکن اسے ہالہ کی بھی بہت زیادہ فکر ہو رہی تھی۔۔۔یہی

سوچ کر اس نے ثمرہ آنٹی کو کال کی تھی کہ کیا پتا ہالہ ان کے پاس ہو۔۔۔

"نہیں بیٹا۔۔ہالہ تو میرے پاس نہیں آئی۔۔۔۔"

اس کی بات سن کر وہ بھی پریشان ہوئی تھیں۔۔۔

"سب خیریت ہے منال۔۔؟؟"

ثمرہ آنٹی کا جواب منال کی آخری امید بھی توڑ گیا تھا۔۔

جب ان کے پوچھنے پر منال نے بہانہ بناتے کال کاٹ دی تھی۔۔۔وہ انہیں پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔

"منال کیا ہوا ہے بیٹا۔۔؟تم پریشان لگ رہی ہو۔۔۔"

اسے بے چینی سے ٹہلتا دیکھ لان میں ایک جانب بیٹھی ناہید بیگم نے اسے اپنی جانب بلایا تھا۔۔

"جی تائی جان سب ٹھیک ہے۔۔۔"

مسکرا کر جواب دیتے وہ انہیں کے پاس آن بیٹھی تھی۔۔۔ مگر اس وقت اسے اپنے بھائی پر بہت زیادہ غصہ آرہا تھا۔۔۔

وہ سب لوگ شام کی چائے سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔۔جب اندر داخل ہوتی گاڑی کو دیکھ سب کی نگاہیں اس جانب اٹھی

تھیں۔۔۔یہ گاڑی ان کے گھر کی نہیں تھی۔۔۔اسی وجہ سے سب اسے اندر آتا دیکھ حیران ہوئے تھے۔۔۔۔

مگر فرنٹ سیٹ سے اترتی فرحین کو دیکھ ان کی ساری حیرانی جاتی رہی تھی۔۔۔۔ڈرائیونگ سیٹ سے اتر کر فرحین کی جانب بڑھتا وہ شخص داؤد قریشی تھا۔۔۔۔

منال نے اس کی جانب ایک نظر دیکھتے نگاہیں پھیر لی تھیں۔۔۔ یہ شخص اس کے بھائی کے معیار کا تو ہر گز نہیں تھا۔۔۔ہاں مگر شاید پیسے میں اس سے زیادہ تھا۔۔۔

اگر نوشیر واں بھی اپنے باپ کا پیسہ قبول کرتا تو اس کا سٹیٹس سب سے زیادہ ہائی ہونا تھا۔۔۔ مگر اسے تو اپنے باپ کے سامنے بھی آنا پسند نہیں تھا۔۔۔

پتا نہیں یہ سب کیسے ٹھیک ہونا تھا۔۔۔وہ یاسیت سے سوچ کر رہ گئی تھی۔۔۔

ان کے قریب پہنچتے داؤد نے سلام کیا تھا۔۔۔

"وعلیکم السلام۔۔۔کیسے ہو بیٹا آپ۔۔۔؟؟"

اسے بہت اچھے سے ویلکم کیا گیا تھا۔۔۔فرحین نے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ جیسے اس گھر میں نوشیر واں کی بیوی کو قبول کیا گیا تھا ویسے ہی داؤد کو بھی کیا جائے۔۔

اسی خاطر سب ہی داؤد سے بہت اچھے سے پیش آئے تھے۔۔۔

وہ وہیں لان میں ہی بیٹھ گئے تھے۔۔۔داؤد سب سے بہت اچھے سے بات کر رہا تھا۔۔۔۔وہ نیچر کے لحاظ سے بھی سب کو پسند آیا تھا۔۔۔

"کتنی اچھی تربیت ہے بچے کی۔۔۔اس گھر کے کچھ بگڑے لڑکوں کی طرح مغرور تو بالکل بھی نہیں ہے۔۔۔"

ربیعہ بیگم نے منال کے ساتھ بیٹھے ناہید بیگم کو دھیرے سے کہا تھا۔۔۔منال اچھے سے جانتی تھی کہ یہ بات اسے ہی سنائی گئی تھی۔۔نوشیرواں اپنی چلانے والا مغرور انسان تھا۔۔۔۔

وہ اپنے سے اوپر کم ہی کسی کو سمجھتا تھا۔۔۔اس سے اگر کوئی ناراض بھی ہو جاتا تھا تو اسے فرق نہیں پڑتا تھا۔۔۔اسی وجہ سے تو جب فرحین نے اس کے اس بی ہیوئیر اور روڈنس سے تنگ آکر اسے اپنا احساس کروانے کے لیے اپنا رویہ بدلہ تھا تو وہ شخص اس کے قریب آنے کے بجائے مزید دور ہوتا چلا گیا تھا۔۔۔

وہ سب وہیں بیٹھے باتیں کر رہے تھے جب اسی لمحے نوشیر واں کی گاڑی وہاں آن رکی تھی۔۔۔

سب کی نگاہیں ایک ساتھ اس جانب اٹھی تھیں۔۔۔۔گرے کلر کے تھری پیس سوٹ میں ملبوس وہ بہت زیادہ ہینڈسم لگ رہا تھا۔۔۔ماتھے پر بال بکھرے ہوئے تھے۔۔۔تھکا تھکا سا وہ ان سب کو وہاں بیٹھا دیکھ اسی جانب آ گیا تھا۔۔۔

اس کی نظر فرحین کے ساتھ بیٹھے داؤد قریشی پر پڑ چکی تھی۔۔۔۔ گہری سانس بھرتے اس کے چہرے کے تاثرات میں بگاڑ پیدا ہوا تھا۔۔۔

فرحین کی نگاہیں بھی اسی پر تھیں۔۔اسے نوشیر واں کا آنا اور اسکے بدلے تاثرات نے بہت سکون دیا تھا۔۔۔یہ شخص اس کو جیلس کرنے کے لیے کیا کچھ کر سکتا تھا تو وہ کیوں نہیں۔۔۔

اس نے جان بوجھ کر داؤد سے بات کرنے کی خاطر اس کے قریب ہو کر بات کی تھی۔۔۔جو بات نوشیر واں آفندی کی پیشانی پر بل ڈال گئی تھی۔۔۔۔اسے فرق پڑ رہا تھا۔۔۔یہ دیکھ فرحین کو بہت زیادہ اچھا لگا تھا۔۔۔

فرحین کی خوشی اس وقت دیکھنے لائق تھی۔۔۔۔

یہ منظر دیکھتی منال اپنی جگہ خفگی کا شکار ہوئی تھی۔۔۔اسے اب شدت سے احساس ہونے لگا تھا کہ اس میں اس معصوم لڑکی کو ان دونوں میں گھسیٹ کر اچھا نہیں کیا تھا۔۔۔نوشیر واں کی ساری توجہ اب بھی فرحین کی جانب ہی تھی۔۔۔اسے پرواہ ہی نہیں تھی نہ اس نے اپنی بیوی کے بارے میں پوچھا تھا۔۔۔

"منال ہالہ کہاں ہے بیٹا۔۔۔؟؟"

ناہید بیگم نے ہی ہالہ کو وہاں نہ پا کر منال کو مخاطب کیا تھا۔۔۔

نوشیر واں نے بھی منال کی جانب دیکھا تھا۔۔جو اس وقت انتہائی خفگی اور غصے بھری نگاہوں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔

"تائی جان اپنی دوست کے گھر گئی ہوئی ہے۔۔"

منال سب کے سامنے کوئی بھی بات نہیں آنے دینا چاہتی تھی۔۔۔اس نے بھائی کو گھورتے اسے اشارے سے وہاں سے اٹھنے کا کہا تھا۔۔۔جس پر فرحین نوشیرواں کے اٹھ کر جانے پر پہلو بدلتی بدمزا سی ہوئی تھی۔۔

"کیا ہوا۔۔؟؟ایسے کیوں خونخوار نگاہوں سے دیکھ رہی ہیں آپ۔۔؟اب کیا کر دیا میں نے؟؟"

نوشیر واں نے اس کے ساتھ اٹھ کر آتے غیر سنجیدگی کے ساتھ پوچھا تھا۔۔اس کی ہالہ کے لیے یہ لاپروائی منال کو اندر سے کھولا رہی تھی۔۔

"ہالہ تمہارے ساتھ آفس گئی تھی۔۔کہاں پر ہے اب۔۔۔؟؟"

منال نے سینے پر بازو باندھتے کڑے تیوروں سے اسے گھورتے پوچھا تھا۔۔۔

"وہ تو کب کی آفس سے گھر آگئی تھی آپی۔۔۔مجھے کیا پتا اب کہاں ہے وہ۔۔آپ نے شاید ابھی کہا کہ وہ اپنی کسی دوست کے پاس گئی ہے۔۔۔"

اس کے اندر کی لاپروائی ابھی بھی ختم نہیں ہوئی تھی۔۔۔جیسے وہ اپنی بیوی کی نہیں کسی بہت ہی غیر اہم انسان کی بات کر رہا ہو۔۔

"نوشیر واں وہ آفس سے گھر واپس نہیں آئی ہے۔۔۔وہ اپنا فون بھی وہاں تمہارے آفس میں چھوڑ گئی تھی۔۔میرا اس سے کوئی رابطہ نہیں ہوا ابھی تک۔۔۔نجانے وہ بچاری کہاں ہے۔۔۔تم نے اسے کچھ غلط تو نہیں کہہ گیا کہ وہ اتنی دلبرداشتہ ہو گئی۔۔۔"

منال کی بات پر نوشیر واں کی نگاہوں کے ساتھ وہ منظر گھوم گیا تھا۔۔۔اس کے ماتھے پر شکنیں سی پڑی تھیں۔۔۔

"وہ میرے آفس میں آئی تھی جب میں ریا کے ساتھ تھا۔۔۔ مگر اس میں اسے برا منانے یا ناراض ہونے کی ضرورت تو نہیں ہے۔۔۔ یہ تو پہلے سے طے تھا کہ میں اپنی لائف کے معاملے میں بالکل آزاد ہوں۔۔۔ میں جو مرضی کروں۔۔۔ اس میں اس کو یا کسی کو بھی انٹرفیئر کرنے کی اجازت نہیں دوں گا میں۔۔۔

اور رہی بات کہ وہ کہاں گئی ہے تو یہ بھی میرا ہیڈک نہیں ہے۔۔۔ وہ کوئی چھوٹی بچی نہیں ہے کہ ایسے ہی کہیں چلی جائے۔۔۔ اسے یہ لاپروائی نہیں کرنی چاہیے تھی۔۔۔ خود ہی گئی ہے آجائے گی۔۔ اسے گھر کا رستہ پتا ہے۔۔۔"

نوشیر واں کو ایک دم سے غصہ آگیا تھا۔۔اسے اپنی زندگی پر کسی کو بھی اختیارات سونپنا یا اپنے کسی بھی فعل پر کسی کے تابع ہونا پسند نہیں تھا۔۔۔یہی وجہ تھی کہ اس نے فرحین تک سے دوری اختیار کرلی تھی۔۔

ابھی اسے اپنی زندگی میں ایسا ہی سکون چاہے تھا۔۔۔

منال نے تاسف سے نوشیر واں کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"وہ بیوی ہے تمہاری۔۔۔اس کے تحفظ کا خیال رکھنا تمہارے زمے ہے۔۔ تمہیں اسے ڈھونڈنے جانا ہو گا۔۔۔ تین گھنٹے گزر

چکے ہیں اس کی کوئی خیر خبر نہیں ہے۔۔۔خدا ان خواستہ کوئی حادثہ نہ ہو گیا ہو۔۔۔میرا دل بہت گھبرا رہا ہے۔۔۔"

منال کی ابھی پراب کی بار نوشیرواں کی خفگی بھی بڑھنے لگی تھی۔۔۔

چہرے کے سامنے وہ معصوم چہرا گھوم گیا تھا۔۔۔اس کی بہن نے یہ اسے کس مصیبت میں ڈال دیا تھا۔۔۔

"نوشیرواں پلیز۔۔۔اور اپنا فون آن رکھنا۔۔۔"

منال کی بات پر وہ سر ہلاتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔ فرحین دور بیٹھی کب سے ان دونوں بہن بھائی کو آبزرو کر رہی تھی۔۔۔

نوشیر واں کو وہاں سے جاتے دیکھ وہ سخت بدمزا ہوئی تھی۔۔۔

اس کے ہوتے ہوئے فرحین کو بہت دلفریب احساس محسوس ہوتا تھا۔۔۔ مگر اب وہ نجانے کہاں جا چکا تھا۔۔۔۔

فرحین نے انتہائی خفگی بھری نگاہوں سے منال کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ نوشیر واں کو اس سے دور کرنے اور اس تیسری لڑکی کو بیچ میں لانے کی زمہ دار وہی تھی۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

سڑکوں پر گاڑی دوڑاتے اور اسے تلاش کرتے نجانے کتنا وقت گزر چکا تھا۔۔۔ مگر ہالہ کا کچھ اتا پتا نہیں تھا۔۔۔

"ڈیم اٹ۔۔۔۔ کہاں گئی ہے یہ لڑکی اب۔۔۔۔"

اسٹیرنگ پر ہاتھ مارتا وہ غصے سے بولا تھا۔۔۔ اسے اس سب کی عادت نہیں تھی۔۔ وہ کبھی پیچھے نہیں بھاگتا تھا۔۔۔

ہمیشہ اپنے تعلقات میں برتر رہا تھا وہ۔۔

منال اسے کتنی بار کال کر چکی تھی۔۔۔ اس کی الگ ہوائیاں اڑ گئی تھیں۔۔۔ وہ جانتی تھی کہ ہالہ لاپرواہ تو بالکل بھی نہیں ہے۔۔ کہ

ایسے ہی بتائے بغیر کہیں چلی جائے۔۔۔ کہیں اس کے ساتھ کوئی حادثہ تو نہیں ہو گیا تھا۔۔۔

یہ سوچتے منال کو اپنی سانسیں رکتی ہوئی محسوس ہوئی تھیں۔۔۔

نوشیر واں کا ارادہ اپنے آفس کے قریبی ہاسپٹل چیک کرنے کا تھا جب اسے کسی انجان نمبر سے کال آنے لگی تھی۔۔

اس نے فوراً کال پک کی تھی۔۔۔ جب دوسری جانب سے اس کی روتی بلکتی آواز سنتے نوشیر واں کا دل ایک پل کے لیے رک سا گیا تھا۔ آنکھوں کے سامنے اس کی آنسوؤں سے بھیگی معصوم صورت ان ٹھہری تھی۔۔۔

"ہالہ۔۔۔"

نوشیر واں کے لبوں سے بے اختیار اس کا نام نکلا تھا۔۔۔

"نوشیر واں وہ۔۔۔وہ ایکسیڈنٹ ہو گیا۔۔۔پلیز۔۔پلیز آپ یہاں ہاسپٹل۔۔۔پلیز آجائیں یہاں۔۔۔"

وہ روتے ہوئے بمشکل آدھے ادھورے جملے بول پا رہی تھی۔۔۔اس کی بات سنتے نوشیر واں کی پریشانی بڑھ گئی تھی۔۔

"تم ٹھیک ہو ہالہ۔۔۔مجھے جلدی سے ہاسپٹل کا ایڈریس بتاؤ۔۔۔میں وہاں آرہا ہوں۔۔۔"

وہ جس طرح استحقاق سے اس کا نام لیتی اسے مدد کے لیے پکار رہی تھی۔۔نوشیر واں کو ایک دم سے احساس ہوا تھا کہ یہ لڑکی اس کی بیوی تھی۔۔۔جس کو اپنے نکاح میں لے کر اس نے اس کی زمہ داری اٹھانے کی حامی بھری تھی۔۔۔

چاہے وہ ایک کانٹریکٹ تھا۔۔۔مگر اس لڑکی کی حفاظت کرنا اور اس کا ہر طرح سے خیال رکھنے کی زمہ داری اسی کی تھی۔۔۔

ہالہ نے روتے ہوئے بہت مشکل سے اسے ہاسپٹل کا ایڈریس سمجھایا تھا۔۔۔۔

نوشیر واں ریش ڈرائیونگ کرتا فوراً وہاں پہنچا تھا۔۔۔یہ ہاسپٹل اس کے آفس سے تھوڑا سا ہی دور تھا۔۔۔وہ ریسپشن سے وارڈ نمبر پوچھتا تیزی سے اس جانب آیا تھا۔۔

"ہالہ۔۔۔"

کوریڈور میں ہی ایک جانب کرسی پر سر جھکائے بیٹھی وہ رو رہی تھی۔۔جانی پہنچانی آواز پر اس نے نگاہیں اٹھا کر نوشیر واں کی جانب دیکھا تھا۔۔۔نوشیر واں کی نگاہیں اس کے انتہا سرخ اور آنسوؤں سے بھیگے چہرے پر جم سی گئی تھیں۔۔۔

جو اپنی جگہ سے اٹھتی آگے بڑھی تھی اور نجانے کس احساس کے زیر اثر اس کی سینے سے آن لگی تھی۔۔۔

اس کی چوڑے سینے پر اپنا ماتھا ٹکائے وہ مسلسل روئے جا رہی تھی۔۔اس نے نوشیرواں کے کوٹ کو اپنی مٹھیوں میں جکڑ رکھا تھا۔۔۔اس کا سسکیوں کی وجہ سے ہولے ہولے لرزتا وجود اس کی تکلیف بیان کر رہا تھا۔۔۔

وہ نازک سی دھان پان سی لڑکی اس وقت پوری طرح سے اپنی حواسوں میں نہیں تھی۔۔۔وہ شدید صدمے کے زیر اثر تھی۔۔

"ہالہ کیا ہوا ہے تم ٹھیک ہو۔۔؟؟ کس کا ایکسیڈنٹ ہوا۔۔۔؟؟"

نوشیر واں نے اس کے گرد اپنا حصار قائم نہیں کیا تھا۔۔اس کے سر پر ہاتھ رکھتے وہ دھیرے دھیرے سے اس کے سر کو سہلا رہا تھا۔۔ مگر ہالہ اس وقت اس کے سینے سے دور ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی۔۔

نوشیر واں نے اسے دور کرنے کی کوشش نہیں کی تھی۔۔۔وہ نجانے کتنی دیر تک ایسے ہی کھڑی روتی رہی تھی۔۔

جب اپنے دل کا بوجھ ہلکا کر لیا تو اسے احساس ہوا تھا کہ وہ اس وقت اس شخص کے کتنے قریب تھی۔۔ جس سے ناراض ہو کر وہ آفس سے نکلی تھی اور پھر یہ حادثہ پیش آگیا تھا۔۔۔

اس کی آنکھوں کے سامنے ایک بہت بڑا ایکسیڈنٹ ہوا تھا۔۔۔جو اس کے پچھلے زخموں کو بری طرح سے ادھیڑ کر رکھ گیا تھا۔۔۔

اس مصروف شاہراہ میں اس نے اپنی آنکھوں کے سامنے دو لوگوں کو خون میں لت پت تڑپتے ہوئے دیکھا تھا۔۔۔

ان کی حالت بہت زیادہ خراب تھی۔۔۔وہ آخری سانسیں لیتے تڑپ رہے تھے۔۔

لوگ آہستہ آہستہ اکٹھے ہو رہے تھے۔۔۔مگر صرف تماشا دیکھنے کی خاطر۔۔۔۔

ہالہ نے لرزتے کانپتے آگے بڑھ کر اس لڑکی کو اپنے دوپٹے سے کور کیا تھا۔۔اس کے ہاتھ پیر پھول گئے تھے۔۔موبائل وہیں کہیں گر گیا تھا۔۔نجانے کس نے ایمبولینس کو کال کی تھی اور فوری طور پر انہیں ہاسپٹل لایا گیا تھا۔۔

ہالہ ان کے ساتھ تھی۔۔اسی نے اس عورت کو سنبھالا تھا۔۔۔

اس عورت کی حالت اتنی خراب نہیں تھی۔۔جتنی بری حالت اس کے شوہر کی تھی۔۔

بہت دیر بعد جا کر ہالہ کو خیال آیا تھا کہ اس نے کسی کو بتایا ہی نہیں ہے۔۔۔

ہاسپٹل والے بل مانگ رہے تھے۔۔۔نہ ہالہ کے پاس کوئی رقم تھی اور نہ ہی اس عورت کے پاس۔۔۔۔

آپریشن سے پہلے انہیں رقم جمع کروانی تھی۔۔۔جو ابھی فوری ہونا ضروری تھا۔۔۔ہالہ بہت زیادہ گھبرائی ہوئی تھی۔۔۔وہ اس عورت کے شوہر کو بچانا چاہتی تھی۔۔۔وہ پھر سے اپنی آنکھوں کے سامنے ایک انسانی جان کا زیاں ہوتے نہیں دیکھ سکتی تھی۔۔۔اس نے نوشیرواں کو کال کرتے بلایا تھا۔۔۔

جس کے آنے سے پہلے وہ بالکل خود کو تنہا اور غیر محفوظ سا محسوس کر رہی تھی۔۔۔مگر جیسے ہی وہ اس کے بلانے پر تھوڑی

ہی دیر میں اس تک پہنچ گیا تھا۔۔۔اس کے سینے سے لگتے ہالہ کو تحفظ کا جو احساس ہوا تھا۔۔

وہ بالکل ویسا ہی تھا جو اسے اپنے بابا کے قریب ہوتے محسوس ہوتا تھا۔۔۔وہ اسی خاطر کتنی ہی دیر اس کے ساتھ لگی کھڑی رہی تھی۔۔۔۔اسے پرواہ نہیں تھی کہ وہ شخص اس کے بارے میں کیا سوچے گا۔۔۔

اس وقت اس سے دور ہوتے اس نے نگاہیں اٹھا کر اس خوبرو شخص کو دیکھا تھا۔۔جو اس کا شوہر تھا مگر پھر بھی اس کا کچھ نہیں لگتا تھا۔۔وہ رشتہ بنانا بھی نہیں چاہتی تھی۔۔

مگر کچھ تھا جو خود سے بن رہا تھا۔۔

"وہ۔۔اس اندر جو اس عورت کا شوہر ہے اس کی حالت بہت نازک ہے۔۔اس کے آپریشن کے لیے چار لاکھ روپے مانگ رہے ہیں۔۔۔اتنی رقم نہیں ہے ہمارے پاس۔۔۔اگر آپ یہ بل پے کر دیں تو۔۔ مم میں۔۔۔میں بہت جلد واپس کر دوں گی آپ کو۔۔۔"

اس شخص سے مانگتے ہوئے اسے بہت زیادہ جھجھک اور شرم محسوس ہوئی تھی۔ وہ پہلے ہی اسے اتنا لالچی سمجھتا تھا۔۔یقیناً وہ اب بھی اس کے بارے میں غلط رائے ہی رکھنے والا تھا۔۔

مگر اس کے پاس اور کوئی حل نہیں تھا۔۔

اس کی بات سنتے نوشیر واں اس لڑکی کی جانب دیکھ کر رہ گیا تھا۔۔۔کیا سمجھتی تھی وہ اسے کہ وہ کسی کی مدد نہیں کرے گا۔۔۔نوشیر واں اسے وہیں بیٹھنے کا کہتا ڈاکٹرز کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔

ہالہ دوبارہ سے اس عورت کے پاس آن بیٹھی تھی۔۔جو کب سے ان دونوں کو ہی دیکھ رہی تھی۔۔

"یہ آپ کے کون ہیں؟؟کیا یہ ہماری مدد کریں گے۔۔"

نوشیر واں کو دیکھ اس عورت کے اندر بھی امید سی جاگی تھی۔۔

"یہ میرے۔۔۔"

اس کی چوڑی پشت کو گھورتے ہالہ کے الفاظ لبوں میں اٹک کر رہ گئے تھے۔۔

وہ مغرور سنجیدہ رہتے ہوئے مزید مغرور لگتا تھا۔۔

"یہ میرے ہز بینڈ ہیں۔۔۔ آپ فکر نہ کریں۔۔۔ یہ آ گئے ہیں اب سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔"

وہ جس طرح سے ان ڈاکٹرز سے بات کر رہا تھا۔ اسے دیکھ کر یہی لگتا تھا کہ وہ انہیں جانتا ہے۔۔اس کے بل پے کرتے ساتھ ہی آپریشن شروع کر دیا گیا تھا۔ جس سے پہلے انہیں بلڈ کی ضرورت بھی پڑی تھی۔۔۔

ہالہ کا بلڈ گروپ جو بہت ریئر تھا۔وہ اس شخص سے میچ کرتا تھا۔ ہالہ نے فوراً بلڈ دینے کی حامی بھر لی تھی۔

نوشیر واں بل پے کر کے واپس آیا تو اسے ہالہ کہیں بھی دکھائی نہیں دی تھی۔

"ایکسکوزمی۔۔۔یہاں ابھی جو لڑکی بیٹھی تھی وہ کہاں گئی۔۔۔"

نوشیر واں نے اسے عورت کو مخاطب کیا تھا جس کے ساتھ وہ کچھ دیر پہلے بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔

"کون آپ کی بیوی۔۔۔؟؟"

صوفیہ نے نگاہیں اٹھائے سوالیہ نگاہوں سے نوشیر واں کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جس پر وہ ایک پل کے لیے چپ سا ہوا تھا۔۔۔ اور پھر اثبات میں سر ہلا گیا تھا۔۔۔

"وہ ادھر خون دینے گئی ہیں۔۔۔ بہت نیک دل اور نیک سیرت لڑکی ہے۔۔۔ آپ بہت خوش قسمت ہو بھائی جو ایسی لڑکی کا ساتھ ملا۔۔۔ کسی نعمت سے کم نہیں ہوتیں ایسی بیویاں۔۔۔"

صوفیہ کی بات پر نوشیر واں کو واقعی اس لڑکی کی نیک دلی کا تو اچھے سے اندازہ ہوا تھا۔۔۔جو نہ صرف اس عورت کو ایمو شنل سپورٹ دے رہی تھی۔۔بلکہ اس کی علاوہ بھی جتنا ہو پا رہا تھا وہ کر ہی تھی۔۔۔

وہ خود دھان پان اور نازک سی تھی۔۔۔نجانے کیا سوجھی تھی اسے بلڈ دینے کی۔۔۔

وہ اس جانب بڑھا تھا جہاں وہ اپنی کلائی پر روئی رکھے باہر نکلی تھی۔۔۔اس کی رنگت بالکل زرد ہو رہی تھی۔۔

جوڑے سے نکلتے بال اس کے چہرے کے گرد بکھرے ہوئے تھے۔۔۔اس کی آنکھیں رونے کی وجہ سے گلابی سی ہو رہی تھیں۔۔۔وہ نازک سی گڑیا اس پل سادگی میں بھی بے پناہ حسین لگ رہی تھی۔۔۔۔

نوشیر واں کچھ وقت کے لیے تو اس پر سے نگاہیں ہٹا بھی نہیں پایا تھا۔۔۔جب اسے اپنا سر پکڑتے دیکھ نوشیر واں نے آگے بڑھ کر اسے اپنے مضبوط حصار میں تھام لیا تھا۔۔۔

وہ چھوٹی سی لڑکی اس کی بانہوں میں سماتی اس کے کندھے پر سر ٹکا گئی تھی۔۔۔جو شاید کمزوری کی وجہ سے اب گھوم رہا تھا۔۔۔

"کیا ضرورت تھی تمہیں بلڈ دینے کی۔۔۔ کہیں اور سے بھی تو ارینج ہو سکتا تھا نا۔۔۔"

نوشیرواں اس کی حالت دیکھ فکر مند ہوا تھا۔۔۔

ہالہ نے اس کی خفگی بھرے انداز پر سر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"مل نہیں رہا تھا۔۔۔ مزید دیر ہوتی تو صوفیہ آپی کے شوہر کی جان کو خطرہ تھا۔۔۔ ان کے دو چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔۔ وہ بچاری کیسے رہتیں اپنے شوہر کے بغیر۔۔۔ باپ کے بغیر تو بچے

ویسے بھی رل جاتے ہیں۔۔۔وہ بیوی ہیں اپنے شوہر کو بچانے کے لیے کسی بھی حد تک جائیں گی۔۔

میری زندگی ویسے بھی کسی کے لیے اتنی اہم نہیں ہے۔۔۔اگر مجھے کچھ ہو بھی جاتا تو بھی کسی کو کوئی فرق نہیں پڑنا تھا۔۔۔اسی خاطر میں نے حامی بھر لی۔۔"

ہالہ مسکراتے ہوئے سادگی سے بول رہی تھی۔۔۔مگر نوشیرواں کو اس کا یہ انداز بہت تکلیف بھرا لگا تھا۔۔۔جیسے وہ زندگی کے اس بوجھ سے تھک گئی ہو۔۔

"کیوں تم اپنے لیے اہم نہیں ہو۔۔"

نوشیر واں اسے تھام کر وہیں بینچ پر بیٹھاتا وہاں سے گزرتے وارڈ بوائے کو جوس لانے کا کہہ گیا تھا۔۔۔وہ خود بھی اسے سہارا دینے کی خاطر قریب آن بیٹھا تھا۔۔۔۔

ہالہ اپنے دونوں ہاتھوں میں سر تھامے ہوئے تھی۔۔۔

اس کے سوال پر ہولے سے مسکرائی تھی۔۔مگر اس کی مسکراہٹ میں بھی اذیت کا احساس نمایاں تھا۔۔۔

"اپنے لیے اہم ہوں۔۔۔ تبھی تو اب تک زندہ ہوں۔۔۔"

نوشیر واں کی نگاہیں اس کی موہنی صورت پر سے اس پل ہٹنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھیں۔۔۔اس کے گلابی گال بالکل زرد پڑ چکے تھے۔۔ڈارک براؤن بالوں کی لانبی لٹ بار بار اس کے چہرے سے ٹکرا رہی تھی۔۔۔

اس کے وجود سے اٹھتی دلفریب مہک وہ بہت قریب بیٹھا محسوس کر پا رہا تھا۔۔

وہ آج اس لڑکی کی اچھائی سے متاثر ہوا تھا۔۔۔جو اجنبی لوگوں کے لیے اتنا کر رہی تھی۔۔۔تو جس سے اسے محبت ہو گی اس کے لیے تو اپنا سب کچھ قربان کر دے گی۔۔۔۔

وہ اس کی جانب دیکھتا سوچ کر رہ گیا تھا۔۔۔۔

"میرا سر بہت زیادہ چکرا رہا ہے۔۔ کیا میں کچھ دیر کے لیے یہاں سر رکھ سکتی ہوں۔۔۔"

جوس پینے کے بعد بھی اس کی حالت نارمل نہیں ہوئی تھی۔۔۔ نوشیر واں کو اس کی فکر ہونے لگی تھی۔۔۔

اس کے پوچھنے پر نوشیر واں نے بازو پھیلا دیا تھا۔۔۔ہالہ جھجھکتے ہوئے اس کی کندھے پر سر رکھتی آنکھیں موند گئی تھی۔۔۔اس لڑکی کے چہرے پر ایک عجیب سا پر سکون احساس آن ٹھہرتا تھا وہ جب بھی اس کے پر تحفظ حصار میں ہوتی تھی۔۔۔

اس وقت بھی آسودگی سے آں کھیں موندے وہ اس کی بانہوں میں سو رہی تھی۔۔۔اس کی نرم گرم سانسیں نوشیر واں کی گردن سے ٹکرا رہی تھیں۔۔۔۔

وہ اسے پوری طرح سے اپنے حصار میں لیئے بیٹھا تھا۔۔۔

نوشیر واں کی نگاہیں ناچاہتے ہوئے بھی بھٹک بھٹک کر اس کے چہرے پر جا رہی تھیں۔۔۔

معصوم دلفریب نقوش، گھنیری پلکوں سے سجی گہری جھیل سی آنکھیں جن کی معصومیت دل کو جکڑ لینے کی صلاحیت رکھتی

تھی۔۔ پھولے پھولے گلابی گول جن کی نرماہٹیں بنا چھوئے بھی محسوس ہوتی تھیں۔۔۔

کٹاؤ دار گلابی ہونٹ جو اس معصوم چہرے کی دلکشی کو مزید بڑھا دیتے تھے۔۔۔

نوشیر واں کتنی ہی دیر اسے ایسے ہی تکے گیا تھا۔۔۔اس کے بالوں کی شریر لٹ اس کے چہرے پر سجی ہوئی تھی۔۔

جسے ہاتھ بڑھا کر نوشیر واں نے اس کے کان کے پیچھے اڑس دیا تھا۔۔۔ایسا کرتے ہوئے نوشیر واں کی انگلیوں کے پور ہالہ کے چہرے سے ٹکرائے تھے۔۔۔ہالہ ہولے سے کسمسائی تھی۔۔۔

وہ کتنے آرام سے اسکے بازو پر سو گئی تھی۔۔۔کچھ دیر پہلے وہ کتنی ڈری سہمی اور پریشان تھی۔۔۔

اور اس وقت وہ بالکل ریلیکس تھی۔۔۔

کیا یہ لڑکی اس پر اتنا بھروسہ کرتی تھی۔۔؟؟نوشیرواں کے ماتھے پر بل پڑنے لگے تھے۔۔۔

وہ اسے اگنور ہی اسی وجہ سے کر رہا تھا۔۔۔تاکہ انہیں ایک دوسرے کی عادت نہ ہو۔۔۔۔اگر عادت ہو گئی تو ایک سال کے بعد جدا ہوں ا مشکل ہو گا۔۔۔

"سر آپ کے پیشنٹ کا آپریشن کامیاب رہا ہے۔۔۔وہ اب خطرے سے باہر ہیں۔۔۔انہیں کچھ دیر تک روم میں شفٹ کر دیا جائے گا۔۔"

ڈاکٹر شفیق نے اس کے پاس آتے بتایا تھا۔۔۔وہ ان کا فیملی ڈاکٹر تھا۔۔اسی لیے اسے جانتا تھا۔۔۔

اس کی آواز پر ہالہ کی آنکھ بھی کھل گئی تھی۔۔۔اس کی آنکھیں نیند کے خمار سے مزید حسین لگ رہی تھیں۔۔۔نوشیرواں کچھ پل کے لیے اس حسین منظر سے نگاہیں نہیں ہٹا پایا تھا۔۔

"آئم سوری۔۔مجھے پتا ہی نہیں چلا میں سو گئی تھی۔۔۔"

وہ شرمندہ سی ہوئی تھی۔۔۔وہ کیسے اس شخص کے اتنے قریب اس کی بانہوں میں اس قدر بے فکری سے سو سکتی تھی۔۔۔ شرمندگی کے احساس سے اس کی رنگت مزید سرخ ہوئی تھی۔۔

"نو پرابلم۔۔"

وہ ہولے سے بولتا اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔۔ہالہ نے نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

جس نے اب اس کی جانب اپنی چوڑی ہتھیلی بڑھا دی تھی۔۔۔ ہالہ نے جھجھکتے ہوئے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ دیا تھا۔۔۔اس کا سر ابھی بھی چکرا رہا تھا۔۔

اسے کمزوری فیل ہو رہی تھی۔۔۔ مگر ڈاکٹرز کا کہنا تھا کہ یہ خطرے والی بات نہیں تھی۔۔ کل تک اس نے ٹھیک ہو جانا تھا۔۔۔

"ہالہ، نوشیرواں بھائی آپ دونوں ہمارے لیے فرشتہ بن کر آئے ہو۔۔ آج کل کے دور میں اتنے خلوصِ نیت سے کوئی مدد نہیں کرتا۔۔ آپ دونوں کا یہ احسان میں کبھی نہیں بھولوں گی۔۔۔ اللہ آپ دونوں کی یہ جوڑی ہمیشہ سلامت رکھے۔۔ ایک ساتھ ہنستے بستے رہیں۔۔ اللہ پاک آپ بیت جلد آپ دونوں کو اولاد جیسی پیاری نعمت سے نوازے۔۔۔"

صوفیہ انہیں دعائیں دینے لگی تھی۔۔۔جو سنتے ہالہ کی رنگت ٹماٹر کی طرح لال ہوئی تھی۔۔۔ان دونوں کو ہی ایک ساتھ رہنے کی یہ دعا نہیں چاہیے تھی۔۔۔جب پہلے سے ہی طے تھا کہ انہوں نے الگ ہونا ہے۔۔۔

صوفیہ سے ملتے وہ باہر نکل گئے تھے۔۔۔

گاڑی میں بیٹھتے ہوئے بھی ہالہ کے دماغ میں وہی ساری دعائیں گردش کر رہی تھیں۔۔نوشیرواں نے بھی دوبارہ کوئی بات نہیں کی تھی۔۔۔

پورا راستہ ایسے ہی خاموشی میں کٹ گیا تھا۔۔

"تم کیسا فیل کر رہی ہو اب۔۔۔؟؟"

نوشیر واں نے گاڑی روکتے اس کی جانب دیکھتے پوچھا تھا۔۔

جس کی حالت اب بھی کچھ ٹھیک نہیں لگ رہی تھی۔۔ہالہ نے

اثبات میں سر ہلاتے گاڑی سے باہر آنا چاہا تھا۔۔۔جب اچانک

اسے بہت زور کے چکر آئے تھے۔۔۔

نوشیر واں نے آگے بڑھتے اسے بروقت تھام لیا تھا۔۔۔وہ گاڑی

کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑی تھی۔۔۔

نوشیرواں نے غور سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔وہ دوسروں کے ساتھ بھلائی کرنے کے چکر میں اب خود اپنے پیروں پر بھی نہیں کھڑی ہو پا رہی تھی۔۔۔

"مجھ سے نہیں چلا جا رہا۔۔۔مجھے بہت زیادہ چکر آ رہے ہیں۔۔۔آپ اندر چلے جائیں میں کچھ دیر کے لیے یہاں گاڑی میں ہی بیٹھ جاتی ہوں۔۔۔پھر آ جاؤں گی اندر۔۔۔"

ہالہ نے بے چارگی سے کہا تھا۔۔۔

نوشیرواں نے ایک نظر اس کی جانب دیکھا تھا اور اگلے ہی پل اس کی جانب جھکتے اسے اپنی بانہوں میں اٹھالیا تھا۔۔ہالہ کی رنگت ایک دم سے سرخ ہوئی تھی۔۔۔

"یہ کیا کر رہے ہیں آپ۔۔۔؟؟ پلیز مجھے نیچے اتاریں۔۔۔"

ہالہ کو اس شخص سے اس بات کی امید نہیں تھی۔۔۔

"بیوی ہو تم میری۔۔۔ تمہیں اتنا فیور تو دے سکتا ہوں۔۔۔"

اس کی آنکھوں میں جھانکتا معنی خیزی سے کہتا وہ اندر کی جانب بڑھ گیا تھا۔

ہالہ کی رنگت ہر گزرتے لمحے کے ساتھ سرخ پڑتی جا رہی تھی۔۔۔نوشیر واں کا چہرا اس کے چہرے کے بہت زیادہ قریب تھا۔۔۔۔اس کی گرم سانسیں ہالہ کے چہرے کو چھونے لگی تھیں۔۔۔

"نن نہیں۔۔مجھے سب کے سامنے بہت شرم آئے گی۔۔۔پلیز آپ مجھے نیچے اتار دیں۔۔۔"

اسکی آواز کانپ رہی تھی۔۔۔

نوشیر واں کی نگاہیں اس حسین لڑکی پر ٹھہر سی گئی تھیں۔۔۔ایسی شرم وحیا اس نے اپنی سرکل کی لڑکیوں میں کہیں نہیں دیکھی

تھی۔۔۔اس کی بیوی ہونے کے باوجود اس کے زرا سے قریب آنے پر وہ بالکل لال ہو جاتی تھی۔۔

"تم آنکھیں بند کر لو۔۔۔"

نوشیر واں نے اس کی حالت دیکھ زیر لب مسکراہٹ دباتے کہا تھا۔۔۔

جس پر ہالہ نے اس کے کندھے پر اپنا سر رکھتے چھوٹے بچوں کی طرح آنکھیں میچ لی تھیں۔۔۔

نوشیر واں کی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی۔۔۔

"صاف پتا چل رہا ہے تم نے جان بوجھ کے کر رکھا ہے۔۔۔"

نوشیر واں کی بات پر ہالہ نے آنکھیں کھول کر اس کی جانب دیکھا تھا اور پھر چہرے کو دوپٹے سے ڈھک گئی تھی۔۔

وہ جتنا وقت اس کے ساتھ گزار رہا تھا یہ لڑکی اپنے حوالے سے اس کی سوچ بدل رہی تھی۔۔۔وہ بہت معصوم تھی۔۔۔اب تک جتنی بھی لڑکیوں سے وہ ملا تھا ان سے بالکل مختلف۔۔۔

نوشیر واں اسے بانہوں میں اٹھائے جیسے ہی اندر داخل ہوا سب سے پہلے منال کی نظر ہی اس پر پڑی تھی۔۔

"نوشیر واں کیا ہوا ہالہ کو۔۔۔؟؟"

منال پریشانی کے عالم میں اپنی جگہ سے اٹھتی اس کے پاس آئی تھی۔۔۔باقی سب نے بھی مڑ کر ان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جن میں داؤد کے ساتھ فرحین کی آنکھوں میں خون اترا تھا۔۔۔

وہ کس قدر قریب تھا اس لڑکی کے۔۔۔اتنی فکر اور کیئر تو اس نے کبھی اپنی بہن کی بھی نہیں کی تھی۔۔۔کچھ دنوں میں ایسی کونسی محبت ہو گئی تھی ان دونوں کو۔۔۔

فرحین کے بدلتے تاثرات اور اس کی نگاہوں کے تعاقب میں داؤد نے مڑ کر نوشیر واں کو تکا تھا۔۔۔

جس کی بانہوں میں اس وقت کوئی نازک دوشیزہ مقید تھی۔۔

جس کے سیاہ رنگ کے سینڈل میں مقید دودھیا پیر ہی اس وقت صرف دکھائی دے رہے تھے۔۔۔

"یہ نوشیرواں کی وائف ہے کیا۔۔؟؟ مگر اس کا افیئر توریا کے ساتھ نہیں چل رہا۔۔۔ کیا بات ہے تمہارے اس کزن کی۔۔۔ ایک ساتھ کئی لڑکیوں گھما رہا ہے۔۔۔ لگتا ہے تم بھی ابھی تک اس کے سحر سے نہیں نکل پائی۔۔۔ اپنی شاندار شخصیت کا خوب فایدہ اٹھا رہا ہے"

داؤد کی بات پر فرحین نے گھبرا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"نن نہیں تو ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔اگر مجھے اس میں انٹرسٹ ہوتا تو میں اس کی اتنی انسلٹ کر کے چھوڑ نہ دیتی اسے۔۔۔"

فرحین نے نخوت سے کہتے اپنی نگاہیں پھیر لی تھیں۔۔۔مگر دل ابھی بھی اسی جانب مائل تھا۔۔۔ایسے کیسے وہ اس کے غم سے اتنی جلدی نکل کر اپنی اس ایک دن کے اندر پیدا ہوتی اپنی بیوی کی محبت میں گرفتار ہو سکتا تھا۔۔

فرحین اندر ہی اندر جل رہی تھی۔۔۔

مگر اس کی چھٹی حس اسے اب بھی یہی کہہ رہی تھی کہ نوشیر واں یہ سب اس کی ضد میں کر رہا تھا۔۔۔وہ کبھی اتنی جلدی کسی لڑکی کی جانب اٹریکٹ نہیں ہوتا تھا۔۔۔

وہ بچپن سے جانتی تھی اسے۔۔۔

"کچھ نہیں ہوا آپی۔۔۔ہالہ ٹھیک ہے۔۔۔معمولی سی چکر آرہے تھے۔"

نوشیر واں کی بات پر وہاں بیٹھی خواتین نے فکر کے ساتھ ساتھ معنی خیز نگاہوں سے ایک دوسری کی جانب دیکھا تھا۔۔

ان کے لبوں پر مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔

"چکر آرہے ہیں۔۔؟؟ڈاکٹر سے چیک کروایا تم لوگوں نے۔۔۔"

ناہید بیگم بھی ان کے قریب آئی تھیں۔۔۔جس انداز میں خوش ہوتے انہوں نے یہ بات کہی تھی۔۔۔

سب کی نگاہیں نوشیرواں پر ٹھہر گئی تھیں۔۔۔

نوشیر واں کو تو اس پل ان کی باتوں سے کچھ سمجھ نہیں آیا تھا۔۔۔

مگر دوپٹے کے نیچے آنکھیں میچی ہالہ کا چہرا جیسے شرم سے تپ اٹھا

تھا۔۔۔ آج کیا ہو رہا تھا اس کے ساتھ۔۔

شکر تھا کہ اس نے دوپٹہ چہرے پر ڈال دیا تھا ورنہ فوراً پکڑے جانا

تھا۔۔

"جی چیک کروایا ہے۔۔۔ڈاکٹر نے میڈیسن دی ہیں۔۔انہیں

کے زیر اثر سو رہی ہے۔۔۔میں اسے روم میں لے جاتا ہوں۔۔۔

وہ ڈسٹرب ہو گی۔۔۔"

نوشیر واں ان سب کو بتاتا اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

جبکہ اس کا اپنی بیوی کو لے کر اتنا کیئر نگ انداز دیکھ سب ہی حیران ہوئے تھے۔۔۔کیا واقعی ایک لڑکی کی محبت نے اسے بدل دیا تھا۔۔۔

منال کے لبوں پر بھی مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔اس نے پلٹ کر فرحین کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جو آنکھوں میں انگارے بھرے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔

اس کو اس طرح سے جلتے دیکھ منال کو بہت زیادہ خوشی ملی تھی۔۔۔۔

نوشیر واں نے اسے روم میں آتے بیڈ پر بیٹھا دیا تھا۔۔۔

ہالہ کا چہرا اب بھی بہت زیادہ سرخ تھا۔۔نوشیر واں نے حیرت سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

"کیا ہوا تمہیں؟؟تمہاری طبیعت زیادہ خراب تو نہیں ہے۔۔۔؟؟"

نوشیر واں نے اس سے کچھ فاصلے پر بیڈ پر بیٹھتے پوچھا تھا۔۔۔

"نہیں میں ٹھیک ہوں۔۔۔"

ہالہ نے چہرے پر آئی بالوں کی لٹ کر پیچھے کرتے کہا تھا۔۔۔

نوشیر واں کی نگاہیں آج اس پر سے ہٹنے کا نام نہیں لے رہی تھیں۔۔

"تم آفس سے بغیر بتائے کیوں آئی تھی۔۔۔؟؟"

اس کے سوال پر وہ منظر یاد آتے ہالہ کی رنگت بدلی تھی۔۔۔

"میں نے آپ کے پی اے کو بتایا تھا۔۔۔"

ہالہ کا موڈ ایک دم سے ناخوشگوار ہوا تھا۔۔۔"مجھے کیا یہ ان کا پرسنل میٹر ہے۔۔"

عجیب سا احساس تھا جو رگ و پے میں سرایت کر گیا تھا۔۔۔وہ چاہتی تھیں یہ شخص سنبھل جائے۔۔۔مگر اسے کچھ کہہ نہیں سکتی تھی۔۔۔کیونکہ اس نے پہلے دن سے ہی ہالہ پر واضح کر دیا تھا کہ میرے پرسنل میٹرز میں نہ پڑے۔۔۔

وہ بیڈ سے اٹھتی صوفے کی جانب بڑھنے لگی تھی جب نوشیروان نے اس کا بازو پکڑتے اسے روک دیا تھا۔۔

"کہاں جا رہی ہو۔۔؟"

اس کی بات کا جواب دیئے بغیر ہالہ نے اس کی گرفت سے اپنا بازو نکال لیا تھا۔۔اس کا یہ ایک دم سے بدلتا انداز نوشیر واں نے خفگی سے دیکھا تھا۔

"صوفے پر۔۔۔"

وہ پھر سے آگے بڑھی تھی جب نوشیر واں نے اس کی کلائی کو ایک جھٹکا دیا تھا اور اسے اپنے جانب کھینچ لیا تھا۔۔ہالہ اس کے قریب آن گری تھی۔۔

"بیڈ پر آرام کرو۔۔ "

نوشیر واں نے اس کے اوپر کمبل ڈالتے اسے خاموشی سے وہاں لیٹنے کا اشارہ کیا تھا۔۔۔

"یہ کیا بدتمیزی ہے۔۔؟؟"

ہالہ نے اسے سرخ نگاہوں سے دیکھتے بیڈ سے اٹھنا چاہا تھا۔۔۔

جب اس کے کمبل ہٹانے سے پہلے ہی نوشیر واں اس کے دونوں اعتراف اپنی ہتھیلیاں جماتا اس کی جانب جھکا تھا۔۔۔

ہالہ اس کے اس انداز پر گھبراتی بستر سے جا لگی تھی۔۔

"مجھے ایک ضروری کام سے جانا ہے۔۔۔ابھی کچھ دیر میں گھر کے لوگ تمہارے پاس آئیں گے تمہاری خیریت پوچھنے۔۔ تمہارا صوفے پر سونا ان پر کیا ثابت کرے گا تم بہت اچھے سے جانتی ہو۔۔اس لیے خاموشی سے یہاں سوئی رہو۔۔۔'

نوشیر واں اس کے بے انتہا قریب جھکا ہوا تھا۔۔۔اس کی گرم سانسیں ہالہ کے چہرے کو جھلسا رہی تھیں۔۔۔اس کی آنکھیں ہالہ کی سرخ پڑتی آنکھوں سے ٹکرائی تھیں۔۔۔

ہالہ کے پورے وجود میں سنسنی سی دوڑ گئی تھی۔۔۔

"اور دوسری بہت اہم بات۔۔۔تم ابھی میرے زمہ داری ہو۔۔۔اگر تم دوبارہ مجھے بتائے بغیر کہیں بھی گئی تو اچھا نہیں ہو گا۔۔"

گھمبیر بھاری لہجے میں کہتا وہ اس پل ہالہ کا دل دھڑکا گیا تھا۔۔۔وہ اس کے بے انتہا قریب تھا۔۔۔

اس کو وارننگ دیتی نگاہوں سے دیکھتا وہ اس کے اوپر سے اٹھ گیا تھا۔۔۔ہالہ کہ رنگت بے پناہ سرخ ہو چکی تھی۔۔۔اس نے دوبارہ کوئی بات نہیں کی تھی۔۔

نوشیر واں مرر کے سامنے جا کھڑا ہوا تھا۔۔۔ہالہ نے آنکھیں ترچھی کرتے اسے گھورا تھا۔۔۔

"آپ کو بھی بتانا ہو گا کہ آپ کہاں جا رہے ہیں۔۔۔؟؟"

ہالہ خود کو یہ بولنے سے باز نہیں رکھ پائی تھی۔۔۔

نوشیر واں کے لبوں پر مسکراہٹ بکھری تھی۔۔وہ اتنا اچھا بالکل بھی نہیں تھا جتنا یہ لڑکی اسے سمجھ رہی تھی۔۔

"پارٹی میں جا رہا ہوں۔۔۔"

بے خوفی سے جواب دیا گیا تھا۔۔۔اس شخص کو کبھی کسی کی پرواہ نہیں رہی تھی۔۔۔وہ وہی کرتا تھا جو اس کا دل چاہتا تھا۔۔

"اسی لڑکی کے ساتھ جو صبح آپ کے آفس میں تھی۔۔۔"

ہالہ کو وہ بہت زیادہ بری لگی تھی۔۔۔وہ نہیں چاہتی تھی نوشیر واں اس کے ساتھ جائے۔۔

"ہاں۔۔۔"

نوشیر واں نے اب کی بار بھی مختصر جواب دیا تھا اور کمرے سے نکل گیا تھا۔۔۔

ہالہ کتنی ہی دیر بند دروازے کو تکتی رہی تھی۔۔۔وہ یہ کس موڑ پر جا رہی تھی۔۔

کیا اس شخص سے نکاح کرنے کا اس کا فیصلہ ٹھیک تھا۔اس کے دماغ میں اس وقت بہت کچھ چل رہا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

فرحین کی دوست شزا کی ویڈنگ اینورسری تھی۔۔۔جس کی ان دونوں میاں بیوی نے بہت شاندار پارٹی کا اہتمام کیا تھا۔۔۔شزا کا ہزبینڈ رافع نوشیرواں کا قریبی دوست تھا۔۔۔

جس نے خاص طور پر نوشیرواں کو پارٹی میں آنے کا کہا تھا۔۔۔

پارٹی شروع ہو چکی تھی۔۔فرحین اور داؤد بھی کچھ دیر پہلے آئے تھے۔۔تقریباً سبھی لوگ آ چکے تھے۔مگر ابھی تک نوشیر واں نہیں آیا تھا۔۔جس کو دیکھنے کی خاطر فرحین کی نگاہیں بار بار انٹرنس کی جانب اٹھتی ناامید لوٹ آتی تھیں۔۔

اس نے بلیک کلر کی میکسی پہن رکھی تھی۔۔بالوں کو کمر پر کھلا چھوڑے۔۔فل میک اپ میں وہ بہت زیادہ پیاری لگ رہی تھی۔ داؤد سمیت باقی سب بھی باری باری اس کی تعریف کر چکے تھے۔۔

آج شام جو منظر اس نے دیکھا تھا۔۔۔اس کا اندر آگ لگی ہوئی تھی۔۔۔

وہ کیسے اس لڑکی کو بانہوں میں اٹھا کر لایا تھا۔۔

وہ سب جان بوجھ کر رہا تھا اور اپنے مقصد میں کامیاب بھی ہو رہا تھا۔۔۔فرحین اندر سے جل رہی تھی۔۔وہ چاہتی تھی نوشیر واں خود لوٹ کر اس کے پاس آئے۔۔۔سب کے سامنے اس کے آگے جھک کر اسے کہے کہ وہ اس کے بغیر نہیں رہ سکتا۔۔

تب ہی وہ اس کی بے وفائی کا قصور معاف کرے گی۔۔۔

مگر وہ تو اس کی جانب سے کی گئی انسلٹ کو ایسے انا پر لے گیا تھا۔۔

کہ اس کے قریب آنے کے بجائے مزید دور ہو گیا تھا۔۔وہ

دونوں ایک ہی خاندان سے تھے۔۔۔انا اور اکڑ میں ایک

دوسرے سے بڑھ کر تھے۔۔

"رافع تمہارا دوست نظر نہیں آرہا۔۔لگتا ہے بیوی کے پلو کے

ساتھ لگ کر بیٹھ گیا ہے۔۔۔"

فرحین خود کو روکنے کی بہت کوشش کے باوجود نوشیرواں کا ذکر

کر گئی تھی۔۔۔

داؤد سائیڈ پر کھڑا کوئی فون سن رہا تھا۔ورنہ اس کو فرحین کا نوشیرواں کے بارے میں بات کرنا بالکل بھی پسند نہیں تھا۔۔۔

"نوشیرواں سے بات ہوئی ہے میری۔۔۔وہ پہنچنے والا ہے۔۔۔"

رافع کو فرحین کا لہجہ انتہائی ناگوار گزرا تھا۔۔۔

"نوشیرواں بھائی سے کہا تھا کہ وہ اپنی وائف کو بھی ساتھ لے کر آئیں مگر انہوں نے انکار کر دیا۔۔۔میں نے سنا ہے بہت پیاری ہیں وہ۔۔۔"

شزا کی بات پر فرحین نے اسے گھور کر دیکھا تھا۔۔۔

"بس ٹھیک ہی ہے۔۔"

فرحین کہنے سے باز نہیں آئی تھی۔۔۔

وہاں کھڑے تمام فرینڈز اس لڑکی کو دیکھ کر سمجھ نہیں پا رہے تھے کہ وہ چاہتی کیا تھی۔۔۔ایک طرف اس نے نوشیرواں کو اتنا رسوا کیا تھا اور دوسری طرف اسی کی جان بھی نہیں چھوڑ رہی تھی۔۔

نوشیرواں اور وہ ہمیشہ آئیڈل کپل مانے جاتے تھے۔۔۔وہ دونوں ایک ساتھ اچھے بھی لگتے تھے۔۔

مگر نوشیر واں آمنہ بیگم کی وفات کے بعد بالکل بدل گیا تھا۔۔۔

اس کے اس مشکل وقت میں اسے سنبھالنے کے بجائے وہ اس سے ویسی ہی توجہ کی طلبگار تھی۔۔

جس کے ساتھ ہی ان کا رشتہ خراب ہوتے ہوتے بالکل ختم ہو چکا تھا۔۔

دل اب بھی ایک دوسرے سے الگ نہیں ہو پائے تھے۔۔ مگر جو ضد اور انا ان کے بیچ آگئی تھی وہ ابھی بھی ختم نہیں ہو پا رہی تھی۔۔۔ وہ دونوں ایک دوسرے کو تکلیف دینے کے لیے جو کر سکتے تھے وہ کر رہے تھے۔۔

"وہ نوشیر واں آ گیا۔۔۔"

رافع کی نظر ہی سب سے پہلی انٹرنس پر پڑی تھی۔۔ جہاں سے اندر داخل نوشیر واں کو دیکھ وہ اس جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

فرحین کی نگاہیں بھی اسی جانب اٹھی تھیں۔ بلیک پینٹ شرٹ کے اوپر ساتھ براؤن کوٹ پہنے وہ ہمیشہ کی طرح بہت زیادہ ہینڈسم لگ رہا تھا۔۔ وہاں بہت ساری ستائشی نگاہیں اس پر ٹھہر سی گئی تھیں۔۔۔

لبوں پر سجی مسکراہٹ اسے مزید پرکشش بنا دیتی تھی۔۔

"مجھے لگا تم نہیں آؤ گے۔۔۔"

رافع نے اس کے دیر سے آنے پر شکوہ کیا تھا۔۔

"کچھ مصروفیت تھی اس لیے لیٹ ہو گیا۔۔۔"

نوشیر واں اس کے ساتھ آگے بڑھا تھا۔۔۔جہاں اسے قریب آتے دیکھ فرحین وہاں سے ہٹ گئی تھی۔۔۔نوشیر واں نے نگاہیں موڑ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جواب داؤد قریشی کے پاس جا کھڑی ہوتی اس کی بانہوں میں اپنی بانہیں ڈال گئی تھی۔۔

نوشیر واں کی آنکھیں ایک دم سے سرخ ہوئی تھیں۔۔

"بھابھی کو بھی ساتھ لے آتے نوشیر واں بھائی۔۔۔ہم بھی اسی بہانے مل لیتے ان سے۔۔۔ آپ نے تو اپنی بیگم کو بالکل ہم سب سے چھپا کر رکھا ہوا ہے۔۔"

شزا کو سب سے زیادہ اشتیاق تھا ہالہ سے ملنے کا۔۔۔

وہ دیکھنا چاہتی تھی کہ نوشیر واں نے فرحین کے مقابلے میں کس کو لایا تھا۔۔

"بہت جلد ملواؤ گا آپ کو۔۔۔"

نوشیر واں کی نگاہیں اب بھی فرحین پر تھیں۔۔۔جو اس کو اپنی جانب متوجہ دیکھ اب داؤد کے مزید قریب جا رہی تھی۔۔

جو دیکھ نوشیر واں کو دماغ خراب ہونے لگا تھا۔وہ اس کی بانہوں میں مقید ڈانس کر رہی تھی۔۔

"وہاں سب لوگ ہی کپل ڈانس کر رہے تھے سوائے نوشیر واں کے۔۔۔جو ایک جانب ٹیبل کے پاس کھڑا ڈرنک پر ڈرنک کر رہا تھا۔۔۔

وہ لڑکی جس پر ہمیشہ آپ کی ملکیت رہی تھی۔۔۔جو ہمیشہ ہر جگہ آپ کے نام سے ہر جگہ جانی جاتی ہو۔۔۔اسے ایک دم سے کسی

اور کی بانہوں میں دیکھنا انتہائی تکلیف دہ کام تھا۔۔۔اسے فرق پڑ رہا تھا۔۔۔

جو اس وقت اسے دیکھ کر نظر بھی آرہا تھا۔۔۔

فرحین کی خوشی کا تو کوئی ٹھکانہ نہیں تھا۔۔۔وہ جو چاہتی تھی وہی ہو رہا تھا۔۔۔اس شخص کے دل میں ابھی بھی وہ تھی۔۔۔یہ احساس بہت دلفریب تھا۔۔۔

اسے اب پورا یقین ہو چکا تھا کہ وہ لڑکی نوشیرواں کی زندگی میں کس لیے شامل ہوئی تھی۔۔۔

ایک دم سے دماغ پر چھایا سارا دباؤ چھٹنے لگا تھا۔۔۔ سرشاری سی رگ وپے میں سرایت کر گئی تھی۔۔۔ وہ اس کے پاس بہت جلد لوٹ کر آنے والا تھا۔۔۔

فرحین لبوں پر مسکراہٹ سجائے داؤد کے قریب سے قریب تر ہو رہی تھی۔۔۔۔ داؤد بھی اس لڑکی کی اس پیش قدمی پر خوش ہوتا اسے اپنی مرضی سے چھو رہا تھا۔۔

باقی سب لوگ بھی یہ بات نوٹ کر رہے تھے کہ نوشیرواں یہ سب نہیں دیکھ پا رہا۔۔۔ رافع کو افسوس ہوا تھا کہ فرحین اپنے ہی چچازاد کے ساتھ کتنا غلط کر رہی تھی۔۔۔

"نوشیر واں بس کرو یار۔۔۔ کتنی پیؤ گے مزید۔۔۔"

رافع نوشیر واں کے پاس آتا اس سے گلاس چھین گیا تھا۔۔۔وہ اس کا بہت بہترین دوست تھا۔۔۔باقی سب کی طرح وہ دور کھڑے ہو کر اس کا تماشا نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔۔

"یہ ایسا کیوں کر رہی ہے۔۔۔؟؟ مجھ سے محبت کی دعوے دار تھی یہ۔۔۔مام کے ساتھ ساتھ اس نے بھی مجھے چھوڑ دیا۔۔۔یہ سب کچھ ڈیڈ کی وجہ سے ہوا ہے۔۔۔میں انہیں کبھی معاف نہیں کروں گا۔۔۔"

وہ اندرونی خلفشار کا شکار تھا۔۔۔

اس جیسے انا پرست اور مغرور شخص کے لیے اپنی ہی سابقہ منگیتر کو اس طرح سے کسی اور کی بانہوں میں جھولتے دیکھنا انتہائی ناگوار عمل تھا۔۔۔

نوشیر واں کی آنکھیں اس وقت بے انتہا سرخ تھیں۔۔۔اس نے بہت زیادہ شراب پی لی تھی۔۔۔

"نوشیر واں پلیز۔۔۔کیوں دشمن بنے ہوئے ہو اپنے۔۔۔چھوڑ دو اس لڑکی کو۔۔۔جیسے یہ تمہیں چھوڑ چکی ہے۔۔۔"

رافع مخلص دوست کی طرح اسے سمجھا رہا تھا۔۔۔وہ اس کا ہاتھ پکڑے اسے باہر لے آیا تھا۔۔۔۔

کھلی فضا میں آتے نوشیر واں کو تھوڑا بہتر فیل ہو رہا تھا۔۔۔ مگر اس نے جتنی پی رکھی تھی۔۔۔

اس کا دماغ جگہ پر نہیں تھا۔۔۔۔رافع نے اسے بہت کہا تھا کہ وہ اسے ڈراپ کر دیتا ہے۔۔

مگر نوشیر واں کبھی اتنی آسانی سے کسی کی بات نہیں مانتا تھا۔۔۔

وہ ایک صدی ترین انسان تھا۔۔۔خود ہی گاڑی لیتا نکل گیا تھا۔۔۔۔رافع ابھی پارکنگ ایریا میں ہی کھڑا تھا جب فرحین بھاگتی ہوئی پیچھے آئی تھی۔۔۔

"نوشیر واں کہاں ہے۔۔؟؟"

اس نے بے چینی سے ارد گرد دیکھا تھا۔۔۔نوشیر واں کی گاڑی کہیں نہیں کھڑی تھی۔۔۔

"وہ خود ڈرائیو رنگ کر کے گیا ہے کیا۔۔؟ آپ نے روکا کیوں نہیں اسے۔۔وہ کہیں خود کو نقصان نہ پہنچا لے۔۔۔"

اس کے اکیلے جانے کا سن کر فرحین روہانسے لہجے میں بولی تھی۔۔۔

"تم یہی تو چاہتی ہو کہ وہ خود کو نقصان پہنچا لے۔۔۔تم اندر جو کر رہی تھی وہ کسی بھی غیرت مند انسان کے لیے اتنی ہی اذیت کا

باعث ہو گا۔۔۔تم نجانے کیا کرنا چاہتی ہو۔۔۔مگر میری ایک بات یاد رکھنا۔۔

تم جو کر رہی ہو۔۔اس سے تم اس کے دل میں جگہ بنانے کے بجائے مزید گرا دو گی۔۔۔"

رافع کو اس وقت فرحین پر بہت زیادہ غصہ آ رہا تھا۔۔۔

اس کی جانب غصے سے دیکھتا وہ وہاں سے ہٹ گیا تھا۔۔۔

جبکہ فرحین تو آج بہت زیادہ خوش تھی۔۔۔جیسے کوئی بہت بڑا مار کہ مار لیا ہو۔۔۔

"چچ چچ منال آپی کیا کیا نہیں کیا آپ نے اپنے بھائی کے دل سے مجھے نکالنے کے لیے۔۔۔ایک کرائے کی بیوی تک لا دی اسے۔۔۔پر مجھے اپنے لاڈلے بھائی کے دل سے پھر بھی نہیں نکال پائیں۔وہ اب بھی صرف میرا ہے۔۔کیونکہ اس کے دل و دماغ میں صرف میں رہتی ہوں۔اور کوئی نہیں آسکتا۔۔۔"

وہ بالوں کو جھٹکتی ایک ادا سے بولتی سرشار سے واپس اندر کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

نوشیر واں نشے میں بھی اتنا بدحواس نہیں ہوتا تھا۔۔وہ آرام سے ڈرائیونگ کرتا گھر پہنچا تھا۔۔۔

مگر اس کا دماغ اس وقت شدید غصے سے کھول رہا تھا۔۔۔اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ اس لڑکی کو جھنجھوڑ کر رکھ دے۔۔چند دنوں کے اندر اندر وہ کیسے کسی مرد کی بانہوں میں اپنے آپ کو سونپ سکتی تھی۔۔۔۔۔

وہ مانتا تھا اس نے ریا کو قریب کر کے غلط کیا تھا۔۔۔

لیکن بدلے میں فرحین بار بار وہی سب کر رہی تھی۔۔۔

نوشیر واں کو غصہ اور جیلسی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

وہ اپنی پیشانی مسلتا روم میں آیا تھا۔۔۔جو اس وقت مکمل طور پر روشن تھا۔۔۔

کوٹ اتارتے نوشیر واں کی نگاہیں بیڈ کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔

جہاں وہ نازک وجود محوِ خواب تھا۔۔۔

نوشیر واں کا دماغ اس وقت اس کی جگہ پر بالکل بھی نہیں تھا۔۔۔

ایک عجیب سی بے چینی سی پھیلی ہوئی تھی رگ وپے میں۔۔۔

ٹھنڈے پانی سے شاور لینے کے بعد بھی اس کے اعصاب ریلیکس نہیں ہوئے تھے۔۔۔۔بیڈ پر اپنی سائیڈ ان لیٹتے اس کے باقی سادی لائٹس آف کر دی تھیں۔۔۔

صرف بیڈ سائیڈ لیمپ آن تھا۔۔۔وہ اس وقت یہ فراموش کر چکا تھا کہ اس سے کچھ فاصلے پر سوئی یہ لڑکی تاریکی سے کس قدر خوفزدہ تھی۔۔۔وہ گہری نیند میں ہوتے ہوئے بھی اپنے آس پاس آندھرا محسوس کرتے اٹھ بیٹھتی تھی۔۔۔۔

نوشیر واں کے دماغ میں ابھی بھی وہی پارٹی کے مناظر چل رہے تھے۔۔۔۔

پیشانی مسلتا وہ چت لیٹا تھا جب اچانک سے اس سے تھوڑے سے فاصلے پر سوئی ہالہ کا ہاتھ نیند میں اس کے سینے پر آن پڑا تھا۔۔۔۔

نوشیر واں نے چونک کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جس وجود کو وہ اس وقت بالکل فراموش کیے ہوئے تھا۔۔۔

اس کا ہاتھ تھا یا جلتا ہوا انگارہ جو نوشیر واں کو عین دل کے مقام پر جلتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔۔

نوشیر واں کی نگاہیں اس کی جانب گئی تھیں۔۔۔۔اسے شاید بخار تھا۔۔۔

نوشیر واں نے اس کا ہاتھ اپنے اوپر سے ہٹاتے اس کی جانب کروٹ بدلی تھی۔۔

جو اسی کی جانب کروٹ بدلے گہری نیند میں تھی۔۔۔ مگر اس کی حسین چہرے پر اس وقت تکلیف کے تاثرات نمایاں تھے۔۔۔ وہ شاید کسی برے خواب کے زیر اثر تھی۔۔۔

اس نے نوشیر واں کے مزید قریب کھسکتے اس کی شرٹ کو مٹھی میں دبوچ لیا تھا۔۔۔

نوشیر واں کو دماغ بالکل ماؤف ہو رہا تھا۔۔۔ اس نے بہت مشکل سے اپنی آنکھیں کھلی رکھی ہوئی تھیں۔۔

نوشیر واں نے اس سے دور ہونے کی کوشش کی تھی۔۔۔ مگر وہ اتنی ڈری ہوئی تھی کہ نیند میں بھی اس کا کندھا ڈھونڈتی اس کے کندھے پر اپنا سر رکھ گئی تھی۔۔۔

نوشیر واں اسے دور کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔ وہ اتنا ہی اس کے قریب جا رہی تھی۔۔۔

نوشیر واں کا دماغ اب خراب ہونے لگا تھا۔۔۔ اس نے ہالہ کے ہاتھ کو اپنے سینے سے ہٹاتے اسے دور جھٹکا تھا۔۔

ہالہ کی آنکھیں کھل گئی تھیں۔۔۔

جب اپنے بہت قریب لیٹے نوشیر واں کو دیکھتے ہالہ کی رنگت غیر ہوئی تھی۔۔۔وہ اس کے بعد قریب کروٹ کے بل لیٹا اسے ہی گھور رہا تھا۔۔۔کتنے ہی پل وہ ان سہمی آنکھوں میں جھانکتا انہیں تکے گیا تھا۔۔

"آپ یہاں کلک کیا۔۔۔"

ہالہ کا جسم بخار کی شدت سے ٹوٹ رہا تھا۔۔۔اس سے یہاں سے اٹھ کے جانے کہ ہمت نہیں تھی۔۔۔

اس کے سوال پر نوشیر واں کی خفگی بھری نگاہیں اس کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔جو اٹھنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔مگر اٹھ نہیں پا رہی تھی۔۔۔

نوشیر واں خاموش نگاہوں سے اس کی جانب دیکھے گیا تھا۔۔۔

نیند کے خمار سے بوجھل آنکھیں وہ بے انتہا قریب تھی اس کے۔۔۔۔اس کی نرم گرم سانسیں نوشیر واں کو اپنے چہرے پر محسوس ہونے لگی تھیں۔۔۔اس پر خمار سا چھانے لگا تھا۔۔۔

اس کے اعصاب بوجھل ہونے لگے تھے۔۔۔اس نے ڈرنک کر رکھی تھی۔۔۔جس نے اس کے حواسوں کو کنٹرول کرتے رہی سہی کسر بھی پوری کر دی تھی۔۔۔

نوشیر واں نے ہالہ کی کمر میں بازو حمائل کرتے اسے اپنی جانب کھینچ لیا تھا۔۔۔ہالہ اس کے بے انتہا قریب آن ٹھہرے تھے۔۔۔اس کے نازک ہونٹوں کی نرماہٹیں نوشیر واں کی گردن پر آن ٹھہری تھیں۔۔۔۔

نوشیر واں کا خود پر سے ختیار ختم ہوا تھا۔۔۔

ہالہ اس کی اس جارحانہ کاروائی سے گھبرا گئی تھی۔۔۔اس نے دور ہونے کے کوشش کی تھی مگر اس شخص کی گرفت بہت زیادہ مضبوط تھی۔۔۔وہ ایسا نہیں کر پائی تھی۔۔۔

اس کی تپش زدہ سانسیں ہالہ کا چہرا جھلسانے لگی تھیں۔۔۔

"چھوڑیں مجھے۔۔۔۔"

ہالہ نے اس کی گرفت سے نکلنے کی پوری کوشش کی تھی۔۔۔مگر وہ اسے اپنے مزید قریب تر کرتا اس کے اوپر جھک آیا تھا۔۔۔ اس کے وجود سے اٹھتی دلفریب مہک کو اپنی سانسوں میں اتارتا وہ اس پل سکون کا متلاشی تھا۔۔۔

جو اس لڑکی کے لمس سے اسے محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

"نو شیر واں لیو می۔۔۔"

ہالہ کی کمزور مزاحمتیں جاری تھیں۔۔۔جب وہ اس کے بالکل اوپر جھکا اپنی گرم سانسوں سے اس کے چہرے کے ایک ایک نقش کو تکتا بہکنے لگا تھا۔۔۔

اس نے ہالہ کی دونوں کلائیوں کو اپنی گرفت میں لیتے تکیے کے ساتھ لگا دیا تھا۔۔۔

"ڈسٹربں س پسند نہیں ہے مجھے۔۔۔"

اس کے گال پر اپنے دہکتے لب رکھتا وہ اس کی سانسیں تک روک گیا تھا۔۔۔ہالہ کو لگا تھا جیسے وہ اپنی جگہ سے ہل بھی نہیں پائے گی۔۔۔اس کے لمس میں شدت اور جارحانہ پن نمایاں تھا۔۔۔

جیسے وہ شدید غصے میں ہو۔۔۔

اس کے اوپر جھکا وہ اس کے چہرے کے ایک ایک نقش کو اپنے لبوں سے چھوتا اس کو دہکا کر رکھ گیا تھا۔۔۔

وہ مسلسل اس کی گرفت سے نکلنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔مگر وہ شخص اس پر قابض اس وقت کسی اور ہی دنیا میں تھا۔۔۔

"ایسا کیوں کر رہی ہو تم میرے ساتھ۔۔۔؟؟ کیوں مجھے اتنا تڑپا رہی ہو۔۔؟؟؟ یہ محبت پیچھا کیوں نہیں چھوڑ رہی میرا۔۔؟؟"

نوشیر واں نے اس کی گردن سے بالوں کو سمیٹتے وہاں اپنے لبوں کا شدت بھرا لمس چھوڑتے ہالہ کی سانسیں روک دی تھیں۔۔۔وہ اپنی بیئرڈ اس کی گردن پر رگڑ رہا تھا۔۔۔

ہالہ اس شخص کے اس بے رحم انداز پر سلگ اٹھی تھی۔۔اوپر سے اس کے الفاظ ہالہ کو ساکت کر گئے تھے۔

وہ کس کی بات کر رہا تھا۔۔۔

ہالہ کی رنگت مارے اہانت کے سرخ ہوئی تھی۔۔۔وہ اسے فرحین سمجھ کر اپنی شدتیں نچھاور کر رہا تھا۔۔۔

ہالہ کی مزاحمتیں مزید زور پکڑ گئی تھیں۔۔۔۔وہ اس کی گرفت میں بن پانی کی مچھلی کی طرح پھڑ پھڑا کر رہ گئی تھی۔۔۔وہ اس کی گردن کو اپنے لمس سے بالکل سرخ کر چکا تھا۔۔

اس کے اندر کی شدت ہر گزرتے لمحے کے ساتھ بڑھ رہی تھی۔۔۔ہالہ اس کے آگے بے بس ہو رہی تھی۔۔۔۔

وہ سمجھ گئی تھی کہ نوشیر واں اپنے حواسوں میں نہیں تھا۔۔۔

اسے وہ پہلی ملاقات یاد آئی تھی۔۔۔جب نوشیر واں نے اسی حالت میں ہوتے اسے اپنے قریب آنے سے روکا تھا۔۔

"میں فرحین نہیں ہوں۔۔پلیز چھوڑو مجھے۔۔۔"

ہالہ کی آنکھوں میں نمی آن ٹھہری تھی۔

اسے اپنی شہہ رگ بالکل جلتے ہوئے محسوس ہوئی تھی۔اس کی سانسیں بکھر رہی تھیں۔۔۔جب اس کی بات پر نوشیر واں نے اپنی خمار آلود نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔

ہالہ کا چہرا خطرناک حد تک سرخ تھا۔۔۔آنکھوں کی نمی گالوں پر بہہ آئی تھی۔۔۔

وہ نازک وجود اس کے حصار میں ہولے ہولے لرز رہا تھا۔۔

نوشیر واں کی نگاہیں اس کی گردن پر اٹھی تھیں۔۔جس پر اس کے بے رحم لمس کے نشان واضح تھے۔۔

نوشیر واں کو بے اختیار خود پر غصہ آیا تھا۔۔یہ کیا کیا تھا اس نے۔۔۔

جی نازک لڑکی ایسا ستم سہنے کے قابل نہیں تھی ابھی۔۔۔۔اسکی گردن کو تکتا وہ ہوش میں آیا تھا۔۔۔

اس کی کلائیوں کو آزاد کرتا وہ ایک دم سے اس سے دور ہوا تھا۔۔

"آئم سوری وہ میں۔۔۔"

اس نے بولنا چاہا تھا مگر ہالہ دوپٹہ اٹھا کر اپنے گرد لپیٹتی بیڈ سے اتر گئی تھی۔۔اس کا وجود اندر باہر سے جل رہا تھا۔۔

واش روم میں خود کو لاک کرتے اس نے اپنا سر دروازے کی پشت سے ٹکا دیا تھا۔۔

اس نے آنکھیں سختی سے میچ رکھی تھیں۔۔۔جن سے گرتے موٹے موٹے آنسو اس کے چہرے کو بھگو رہے تھے۔۔اسے اپنا پورا وجود اس شخص کے لمس سے دہکتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔۔

وہ مٹھیاں بھینچے کھڑی تھی۔۔۔

اس کا دل چاہ رہا تھا یہاں سے کہیں بہت دور بھاگ جائے۔۔۔۔ جہاں کوئی بھی نہ ہو۔۔۔

یہ بے رحم شخص تو بالکل بھی نہیں۔۔۔جو اس کے لیے اجنبی بن ہی نہیں پا رہا تھا۔۔۔کیوں وہ ہر بار اس پر اپنا استحقاق جما کر اسے

بے بس کر دیتا تھا۔۔۔ہالہ کتنے ہی لمحے لرزتے وجود کے ساتھ وہاں کھڑی رہی تھی۔۔

مٹھیاں بھینچے وہ اپنے غصے پر قابو پانے کی کوشش کرتی رہی تھی۔۔

کافی دیر بعد جب واش روم سے نکلی تو وہ روم میں کہیں نہیں تھا۔۔ ٹیرس کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔۔

ہالہ ایک غصے بھری نگاہ دروازہ پر ڈالتی صوفے کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

نوشیر واں نے وہ پوری رات ٹیرس پر ٹھنڈ میں کھڑے گزاری تھی۔۔وہ اس لڑکی کے قریب کیوں ہوا تھا۔۔۔وہ بھی فرحین کے احساس کے ساتھ۔۔

یہ بات اس کا دماغ گھما رہی تھی۔پیشانی مسلتے وہ بے چینی کے عالم میں ٹیرس پر ٹہلتا رہا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"ہالہ بھابھی آپ بھی ادھر آئیں نا۔۔ہم سب فرحین کی منگنی کے لیے اپنے ڈریسز سلیکٹ کر رہے ہیں۔۔"

ہالہ سیڑھیاں اترتی لان کی جانب جا رہی تھی جب سب کزنز کے بیچ بیٹھی نیہا نے اسے پکارا تھا۔۔۔

وہ پوری رات اس کی کروٹیں بدلتے گزری تھی۔۔۔ایک عجیب سی بے چینی اور غصہ تھا جو کم ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا۔۔۔

وہ جب اٹھی تھی تو نوشیر واں آفس جا چکا تھا۔۔۔وہ اس سے لڑنا چاہتی تھی۔۔۔مگر وہ پہلے ہی فرار ہو چکا تھا۔۔۔

"ہالہ تو نوشیر واں کے ساتھ ہی جا کر شاپنگ کرے گی نا۔۔۔مگر ادھر آ کر ہمارے ساتھ بیٹھو تو سہی۔۔۔"

منال نے مسکرا کر کہا تھا۔۔جب اس کی بات سنتی فرحین کو آگ لگی تھی۔۔

"نوشیر واں کو شاپنگ کرنے کا بالکل بھی شوق نہیں ہے۔۔۔وہ کبھی نہیں جاتا۔۔۔"

وہ بولے بنا نہیں رہی پائی تھی۔۔۔

"نہیں جاتا ہو گا مگر دیکھنا اب اپنی بیوی کے ساتھ ضرور جائے گا۔۔۔"

منال نے اسی کے انداز میں جواب دیا تھا۔۔۔

ہالہ خاموشی سے بیٹھی سب سن رہی تھی۔۔۔وہ منال کو کیسے بتاتی کہ وہ شخص اب بھی اسی لڑکی کا دیوانہ تھا۔۔۔اس کی یہ ساری کوششیں بے سود تھیں۔۔۔نوشیر واں نے ایک دن واپس پلٹ کر اسی کے پاس ہی جانا تھا۔۔

یہ دونوں اپنے ساتھ ساتھ باقی سب لوگوں کو بھی بے وقوف بنا رہے تھے۔۔۔

ہالہ کا چہرا غصے سے تپ اٹھا تھا۔۔

"یہ والا ڈریس کیسا ہے ہالہ۔۔۔؟؟"

منال نے اس کی جانب لیپ ٹاپ کیا تھا۔۔۔ان سب نے ہی ڈریسز آرڈر کرنے تھے۔۔۔

آگے کو جھکتے ہالہ کا دوپٹہ اس کی گردن سے سرک گیا تھا۔۔

"بھابھی آپ کی گردن پر کیا ہوا ہے۔۔"

نیہا کی نظر سب سے پہلے اس کی گردن کی جانب اٹھی تھی۔۔۔

باقی سب نے بھی اس کی نگاہوں کے تعاقب میں دیکھا تھا۔۔۔۔

ہالہ نے گھبرا کر اپنا دوپٹہ ٹھیک کیا تھا۔۔۔اس کی رنگت ایک دم سے سرخ ہوئی تھی۔۔۔دل زور سے دھڑک اٹھا تھا۔۔۔

سب کے چہروں پر بکھرتی مسکراہٹ نے اسے مزید پزل کر دیا تھا۔۔۔

"آہمم آہمم۔۔۔"

عروج نے ہولے سے گلا کھنکھارا تھا۔۔۔

ان کو سمجھنے میں زیادہ دیر نہیں لگی تھی۔۔۔فرحین کی رنگت غصے کے مارے سرخ ہوئی تھی۔۔۔

وہ ساکت بیٹھی ہالہ کے گلابی پڑتے چہرے کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

اس قدر کلوزنیس تھی ان دونوں کے درمیان۔۔۔منال کے

چہرے پر سب سے زیادہ خوشگوار تاثرات تھے۔۔۔وہ دونوں

قریب آرہے تھے۔۔۔جیساوہ چاہتی تھی ویساہورہاتھا۔۔۔

اسے ہر حال میں یہ لڑکی اپنی بھابھی کے طور پر چاہیے تھی۔۔

"بھابھی آپ نے بتایا نہیں کیاہوا ہے آپ کو۔۔۔"

نیہانے بھی معصومیت کا مظاہرہ کرتے پوچھا تھا۔۔

"کک کچھ نہیں الرجی ہوگئی ہے۔۔۔؟"

ہالہ اس وقت نگاہیں نہیں ملاپارہی تھی۔۔۔

"بیٹا ڈاکٹر کو دکھاؤ پھر۔۔۔ معمولی سی الرجی دیکھ بھال نہ کرنے سے مزید بڑھ جاتی ہے۔۔"

ناہید بیگم اور ربیعہ بیگم اسی وقت وہاں آکر بیٹھی تھیں۔۔۔ہالہ اپنی گردن کو اب اچھے سے کور کیے ہوئے تھی۔۔۔

اس لیے وہ اس کا نشانہ نہیں دیکھ پائی تھیں۔۔۔

"تائی جان بالکل ٹھیک کہہ رہی ہیں۔۔۔ آپ کو ڈاکٹر کو لازمی دکھانا چاہیے۔۔۔وہ دیکھیں آپ کے ڈاکٹر صاحب بھی آگئے۔۔۔"

منال نے نوشیر واں اور اسجد کو اندر داخل ہوتے دیکھ ہنستے ہوئے کہا تھا۔۔۔

اس کی آواز سنتے ہالہ کا دل چاہا تھا وہ وہاں سے غائب ہو جائے۔۔

"کس کو ڈاکٹر کی ضرورت ہے بھائی۔۔۔؟؟"

اسجد نے مسکراتے سے پوچھا تھا۔۔

نوشیر واں بھی سب کو سلام کرتا ہالہ کے برابر میں آن بیٹھا تھا۔۔۔ جس نے اس کے قریب آکر بیٹھنے پر نا محسوس طریقے سے فاصلہ قائم کیا تھا۔۔

جو بات نوشیر واں نے بہت اچھے سے نوٹ کی تھی۔۔

"کچھ نہیں وہ ہالہ کو گردن پر الرجی ہوئی ہے تو اسی وجہ سے بات کر رہے تھے۔۔نوشیر واں ٹائم نکال کر ہالہ کی الرجی چیک کروالینا کہیں بڑھ نہ جائے۔۔"

منال نے شوخی سے کہا تھا۔۔نوشیر واں کی موجودگی میں ہالہ کی سرخ ہوتی رنگت اس پل اسے مزید حسین بنا گئی تھی۔وہ دونوں ایک ساتھ بیٹھے بہت زیادہ اچھے لگ رہے تھے۔۔

نوشیر واں کو ان کی معنی خیز باتوں کی سمجھ نہیں آئی تھی۔۔۔مگر وہ اس کا گھبرانا نوٹ کر رہا تھا۔۔

اس نے نگاہیں موڑ کر فرحین کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جس کی نظریں بھی انہیں دونوں پر گڑھی ہوئی تھیں۔۔۔اس کا دھیان شاپنگ سے اٹھ چکا تھا۔۔

نوشیرواں کچھ دیر سب کے ساتھ بیٹھنے کے بعد اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

نوشیرواں کے اٹھتے ہی فرحین بھی اس کے پیچھے نکل گئی تھی۔۔۔منال نے خفگی سے پہلو بدلہ تھا۔۔۔۔

یہ لڑکی نجانے کب اس کے بھائی کا پیچھا چھوڑنے والی تھی۔وہ کھول کر رہ گئی تھی۔۔

"ہالہ جاؤ۔۔وہ نوشیر واں کے پیچھے گئی ہے۔۔۔"

منال نے ہالہ کے قریب آتے اسے کہا تھا۔۔

"آپی جانے دیں پلیز۔۔۔مجھے نہیں جانا ابھی۔۔۔"

وہ بے دلی سے بولی تھی۔اسے اپنی کیفیت خود بھی سمجھ نہیں آرہی تھی۔۔۔

"ہالہ تم دونوں کے بیچ دوریاں ختم ہو رہی ہیں۔۔۔۔وہ ان دوریوں کو مزید بڑھادے گی۔۔۔"

منال اسے پیچھے بھیجنا چاہتی تھی۔۔

"آپی ایسا کچھ نہیں ہے جیسا آپ سمجھ رہی ہیں۔"

ہالہ نے انہیں بتانا چاہا تھا۔۔۔ مگر وہ اس کی کوئی بات سمجھے بغیر اسے زبردستی ان دونوں کے پیچھے بھیج چکی تھی۔۔۔

وہ مجبوراً اوپر آئی تھی جب اس کی سماعتوں سے فرحین کی آواز ٹکرائی تھی۔۔

"میں جانتی ہوں تم کل رات مجھے داؤد کے ساتھ دیکھ کر غصے سے واپس آئے تھے۔۔ تمہیں مجھ پر بہت غصہ آرہا ہے۔۔ میرا کسی اور کے قریب جانا پسند نہیں ہے۔۔ خود تم کیا کر رہے ہو۔ اس

لڑکی کے قریب کیوں جا رہے ہو۔اس کے وجود پر تمہارا لمس کیا کر رہا ہے۔ تمہیں ہمیشہ صرف اپنی تکلیف کا احساس رہتا ہے۔۔۔ دوسرے تمہاری وجہ سے کس قدر اذیت میں ہیں تمہیں بالکل فرق نہیں پڑتا۔۔۔"

فرحین رونے کے ساتھ ساتھ اس سے لڑ بھی رہی تھی۔۔ہالہ کے قدم خود بخود آگے بڑھے تھے۔۔

سامنے کا منظر اس کی نگاہوں کے سامنے تھا۔۔۔فرحین نوشیر واں کے بے انتہا قریب کھڑی تھی۔۔اس کے دونوں

کندھوں کو مضبوطی سے تھام رکھا تھا۔۔۔نوشیر واں کی نگاہیں بھی اسی پر تھیں۔۔۔

"اتنی تکلیف ہو رہی ہے تو اسے چھوڑ کر میرے پاس واپس کیوں نہیں آجاتی۔۔۔"

نوشیر واں کے ان الفاظ پر ہالہ کی نگاہیں اس مغرور شخص پر ٹھہر سی گئی تھیں۔۔۔وہ اب بھی فرحین سے محبت کرتا تھا۔ایک ٹیس سی اس کے دل سے اٹھی تھی۔۔۔

اسے کیوں برا لگ رہا تھا اس شخص کا کسی اور کے قریب ہونا۔۔۔

جب پہلے دن سے طے تھا کہ وہ دونوں ایک دوسرے کے لیے اجنبی تھے۔۔۔

"تم کیوں نہیں چھوڑ دیتے اس لڑکی کو اور میری بات مان کر میرے پاس نہیں لوٹ آتے۔۔۔"

فرحین اب بھی اپنی ضد پر قائم تھی۔۔وہ چاہتی تھی نوشیر واں مصطفیٰ صاحب سے صلاح کر لے۔۔۔جس کی ریزن نوشیر واں بہت اچھے سے جانتا تھا۔۔۔

ہالہ واپس پلٹنے لگی تھی جب اسی پل نوشیرواں کی نظریں اس کی جانب اٹھی تھیں۔ہالہ بھی اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔۔اتنے دور سے بھی نوشیرواں کو ان دلنشین آنکھوں میں نمی دکھائی دی تھی۔۔

ہالہ اس کی جانب سے نگاہیں پھیرتی وہاں سے ہٹ گئی تھی۔

"آپی میری حرا سے بات ہوئی ہے۔۔۔وہ ثمرہ آنٹی کے گھر آرہی ہے۔۔۔مجھے بھی اس سے ملنے جانا ہے۔۔میں رات تک واپس آجاؤں گی۔"

ہالہ نے نیچے آتے منال سے کہا تھا۔

"نوشیر واں سے کہو وہ تمہیں چھوڑ آتا ہے۔۔"

منال نے اس کی گلابی آنکھوں کو دیکھتے کہا تھا۔۔۔اس کو لگا تھا جیسے وہ روئی ہو۔۔

"نن نہیں۔۔وہ تھکے ہوئے ہیں۔۔میں ڈرائیور کے ساتھ چلی جاؤں گی۔۔"

وہ سہولت سے انکار کرتی وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔اسے ابھی گئے دس منٹ ہی گزرے تھے جب نوشیر واں نیچے آیا تھا۔۔

"ہالہ کہاں ہے۔۔؟؟"

اس نے ارد گرد نگاہیں دوڑاتے منال سے پوچھا تھا۔۔۔ منال نے حیرت سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"تمہیں نہیں بتا کر گئی؟؟ ثمرہ آنٹی کی طرف گئی ہے۔۔۔ تمہاری کوئی بات ہوئی ہے اس سے؟؟"

منال کو ہالہ کی گلابی روئی روئی آنکھیں یاد آئی تھیں۔۔

"نہیں۔۔ کچھ نہیں ہوا۔۔ کیوں؟؟"

نوشیرواں نے سرسری سا پوچھا تھا۔۔۔

"پتا نہیں مجھے لگا شاید وہ روئی ہو۔۔ پر میرا وہم بھی ہو سکتا ہے۔۔'

منال وہاں سے پلٹ گئی تھی۔۔جبکہ نوشیر واں بالوں میں ہاتھ پھیرتا گہرا سانس بھر کر رہ گیا تھا۔۔۔

اسے اپنی رات والی حرکت پر بہت زیادہ افسوس تھا۔۔۔اس نے بہت غلط کیا تھا۔۔وہ اس سے بات کرنا چاہتا تھا۔۔مگر اس لڑکی نے موقع ہی نہیں دیا تھا۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"ہالہ پلیز چپ ہو جاؤ۔۔۔کیا ہو گیا ہے۔؟؟"

حرا اس کو اپنے ساتھ لگ کر مسلسل روتے دیکھ پریشانی کے عالم میں پوچھ رہی تھی۔۔۔

"مجھے واپس نہیں جانا وہاں۔۔۔"

ہالہ نے روتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

"کیوں نہیں جانا۔۔۔"

حرا پریشان ہوئی تھی۔۔۔وہ اسے کچھ بھی ڈھنگ سے نہیں بتا رہی تھی۔

"کیا ان لوگوں کا رویہ ٹھیک نہیں ہے تمہارے تھا۔۔۔؟؟"

حرا کی بات پر ہالہ نے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔

"نہیں۔۔وہ سب بہت اچھے ہیں۔۔"

گال رگڑتے جواب دیا تھا۔۔

"پھر کیا مسئلہ ہے؟؟نوشیر واں بھائی نے کچھ کہا ہے تمہیں۔۔۔؟؟"

حرا کو اس کی بالکل بھی سمجھ نہیں آرہی تھی۔۔۔نوشیر واں کے نام پر اس کے آنسوؤں میں مزید اضافہ ہونے لگتا تھا۔۔پر اس نے اب کی بار بھی ں فی میں سر ہلا دیا تھا۔۔۔

"ہالہ پھر اس کا مطلب تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے۔۔جو بلاوجہ روئے جا رہی ہو۔۔"

حرا اب چڑھ کر بولی تھی۔۔۔جب اسی لمحے دروازہ ناک ہوا تھا اور ملازمہ نے انہیں نوشیر واں کے اسے لینے آنے کی اطلاع دی تھی۔۔

"مجھے نہیں جانا۔۔۔"

ہالہ نے بچوں کی طرح نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔

"کیوں نہیں جانا۔۔؟؟کس قدر محفوظ ہو تم اس شخص کے ساتھ۔۔اندازہ بھی ہے اگر وہ نہ ہوتے تو اب تک تمہارا کیا حشر کر دیا جاتا۔۔۔بے وقوف مت بنو۔۔۔تمہیں ایک سال کے لیے کمپرومائز کرنا ہے۔۔اور یہ دورانیہ بڑھ بھی سکتا ہے۔۔"

حرا نے اسے سمجھایا تھا۔۔ جبکہ اس کے حقیقت کا رخ دکھانے پر

ہالہ نے خاموش نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

وہ کیسے یہ بات فراموش کر سکتی تھی۔۔۔

"نہیں مجھے اس شخص سے بالکل بھی فرق نہیں پڑنا چاہیے۔۔۔

میں اسے اچھے سے سمجھا دوں گی کہ وہ میرے قریب نہ

آئے۔۔۔"

ہالہ کافی دیر تک خود کو سمجھانے کی کوشش کرتی باہر نکل آئی

تھی۔۔۔ ثمرہ بیگم سے ملتی وہ بنا اس کی جانب دیکھے اس کے ساتھ

باہر نکل آئی تھی۔۔ مگر اس پورے دورانیے میں اسے اپنے چہرے پر اس کی نگاہوں کا ارتکاز محسوس ہوتا رہا تھا۔۔۔

"آئم سوری۔۔مجھے اپنے حواسوں پر کنٹرول رکھنا چاہیے تھا۔۔۔ رات کو جو ہوا وہ نہیں ہونا چاہے تھا۔۔۔ائم رئیلی سوری۔۔۔"

وہ شرمندہ نظر آرہا تھا۔۔۔ہالہ نے نگاہیں موڑ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"آپ فرحین کے لیے اتنے تڑپ رہے ہیں تو اس کی بات مان کر اسے قبول کیوں نہیں کر لیتے۔۔۔"

ہالہ چاہنے کے باوجود اس شخص کے لیے اپنے غصے کو دبا نہیں پا رہی تھی۔۔

جبکہ فرحین کا نام سن کر وہ پھر سے چونک گیا تھا۔۔۔یہ لڑکی کیا سمجھ رہی تھی۔۔۔

"تم سے مشورہ نہیں مانگا میں نے۔۔۔غلطی کی تھی اس کی معافی مانگی ہے۔۔قبول کرنا ہے تو کرو ورنہ چپ بیٹھو۔۔۔"

نوشیر واں نے نگاہیں ترچھی کر کے اسے گھورا تھا۔۔

اس کی بات ہالہ کو مزید آگ لگا گئی تھی۔۔

"کیوں میں آپ کی مرضی کے مطابق کیوں چلوں۔۔۔آپ جو مرضی کرتیں پھریں۔۔۔شراب پی کر آپ مجھے فرحین سمجھ کر میرے قریب آئیں۔۔۔میری اجازت کے بغیر مجھے چھوئیں۔۔۔وہ سب ٹھیک ہے۔۔اور میں کچھ بول بھی نہیں سکتی۔۔۔آپ ایک انتہائی گھمنڈی انسان ہیں۔۔۔مجھے اگر نکاح سے پہلے آپ کے بارے میں زرا سا بھی اندازہ ہوتا تو کبھی آپ جیسے خود سر اور مغرور انسان سے یہ کانٹریکٹ تو بالکل بھی نہ کرتی۔۔"

ہالہ جو کب سے خود کار ضبط کیے بیٹھی تھی۔۔وہ غصے سے پھٹ پڑی تھی۔۔

اس کے لبوں سے نکلے الفاظ نوشیر واں کا بھی دماغ گھما گئے تھے۔۔اس نے ایک دم سے گاڑی کو بریک لگائی تھی۔۔۔

ٹائرز زور دار آواز کے ساتھ چڑچڑائے تھے۔۔۔

ہالہ نے بروقت بونٹ پر ہاتھ رکھتے اپنا سر لگنے سے بچایا تھا۔۔۔

"آپ پاگل ہو گئے ہیں۔۔۔؟؟ہوش میں تو ہیں۔۔؟؟"

ہالہ اس کی اس حرکت پر چلا اٹھی تھی۔۔۔جب نوشیر واں اس کی جانب مڑتا اسے اپنے جانب کھینچتا اسے سمجھنے کا موقع دیئے بغیر اس کے مسلسل گستاخی کرتے لبوں کو اپنی گرفت میں لے گیا تھا۔۔

اس کے اس گستاخانہ عمل کی توقع اسے ہرگز نہیں تھی۔۔ہالہ کی آنکوں کی پتلیاں ناقابلِ یقین حد تک سکڑ گئی تھیں۔۔۔وہ اس کے لبوں پر جھکا اس کی سانسوں میں اپنی سانسیں انڈیلتا اس لڑکی کے ہوش اپنے انداز میں ٹھکانے لگا گیا تھا۔۔۔

ہالہ نے اس کی گرفت سے نکلنے کی خاطر اس کے کندھے کو اپنے ناخنوں سے نوچ لیا تھا۔۔۔ مگر اس شخص پر پھر بھی اثر نہیں ہوا تھا۔۔۔ وہ اپنی تمام تر شدتوں کے ساتھ اس کے لبوں کو قید میں لیے اس کو اپنی سلگتے لمس سے آگاہی بخش گیا تھا۔۔۔

اسے جب محسوس ہوا کہ یہ نازک لڑکی مزید اس کو نہیں سہہ پائے گی۔۔۔ اس کی رکتی سانسوں اور لرزتے وجود پر رحم کھاتے نوشیر واں نے اسے اپنے لمس سے آزاد کر دیا تھا۔۔

ہالہ گہرے گہرے سانس لیتی اپنے حواسوں میں نہیں تھی۔۔۔ اس کی رنگت خطرناک حد تک سرخ ہو چکی تھی۔۔۔

اس کی اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ اس شخص کی جانب دیکھ پاتی۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ بولنے کے قابل ہو پاتی جب نوشیر واں نے اس کی کمر میں بازو حمائل کرتے اسے اپنے قریب تر کھینچ لیا تھا۔۔

"مجھے ایسے لہجوں کی عادت نہیں ہے۔۔۔اگر مجھے یہ سب برداشت کرنا ہوتا تو میں اس وقت فرحین کے ساتھ ہوتا۔۔۔ معافی مانگی تھی تم سے اپنی غلطی کی۔۔۔مجھے لگا تھا تم ہرٹ ہوئی ہو گی۔۔۔آج تک کبھی کسی سے معافی نہیں مانگی۔۔۔اسے میرا احسان سمجھو۔۔۔"

اس کے چہرے پر آئے بالوں کو اس کے کانوں کے پیچھے اڑستے وہ گھمبیر بھاری آواز میں بولتا ہالہ کے کانپتے لرزتے ہونٹوں پر نگاہیں گاڑھے ہوئے تھا۔ہالہ کا دل بہت زور زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔

وہ اس کی جانب دیکھ بھی نہیں پا رہی تھی۔۔

"آپ کس حیثیت سے مجھے چھو رہے ہیں۔۔۔کانٹریکٹ میں ایسا کچھ نہیں تھا۔۔۔"

ہالہ دھڑکنوں کے بڑھتے شور سے گھبراتی چیخ اٹھی تھی۔۔۔وہ ابھی تک کانپ رہی تھی۔۔۔

"میں نے اپنی کل والی غلطی کا ازالہ کیا ہے۔۔۔"

وہ اب بھی ایسے تھا جیسے کوئی بڑی بات نہ ہو۔۔۔

ہالہ بے یقینی سے اس کی جانب تکے گئی تھی۔۔۔

"آپ ایک دھوکے باز اور بے وفا انسان ہیں۔۔۔ آپ نے مجھ سے یہ شادی صرف فرحین کو واپس پانے کے لیے کی ہے۔۔۔۔ آپ اس طرح سے میرے قریب آکر اس کی امانت میں خیانت کر رہے ہیں۔۔۔ وہ محبت کرتی ہے آپ سے اور آپ اس سے۔۔۔ آپ کو میں بالکل بھی اجازت نہیں دیتی۔۔ دوبارہ اگر

آپ نے ایسی کوئی گھٹیا حرکت کی تو میں یہاں سے چلی جاؤں گی۔۔۔"

ہالہ کا دل چاہ رہا تھا وہ اس مغرور انسان کا منہ توڑ دے۔۔۔ مگر وہ اس وقت کچھ بھی نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔

بری طرح سے لرزتی وہ خود کو اس کی گرفت سے نکالنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔ اس کا دل اتنی شدت سے دھڑک رہا تھا جیسے ابھی پسلیاں توڑ کر باہر آ جائے گا۔۔۔

نوشیر واں اسے دور نہیں ہونے دے رہا تھا۔۔۔

"کیا تمہاری زندگی میں بھی کوئی ہے۔۔؟؟"

نوشیرواں کے اس سوال پر ہالہ نے نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔اس کی آنکھوں کے سامنے اس کا ماضی کسی فلم کی طرح گھوم گیا تھا۔۔۔

آنکھوں میں نمی آن ٹھہری تھی۔۔اس نے اثبات میں سر ہلا دیا تھا۔۔۔

"ہاں ہے۔۔۔اور اس کانٹریکٹ کے بعد مجھے اسی کے پاس لوٹ کر جانا ہے نوشیرواں آفندی۔۔۔اس لیے آپ اپنی لمٹ میں رہیں۔۔۔میں آپ کی طرح بے وفا ہرگز نہیں ہوں۔۔۔"

ہالہ نے اس کی ڈھیلی پڑتی گرفت سے خود کو آزاد کرواتے اسے وارن کیا تھا۔۔۔

نوشیرواں کی مقناطیسی نگاہوں کے تاثرات بدلے تھے۔۔۔

"تم جب تک میرے نکاح میں ہو۔۔۔وہ جو کوئی بھی ہے اس کا خیال تمہارے دماغ میں نہیں آنا چاہیے۔۔۔"

حاکمانہ لہجے میں حکم صادر کیا گیا تھا۔۔اس شخص کی آنکھوں کی خماری بڑھنے لگی تھی۔۔۔

اس کے لبوں کی نرماہٹیں وہ ابھی بھی محسوس کر پا رہا تھا۔۔۔اس لڑکی کی معصومیت اسے اٹریکٹ کر رہی تھی۔۔

"یہی رولز آپ پر بھی لاگو ہوتے ہیں پھر۔۔آپ بھی فرحین کے قریب نہیں جائیں گے پھر۔۔"

ہالہ نے جواباً اسی کے انداز میں کہا تھا۔۔

نوشیرواں نے نگاہیں گھما کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔آج تک اس سے اتنی مقابلے بازی کسی نے نہیں کی تھی جتنی یہ چھوٹی سی دھان پان سی لڑکی کرتی تھی۔۔فرحین بھی ہمیشہ اسکے آگے دب کر رہی تھی۔۔

"تم کانٹریکٹ کا مقصد بھول چکی ہو شاید۔۔۔تم میری زندگی میں لائی ہی اسی لیے گئی ہو۔۔۔فرحین کو جیلس کرنے کی خاطر میں تمہیں اپنے قریب کر سکتا ہوں۔۔۔اس نکاح کا مقصد کی فرحین کو میرے پاس واپس لوٹنا ہے۔۔۔"

نوشیرواں کی بات پر ہالہ نے پہلو بدل کر رہ گئی تھی۔۔

ایسا خود سر انسان اس نے آج تک نہیں دیکھا تھا۔۔جو صرف اپنی ہی منوانا چاہتا تھا۔۔

"وہ دوبار آپ کے پاس آچکی ہے۔۔آپ کیوں نہیں مان رہے اس کی بات۔۔۔جس سے محبت کی جاتی ہے اس کی کہی ہر بات کو

سر آنکھوں پر رکھا جاتا ہے۔۔ آپ پہلے خود سے ڈیسائیڈ کر لیں

کہ آپ چاہتے کیا ہیں۔۔۔"

وہ اس شخص کے انداز سے زچ ہوتے بولی تھی۔۔۔

اس کی بات پر نوشیرواں مسکرایا تھا۔۔۔اس کی جانب خفگی بھری

نگاہوں سے دیکھتی ہالہ اس حسین مسکراہٹ پر فوراً سے نگاہیں

پھیر گئی تھی۔۔۔وہ مسکراتا ہوا بہت اچھا لگتا تھا۔۔۔

"میری محبت کرنے کا انداز تھوڑا مختلف ہے۔۔۔"

اس کی نظریں اب روڈ پر جمی ہوئی تھیں۔۔

"آپ بہت سنگدل انسان ہیں۔۔۔ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔۔۔"

ہالہ نے مصطفیٰ صاحب کو اس کے لیے تڑپتے دیکھا تھا۔۔۔اسے کسی کی پرواہ نہیں تھی۔۔۔اپنی بھی نہیں۔۔۔یقیناً وہ باقی سب لوگوں کے ساتھ ساتھ اپنے آپ کو بھی سزا دے رہا تھا۔۔

"میں ایسا ہی ہوں۔۔۔اور بہت سے لوگوں کو ایسے ہی پسند ہوں۔۔"

وہی اکھڑ اور ضدی لہجہ تھا۔۔

"مجھے تو بالکل بھی پسند نہیں ہیں۔۔"

وہ چڑھ کر بولتی رخ موڑ گئی تھی۔۔۔اس شخص نے اس ایسے باتوں میں الجھایا تھا کہ وہ اس کی جانب سے کی گئی جسارت تو بھول ہی بیٹھی تھی۔۔

یہ شخص آہستہ آہستہ اس کے دل کو اپنی جانب مائل کر رہا تھا اور وہ خود کو اس کی جانب جھکنے سے روک بھی نہیں پا رہی تھی۔۔۔ ہالہ کی گھبراہٹ بڑھنے لگی تھی۔۔

وہ اس شخص کو کیسے بتاتی کہ وہ اپنی تمام تر کج ادائیوں اور دھونس بھرے انداز کے ساتھ باقی سب کی طرح اس کے دل میں بھی اپنی جگہ بنا چکا تھا۔۔۔

وہ اپنے دل کے ساتھ ہوئے اس حادثے کے گورے میں حرا کو بھی نہیں بتا پائی تھی۔۔۔اس کی رونے اور بے چینی کی وجہ بھی یہی تھی۔۔۔

پہلی تھوڑی مشکلات پڑی تھیں اس کی زندگی میں کہ دل بھی اس عارضے میں مبتلا ہو گیا تھا۔۔۔

"مجھے ایسی کوئی چاہ ہے بھی نہیں۔۔۔"

وہ شخص لحاظ رکھ جائے ایسا ممکن ہی نہیں تھا۔۔

ہالہ اسے گھور کر رہ گئی تھی۔۔۔جبکہ آنکھوں کے کناروں پر نمی آن ٹھہری تھی۔۔۔آگے آنے والے وقت کا سوچتے اس کی آنکھیں بھر آجاتی تھیں۔۔۔اس کو بالکل بھی اس ستم کا اندازہ نہیں تھا۔۔۔ورنہ وہ کبھی بھی اس نکاح کا فیصلہ نہ کرتی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"ہالہ اٹھ جاؤ یار۔۔آفس سے دیر ہو رہی ہے۔۔۔"

وہ پوری طرح سے تیار ہو چکا تھا۔۔مگر ہالہ اٹھنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔۔۔وہ اسے روز اپنے ساتھ آفس لے کر جاتا تھا۔۔۔

جہاں وہ بیٹھنے کے علاوہ کوئی کام نہیں کرتی تھی۔۔۔وہ پر روز یہی کہہ کر جاتی تھی کہ وہ کل آفس نہیں جائے گی۔۔

مگر ہر روز یہ شخص اسے اپنے ساتھ گھسیٹ کر لے جاتا تھا۔۔۔

اب ریانے آفس آں ماکم کر دیا تھا۔۔۔

جب وہ آتی بھی تھی تو نوشیر واں کی جانب سے گلاس وال کا پردہ نہیں گرتا تھا۔۔۔جس کی وجہ سے وہ بھی اپنی لمٹ میں رہتی تھی۔۔ہالہ نے یہ بات منال کو بھی بتائی تھی جو اس سب بہت خوش ہوئی تھی۔۔۔

منال کو اب اپنا فیصلہ بالکل ٹھیک لگنے لگا تھا۔۔۔

"مجھے نیند آئی ہے پلیز۔۔۔رات کو بھی آپ نے نہیں سونے دیا۔۔۔ابھی تو سونے دیں۔۔۔"

ہالہ نے کمبل منہ پر اوڑھتے نیند میں ڈوبی بوجھل آواز میں کہا تھا۔۔۔نوشیر واں نے گھور کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"ایکسکیوزمی میڈم۔۔۔میں نے کب سونے نہیں دیا۔۔۔ایکسپلین کریں گی آپ۔۔۔"

نوشیر واں اس کی کلائی تھام کر اسے اپنے جانب کھینچ چکا تھا۔۔۔ہالہ جو ابھی مزید سونا چاہتی تھی۔۔

اس کی اس جارحانہ کاروائی پر سیدھی اس کے سینے سے آن لگی تھی۔۔۔اس کا دوپٹہ وہیں صوفے پر ہی گرا رہ گیا تھا۔۔۔نازک وجود کے گرد بکھرے ڈارک براؤن بال اس کے سراپے کی رعنائیوں میں اضافہ کر گئے تھے۔۔۔

بنا دوپٹے کے اس کا دلکشی چھلکاتا وجود نوشیر واں کی نگاہوں کو جکڑ گیا تھا۔۔۔

"یہ کیا طریقہ ہے نیند سے اٹھانے کا۔۔"

وہ نیند کے غبار سے بھری آنکھوں کو بمشکل کھولتی پھولے پھولے چہرے کے ساتھ اسے دیکھتے بولی تھی۔۔

یہ منظر بے پناہ حسین تھا۔۔۔نوشیرواں کو اس لڑکی کی یہ معصومیت اور سادگی اپنی اور کھینچ رہی تھی۔۔۔

"میری بہت امپورٹنٹ میٹنگ ہے۔۔۔تم پندرہ منٹ کے اندر اندر تیار ہو جاؤ۔۔۔میرے ساتھ آنا ہو گا تمہیں۔۔۔"

اسے حکم جاری کیا تھا۔۔۔

ہالہ نے اس کی گرفت سے اپنی کلائی کھینچی تھی۔۔

"میٹنگ میں میرا کیا کام ہے۔۔۔میں وہاں مزید بور ہا جاتی ہوں اور مجھے اور زیادہ نیند آتی ہے۔۔۔"

وہ روہانسے لہجے میں بولی تھی۔۔۔

مگر وہ اس ضدی شخص کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی۔۔جو اسے ایسے ہی ہر میٹنگ میں اپنے ساتھ اٹھا کر لے جاتا تھا۔۔۔

نوشیر واں نے آج تک جتنی بھی میٹنگ میں اسے اپنے ساتھ رکھا تھا وہ اسکی کمپنی کے لیے بہت کامیاب ٹھہری تھیں۔۔۔بازل اب ہالہ کو اس کا لکی چارم کہتا تھا۔۔اور وہ خود بھی یہ بات مانتا تھا۔۔۔

ہالہ کے ہوتے اس کا ہر کام اچھا ہوتا تھا۔۔۔وہ اس کے معصوم چہرے کی جانب دیکھتے بڑے سے بڑا فیصلہ بہت آرام سے کر جاتا تھا۔۔۔

نوشیر واں نے اب کی بار اس کی بات کا جواب نہیں دیا تھا۔۔۔ اسے جھک کر بانہوں میں اٹھایا تھا اور واش روم کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔

"یہ کیا کر رہے ہیں آپ۔۔؟؟"

ہالہ چیخ پڑی تھی۔۔۔

نوشیر واں نے اسے شاور کے نیچے کھڑا کرتے شاور کھول دیا تھا۔۔۔

"اگر اگلے دس منٹ میں تم فریش ہو کر باہر نہ آئی تو میں یہ کام خود کروں گا۔۔پھر تمہاری یہ چیخیں بھی نہیں سنوں گا میں۔۔۔"

جھک کر اس کے دونوں گالوں پر باری باری اپنے لب رکھتا وہ باہر نکل گیا تھا۔۔۔۔

دروازے پر پہنچتے اس نے پلٹ کر ایک گہری نگاہ اس کے بھیگتے وجود پر ڈالی تھی۔۔۔اس کی نگاہوں میں کچھ ایسا تھا کہ ہالہ کانپ گئی تھی۔۔۔

اس نے آگے بڑھ کر دروازہ بند کر دیا تھا۔۔۔دل اتنی زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔

وہ اب ایسے ہی اس پر اپنا حق جتاتا تھا۔۔۔ہالہ چاہ کر بھی اسے روک نہیں پاتی تھی۔۔اس نے نوٹ کیا تھا وہ جب بھی اس خود سے قریب آنے سے روکتی تھی وہ ایک ضدی بچہ سا بن جاتا تھا۔۔جسے ہر حال میں اپنی من مانی کرنی تھی۔۔۔۔

وہ شاور لے کر نکلی تو نوشیر واں فون پر بات کرتا اسی کا منتظر تھا۔۔۔ہالہ نے اس وقت لیمن کلر کا بہت ہی خوبصورت لباس پہن رکھا تھا۔۔۔بالوں کو سمیٹ کر جوڑے کی شکل دیتی وہ پورا وقت اس شخص کی نگاہیں خود پر محسوس کرتی رہی تھی۔۔

اس کی مقناطیسی نگاہیں ہالہ کی ہاتھوں کی کپکپاہٹ بڑھا دیتی تھیں۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"شکر ہے اپنی تشریف آوری ہوئی۔۔۔اندر سب انتظار کر رہے ہیں آپ کا۔۔۔۔"

وہ لوگ جیسے ہی ہوٹل پہنچے بازل جو اب تک اس کو نجانے کتنی بار کالز کر چکا تھا۔۔۔اب باہر کھڑا ان کا ہی منتظر تھا۔۔۔

"آ گیا ہوں اب۔۔۔رو کیوں رہے ہو۔۔۔؟؟"

نوشیر واں نے اسے کو سائیڈ پر ہٹاتے ہالہ کے لیے دروازہ کھولا تھا۔۔۔جو دیکھتے بازل اپنی جگہ پتھر کا ہوا تھا۔۔۔

یہ اس کا دوست ہی تھا۔۔۔یا اس کے بھیس میں کوئی اور آن گھسا تھا۔۔۔

بازل کو اپنی بصارتوں پر یقین نہیں آیا تھا۔۔۔

یقین تو اندر بیٹھی فرحین کو بھی نہیں آیا تھا۔۔۔اتنی عزت تو اس شخص نے آج تک اسے بھی بھی نہیں دی تھی۔۔۔جو اس کی محبت تھی۔۔۔وہ ہر بار یہی کہہ کر چھوڑ دیتی تھی کہ نوشیر واں یہ سب صرف اسے جیلس کرنے کے لیے کرتا ہے۔۔۔

مگر اس شخص کے تیور اسے ٹھیک نہیں لگ رہے تھے۔۔۔وہ میٹنگ کے دوران بھی کئی بار نوٹ کر چکی تھی کہ نوشیر واں اس سے زیادہ ہالہ کو دیکھتا تھا۔۔۔جو بات فرحین کے اندر طوفان برپا کر دیتی تھی۔۔۔

"مس فرحین داؤد قریشی نہیں آئے ابھی تک۔۔۔"

وہاں کے انتظامیہ نے فرحین کو مخاطب کیا تھا۔۔۔باقی سب آ چکے تھے۔۔۔

"کچھ مصروفیت کی وجہ سے وہ تھوڑا لیٹ آئیں گے۔۔۔انہوں نے اپنی ٹیم کا چارج مجھے دیا ہے۔۔۔میں سنبھالوں کی اس پریزینٹیشن اور پراجیکٹ کو۔۔۔"

فرحین نے جتاتی نگاہوں سے سب کی جانب دیکھتے کہا تھا۔۔۔

داؤد کی کمپنی بہت بڑی تھی۔۔۔یہی بات فرحین کو اس سے دور نہیں ہونے دیتی تھی۔۔۔

جبکہ دوسری جانب نوشیر واں کی کمپنی نے بھی ایک دم سے بہت پروگریس کی تھی۔۔۔جس کی وجہ سے وہ واپس اپنی پہلی والی پوزیشن پر آرہی تھی۔۔۔

وہ اب پارٹیز کے بجائے اپنا سارا دھیان آفس پر ہی دیتا تھا۔۔۔

وہ ایک ذہین شخص تھا۔۔۔جس کی ذہانت اور محنت سے اس کمپنی کی ساکھ واپس بحال ہوئی تھی۔۔۔اب اسے اچھے اچھے پراجیکٹ مل رہے تھے۔۔۔اسے ایک سال لگنا تھا داؤد قریشی کے لیول پر آنے کا۔۔۔

فرحین اب دل و جان سے اس کے پاس لوٹنا چاہتی تھی۔۔۔ مگر اسے اس بات کا ڈر بھی لگتا تھا کہ کہیں اب یہ گھمنڈی انسان اسے ریجکیٹ نہ کر دے۔۔۔

اس کی دماغ کا کوئی بھروسہ نہیں تھا۔۔۔ فرحین اب تک اس کے ساتھ جو کر چکی تھی اس کے بعد بھی اس کا رویہ نہیں بدلہ تھا۔۔۔ جس کی وجہ سے فرحین کو اب بھی پوری امید تھی کہ نوشیر واں کو واپس اسی کے پاس لوٹنا تھا۔۔۔

اس نے اپنی منگنی جان بوجھ کر ڈیلے کروادی تھی۔۔ مگر اب اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ داؤد سے منگنی کا کہہ دے۔۔۔۔

یقیناً اسے آفیشلی کسی اور کا ہوتے دیکھ اس شخص سے برداشت نہیں ہو پانا تھا۔۔

جو بات اسے اچھے سے پتا تھی۔۔۔

میٹنگ شروع ہو چکی تھی۔۔۔نوشیرواں اور فرحین اپنی کمپنی کے فیور میں اپنے پوائنٹس رکھ رہے تھے۔۔۔ہالہ خاموشی سے ان دونوں کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔

فرحین اپنی اداؤں سے کبھی مسکراتی کبھی بالوں کو جھٹکتی اسے اپنی جانب متوجہ کرنے کی کوشش کرتی اس کا دماغ کام سے ہٹانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔

مگر نوشیر واں گاہے بگاہے ہالہ کی جانب دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔اس کا یہ اگنور کرنا فرحین کا دماغ گھما گیا تھا۔۔۔

اسی لمحے داؤد قریشی اندر داخل ہوا تھا۔۔۔جب نوشیر واں کی جانب دیکھتی ہالہ کی نظریں اس کی جانب اٹھتیں اسے پتھر کا کر گئی تھیں۔۔۔اندر داخل ہوتے داؤد کا بھی کچھ ایسا ہی حال تھا۔۔۔۔

"تھینک گاڈ تم آ گئے۔۔۔"

فرحین نے اسے اپنے برابر آ کر بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا۔۔۔مگر اس کی نظریں تو ہالہ سے ہٹنے کا نام نہیں لے رہی تھیں۔۔۔

جس کی رنگت بالکل زرد پڑ چکی تھی۔۔

فرحین کے بلانے پر داؤد وہاں بیٹھ چکا تھا۔۔ مگر اس کی نظروں کا فوکس اب بھی ہالہ ہی تھی۔۔۔ جس نے گھبرا کر اپنے ماتھے پر آیا پسینہ صاف کیا تھا۔۔۔

"یہ لڑکی کون ہے۔۔؟؟"

داؤد نے ہالہ کی جانب دیکھتے فرحین سے پوچھا تھا۔۔۔

"نوشیرواں کی بیوی۔۔۔"

فرحین نے یہ الفاظ انتہائی ضبط سے ادا کیے تھے۔۔۔

وہ اس وقت نوشیر واں میں اتنی کھوئی ہوئی تھی کہ ہالہ کی شادی کا سن کر داؤد کے آنکھوں میں اترتا غصہ نہیں دیکھ پائی تھی۔۔

"میں اچھا فیل نہیں کر رہی۔۔۔میں باہر چلی جاؤں۔۔۔"

ہالہ نے کانپتے ہاتھوں سے نوشیر واں کا بازو پکڑتے کہا تھا۔۔۔

جبکہ اس کی بات پر نوشیر واں نے پریشان ہو کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"کیا ہوا تمہیں۔۔۔؟؟"

اس کی حالت اس وقت بہت زیادہ غیر ہو رہی تھی۔۔۔چہرا بالکل سفید ہو چکا تھا۔۔۔جیسے سارا خون کسی نے کھینچ لیا ہو۔۔۔

"مجھے گھٹن ہو رہی ہے۔۔۔میں باہر جا رہی ہوں۔۔۔"

ہالہ نے کانپتی ہوئی آواز میں کہا تھا۔۔۔اور وہاں سے اٹھ گئی تھی۔۔۔۔داؤد کی نظروں نے دور تک اس کا پیچھا کیا تھا۔۔۔۔

وہ بھی فون کا بہانہ بنا کر فون کان سے لگاتا باہر کی جانب بڑھا تھا۔۔۔

"ہالہ۔۔۔۔"

وہ ابھی چند قدم ہی آگے گئی تھی جب داؤد کی آواز پر اس کے قدم اپنی جگہ جم سے گئے تھے۔۔۔

"بڑی ہوشیار نکلی تم۔۔۔ مجھ سے بچنے کے لیے کس بندے کو پھنسالیا تم نے۔۔۔ تمہیں کیا لگا تھا یہ شخص تمہیں مجھ سے بچالے گا۔۔۔"

داؤد کے چہرے سے اس کی خوشی ٹپک رہی تھی۔۔۔ جس لڑکی کو وہ اور اس کا باپ پچھلے کئی مہینوں سے پاگلوں کی طرح ہر جگہ ڈھونڈ رہے تھے۔۔۔ وہ اس کے اتنے قریب تھی اور اسے پتا بھی نہیں چلا تھا۔۔۔

"خبر دار آگے مت بڑھنا گھٹیا انسان۔۔۔ورنہ میں اپنے شوہر کو بتا دوں گی۔۔۔وہ چھوڑیں گے نہیں تمہیں۔۔۔"

ہالہ نے واپس پلٹتے انگلی اٹھا کر اسے وارن کرتے اپنے خوف کر قابو پاتے کہا تھا۔۔

جبکہ اس کی بات سنتا وہ قہقہ لگا کر ہنسا تھا۔۔۔

"تمہارا شوہر تمہاری سچائی جانتا ہے کیا۔۔۔؟؟یقیناً نہیں۔۔۔ سوچو اگر وہ تمہارے بارے میں سچ جان گیا تو ایک سیکنڈ نہیں لگائے گا تمہیں اپنی زندگی سے باہر پھینکنے میں۔۔۔"

داؤد اس کی جانب بڑھتے ہوئے اس کے خوف کو مزید بڑھا گیا تھا۔۔۔

"چپ کر کے میرے ساتھ چلو تمہارے حق میں بہتر رہے گا۔۔۔۔"

داؤد اس سے کچھ فاصلے پر رک گیا تھا۔۔۔ کیونکہ دروازہ کھلنے کی آواز آئی تھی۔۔۔

نوشیرواں کی آواز سنتے ہالہ تیزی سے اس کی جانب بڑھی تھی۔۔۔

اس سے پہلے کہ نوشیر واں کچھ سمجھ پاتا۔۔۔ہالہ اس کے سینے میں چہرا چھپاتے اس کے گرد اپنے نازک بانہیں حمائل کرتی اس کے سینے سے آن لگی تھی۔۔۔

اس کے اس عمل پر نوشیر واں اپنی جگہ ساکت ہوا تھا۔۔داؤد کے انتہائی ناگواریت سے یہ منظر دیکھا تھا۔۔۔

باہر آتی فرحین کی نگاہیں بھی ان دونوں ہر جم گئی تھیں۔۔۔

"پلیز مجھے یہاں سے لے جائیں۔۔۔"

ہالہ نے کانپتی ہوئی آواز میں اسے کہا تھا۔۔۔نوشیر واں کو اس کی حالت دیکھ فکر ہونے لگی تھی۔۔۔

اس کا دھیان آگ اگلتی نگاہوں سے اپنی طرف دیکھتے داؤد کی جانب نہیں جا سکا تھا۔۔

اس نے ہالہ سے کوئی سوال نہیں کیا تھا۔۔۔اس کی نازک بانہوں کا حصار اپنے گرد محسوس کرتے وہ عجیب سے احساسات میں گھر گیا تھا۔۔

وہ جھکا تھا اور اس کے نازک وجود کو اپنی مضبوط بانہوں میں اٹھاتا دوسرے کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

ہالہ نے اس کے کوٹ کو اپنی مٹھیوں میں جکڑ رکھا تھا۔۔۔اس کے سینے پر اپنا ماتھا ٹکائے وہ اس وقت داؤد قریشی کی نگاہوں سے اوجھل ہو جانا چاہتی تھی۔۔۔۔

نوشیر واں نے روم میں لاتے اسے بیڈ پر بیٹھایا تھا۔۔۔مگر ہالہ تب بھی اس سے الگ نہیں ہوئی تھی۔۔۔اس شخص کی بانہوں میں اسے تحفظ کا جو احساس ہوتا تھا وہ اسے ہر خوف سے آزاد کر جاتا تھا۔۔۔

لیکن پھر اس سوچ کے آتے کہ جب انہیں اسکی حقیقت پتا چلے گی تو وہ اسے سب سے پہلے خود سے دور پھینکے گا۔۔

اسے نوشیر واں کے الفاظ بہت اچھے سے یاد تھے۔۔۔ جس کا کہنا تھا کہ اسے دھوکے باز لوگوں سے سخت نفرت تھی۔۔۔

وہ کسی کو بھی اتنی آسانی سے معاف نہیں کرتا تھا۔۔۔ اپنے باپ اور فرحین تک کو اس نے دوبارہ منہ نہیں لگایا تھا۔۔۔۔ پھر وہ تو کہیں بھی نہیں آتی تھی اس شخص کی زندگی میں۔۔۔

ہالہ کی آنکھوں میں آنسو بن کر اترنے لگے تھے۔۔۔

اس نے اپنا بازو نوشیر واں کے گرد مضبوطی سے باندھ رکھا تھا۔ جیسے اگر اس سے دور ہوئی تو مر جائے گی۔۔۔

نوشیر واں اپنی جگہ حیرت زدہ سا تھا۔۔۔اسے سمجھ نہیں آیا تھا کہ اچانک اس لڑکی کو ہوا کیا ہے۔۔

جو اس کے زرا سے لمس سے چڑھ جاتی تھی وہ اس وقت اس سے دور ہونے کا نام بھی نہیں لے رہی تھی۔۔۔

"مم میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔؟؟"

ہالہ کے لبوں سے سسکی کی صورت نکلا تھا۔۔۔

"ہالہ۔۔کیا ہوا ہے۔۔؟؟تم اتنی خوفزدہ کیوں ہو۔۔۔؟؟"

نوشیر واں نے بہت ہی نرمی سے اسے پکارا تھا۔۔۔جب ہالہ کو ایک دم سے احساس ہوا تھا کہ وہ یہ کیا کر رہی ہے۔۔۔

اسے خود ہی خود کو سنبھالنا تھا۔۔۔وہ اس شخص کو کچھ نہیں بتا سکتی تھی۔۔۔ورنہ یہ محفوظ سائبان چھن جانا تھا اس کے سر سے۔۔۔۔

"وہ۔۔وہ مجھے اچانک سے گھبراہٹ ہونے لگی تھی تو۔۔۔"

ہالہ اس سے دور ہوتے نگاہیں چراتے بولی تھی۔۔۔اس کی رنگت بالکل زرد ہو رہی تھی۔۔۔

اس سے پہلے کہ نوشیر واں اس سے کوئی بات کرتا ان کے

دروازے پر دستک ہوئی تھی۔۔۔

نوشیر واں کی اجازت ملنے پر اندر ہوتے داؤد اور فرحین کی جانب

دیکھتے ہالہ کی سانسیں پھر سے اٹکنے لگی تھیں۔۔۔

مگر داؤد کے تاثرات اب بالکل بدلے ہوئے تھے۔۔۔

"بھابھی کی طبیعت ٹھیک ہے۔۔۔ہم فکر مند ہو گئے تھے۔۔اسی

خاطر ان کو دیکھنے آ گئے۔۔۔"

داؤد کے لبوں سے اپنے لیے بھابھی لفظ سنتے ہالہ نے اپنے ہاتھ کے قریب رکھے نوشیر واں کے ہاتھ کو اپنی گرفت میں مضبوطی سے جکڑ لیا تھا۔۔۔نوشیر واں نے نگاہیں موڑ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جو اس وقت ان دونوں کے ہاتھوں کو ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔

فرحین کی نگاہیں بھی انہیں ہاتھوں پر تھیں۔۔۔۔

"ہم دونوں کو ایک دوسرے کی بہت عادت ہو چکی ہے۔۔۔ تھوڑی دیر کے لیے بھی اگر ایک دوسرے کی توجہ نہ ملے تو ایسی ہی حالت ہو جاتی ہے ہماری۔۔۔"

نوشیر واں نے ہالہ کے ہاتھ کو اپنی مضبوط گرفت میں لیتے اپنے لبوں سے لگاتے کہا تھا۔۔۔

اس کی اس استحقاق بھری ان کے سامنے کی گئی بے باک حرکت پر ہالہ کے چہرے کی زردیاں ایک دم سے سرخیوں میں بدل گئی تھیں۔۔۔اس نے ہالہ کے ہاتھ کو اب اپنے سینے کے مقام پر رکھ لیا تھا۔۔۔

اس شخص سے اس ایسی بے باکی کی امید نہیں تھی۔۔۔اس کو اس پل سامنے بیٹھے داؤد قریشی کا خوف بھی بھول چکا تھا۔۔۔اس کا دل بہت زور زور سے دھڑکنے لگا تھا۔۔۔

فرحین اندر تک جل اٹھی تھی۔۔۔۔وہ جانتی تھی نوشیر واں نے اسے دکھانے کے لیے ایسا کیا تھا۔۔۔۔

جبکہ ہالہ کی سانسیں منتشر ہوئی تھیں۔۔۔وہ داؤد سے بچنے کے لیے اس ستمگر کے قریب ہو رہی تھی۔۔۔ مگر اب اس کی اس جان لیوا قربت سے بچنے کے لیے کہاں جاتی۔۔۔

"بہت شکریہ آپ لوگ ہماری فکر میں آئے۔۔۔۔بٹ ناؤ وی نیڈ سم پرائیویسی۔۔۔"

نوشیر واں نے ان دونوں کی جانب دیکھتے بہت ہی مہذب انداز میں انہیں باہر کا راستہ دکھا دیا تھا۔۔۔ فرحین کے چہرے کے

تاثرات اسے خوشنودی بخش گئے تھے۔۔۔۔داؤد بھی ایک گہری نگاہ ہالہ پر ڈالتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

جس نے اس پورے دورانیے میں ایک بار بھی اس کی جانب نہیں دیکھا تھا۔۔

ان کے جانے کے بعد نوشیرواں اب کڑے تیوروں سے ہالہ کی جانب مڑا تھا۔۔۔

"یہ کیا کر رہی ہو تم آج۔۔؟؟"

ہالہ اس کی گرفت سے اپنا ہاتھ نکالتے اٹھ رہی تھی جب

نوشیر واں نے اس کا بازو دوبارہ پکڑ لیا تھا۔۔

"کک کیا کیا ہے میں نے۔۔۔؟؟"

اس کی گرفت سے اپنا بازو چھڑواتے ہالہ نے نا سمجھی سے پوچھا

تھا۔۔۔ہالہ کی رنگت اب بھی بہت زیادہ سرخ تھی۔۔۔

نوشیر واں اپنی جگہ سے اٹھتا اس کے مقابل آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔

"تم بہت اچھے سے جانتی ہو تم نے کیا کیا ہے۔۔۔"

وہ اس کے پھولے پھولے گلابی گالوں کو گہری نگاہوں سے دیکھتے اسے الٹے قدموں دور جاتے دیکھ اس کی جانب پیش قدمی کر چکا تھا۔۔۔

ہالہ اس کی مقناطیسی نگاہوں کی سحر انگیزی سے پزل ہو رہی تھی۔۔۔

"میری طبیعت خراب ہو گئی تھی اچانک سے۔۔۔میں سچ کہہ رہی ہوں۔۔۔"

ہالہ پیچھے کو ہوتی دیوار سے جا لگی تھی۔۔۔۔اس نے کانپتی آواز میں جھوٹ بولا تھا۔۔۔

نوشیر واں نے ہاتھ کی پشت سے اس کے گال کو چھوا تھا۔۔۔

"اتنے ملائم اور گلابی گال تو چھوٹے بچوں کے بھی نہیں ہوتے۔۔۔کیا کھاتی ہو تم۔۔۔"

اس کے گال اسے شروع سے بہت پسند تھے۔۔۔جو ہالہ کے چہرے کی معصومیت کو بڑھا دیتے تھے۔۔۔

اس کی بات پر ہالہ کے گال مزید لال ہوئے تھے۔۔۔جو نوشیر واں کی آنکھوں میں خماری سی بھر گئے تھے۔۔۔۔

ہالہ نے اس کے ہاتھ کو اپنے چہرے سے ہٹانا چاہا تھا۔۔۔ مگر

نوشیر واں اس کے ہاتھ کو پکڑ تا اوپر دیوار سے لگا گیا تھا۔۔۔ ایسا

کرنے سے ہالہ کی سلیوز نیچے کو ڈھلک گئی تھی۔۔۔ اب اس کی

دودھیا بازو پوری طرح سے واضح تھے۔۔۔۔

نوشیر واں کی آنکھوں کی خماری بڑھنے لگی۔۔۔

"نوشیر واں آفندی آپ پھر سے لمٹ۔۔۔۔"

ہالہ نے بولنا چاہا تھا مگر نوشیر واں اس کے لبوں پر انگلی رکھتا اسے

خاموش کروا گیا تھا۔۔۔۔

"مجھے اکسا کر ہر بار تم اتنی معصوم نہیں بن سکتی لڑکی۔۔۔ہر بار میں ضبط کیوں کروں۔۔۔اس بار تمہیں سہنا پڑے گا۔۔۔"

نوشیر واں اس کی دوسری کلائی بھی دیوار کے ساتھ لگا چکا تھا۔۔۔

اس کے اس ضدی لہجے پر ہالہ نے لرزتی پلکیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جس کی آنکھوں کی سرخی اس پل ہالہ کی دھڑکنوں کی رفتار مزید بڑھا گئی تھی۔۔۔وہ جس طرح سے اس کے نازک سراپے کو گھور رہا تھا۔۔۔مارے حیا اور خفت کے ہالہ جی جان سے لرز اٹھی تھی۔۔۔۔

"فرحین ناراض ہو گئی ہو گی آپ سے۔۔۔ آپ کو باہر۔۔۔"

ہالہ نے اس جان لیوا قربت سے بچنے کی خاطر اس کا دھیان فرحین کی جانب کروانا چاہا تھا۔۔۔ جب نوشیر واں اس کی جانب جھکتا اس کے گال سے اپنے گال کو مس کرتا اس کی نرماہٹیں محسوس کرتا اپنی بیئرڈ کو اس کے گال سے رگڑ گیا تھا۔۔۔۔

ہالہ اس کے اس عمل پر لرز اٹھی تھی۔۔۔ اس کے لبوں سے نکلتی سسکاری نوشیر واں کے جذبات کو مزید بھڑکا گئی تھی۔۔۔

"تمہیں میٹنگ روم میں کیا ہوا تھا۔۔۔؟؟ جو بھی پرابلم ہے مجھ سے شیئر کرو۔۔۔"

اس کا خوفزدہ ہو کر اپنے قریب ہونا نوشیر واں نے محسوس کیا تھا۔۔۔

"نن نہیں تو۔۔۔ایسا کچھ۔۔۔۔۔"

ہالہ اسے کبھی نہیں بتا سکتی تھی۔۔۔اس کی کانپتی آواز میں نکلتے الفاظ نوشیر واں اس کے لبوں ہی دبا گیا تھا۔۔اس شخص کی اس جارحانہ کاروائی پر ہالہ کانپ اٹھی تھی۔۔۔۔

وہ اس شخص کو کیسے بتاتی کہ وہ وقتی سکون کی خاطر اس کے قریب آتا تھا۔۔۔مگر اس کے لیے اپنے دل کو سنبھال پانا آسان نہیں تھا۔۔۔وہ کیوں اسے اپنا عادی کر رہا تھا۔۔۔

اس کے ان چھوئے وجود کو اپنے لمس کے احساس سے سجاتا پوری رہی سے اپنے نام کا کر چکا تھا۔۔۔

وہ اس کی نہیں تھی۔۔۔اور نہ یہ شخص اس کا تھا۔۔۔۔مگر اس ضدی شخص کو یہ بات سمجھانا انتہائی مشکل تھا۔۔۔

وہ اپنی ہی دنیا میں مست رہنے والا خود سر انسان تھا۔۔۔

مگر جو بھی تھا وہ اسے بہت اچھا لگنے لگا تھا۔۔۔دل کی خود غرضی اس کے معاملے میں بڑھنے لگی تھی۔۔۔

اس کے ہونٹوں کا شدت بھرا لمس اس کی سانسوں کو روک گیا تھا۔۔۔

اس کے لمس میں ملکیت کا احساس واضح محسوس ہوتا تھا۔۔وہ اسے ایسے چھوتا تھا جیسے وہ صرف اس کے لیے بنی ہو۔۔۔

نوشیر واں خود بھی اپنی اس کیفیت کے آگے بے بس ہو جاتا تھا۔۔۔

اس کو چھوتے وہ جیسے باقی ہر شے فراموش کر جاتا تھا۔۔اس نے اب ڈرنک کرنا بھی چھوڑ دیا تھا۔۔۔وہ سکون اب یہاں ملنے لگا تھا۔۔۔

وہ کتنے ہی خاموش لمحے ان کے ایسے ہی گزر گئے تھے۔۔۔

ایک دوسرے کی قربت کو محسوس کرتے وہ دونوں کے بیچ موجود کانٹریکٹ کا لفظ تک فراموش کر چکے تھے اس پل۔۔۔

ہالہ کی رکتی سانسیں اور کانپتے وجود کو دیکھتا وہ اس کی سانسوں پر رحم کر گیا تھا۔۔۔

ہالہ نے گہری ہوتی سانسوں کے ساتھ اس کے سینے پر اپنا سر ٹکا دیا تھا۔۔

اس نے نوشیرواں کی شرٹ کو اپنی مٹھیوں میں جکڑ رکھا تھا۔۔۔

"کوئی بھی پرابلم ہو تم مجھ سے ڈسکس کر سکتی ہو۔۔۔ آئم آل ویز دئیر فار یو۔۔۔"

یہ جو لمحہ ان کے بیچ آیا تھا وہ دونوں ہی اس پل ایک دوسرے سے نگاہیں نہیں ملا پا رہے تھے۔۔

ہالہ کا دل اس قدر تیز رفتاری سے دھڑک رہا تھا جیسے ابھی پسلیاں توڑ کر باہر آن ٹھہرے گا۔۔۔اس کو کوئی بات سمجھ نہیں آ رہی تھی۔۔اس کے دماغ سے اس وقت داؤد کا خیال بھی نکل چکا تھا۔ ہر خوف سے بڑھ کر اس شخص کی قربت کا احساس اس کو گھیرے میں لیے ہوئے تھا۔۔۔

نوشیر واں کے حواس بھی اس وقت جگہ پر نہیں تھے۔۔وہ پیشانی ملتا اسے باہر آنے کا کہتا خود بھی باہر نکل گیا تھا۔۔۔

ہالہ کی نگاہیں اس کی چوڑی پشت پر ٹھہر سی گئی تھیں۔۔۔اسے دیکھ کر تحفظ کا احساس بڑھ جاتا تھا۔۔۔

خوف کہیں دور بھاگ جاتا تھا۔۔۔

اسے خبر بھی نہیں ہوئی تھی دل کب اس کی تمنا کرنے لگا تھا۔۔

کیا وہ بھی ایسا چاہتا تھا۔۔۔اسکے لمس میں تو ایک عجیب سا استحقاق اور ملکیت کا احساس نمایاں ہوتا تھا۔۔

جب سے اس نے بتایا تھا کہ اس کی زندگی میں کوئی اور ہے۔۔۔

اس ضدی شخص کی شدتیں اور گستاخیاں مزید زور پکڑ گئی تھیں۔۔۔

ہالہ کو سمجھ نہیں آتا تھا کہ وہ اسے کیسے بتائے کہ اس کا دل یہ سب نہیں سہہ پا رہا تھا۔۔وہ اس کے لیے اب اجنبی نہیں رہا تھا۔۔۔

اس کے دل کا مکین بن چکا تھا۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"حرا مجھے بہت ٹینشن ہو رہی ہے۔۔۔کچھ سمجھ نہیں آ رہی کیا کروں۔۔۔؟؟جن لوگوں سے بچ کر یہاں چھپنے آئی تھی۔۔۔وہ تو اسی گھر کا فرد بننے جا رہا ہے۔۔۔میں کیا کروں گی اب۔۔؟"

ہالہ نے گھر آتے ہی حرا کو کال ملائی تھی۔۔

جو اس کی بات سنتے پریشان ہوئی تھی۔۔۔

"اوہ نو ہالہ اب کیا ہو گا۔۔۔ویسے اگر اس نے نوشیر واں بھائی کے سامنے تم سے بات کرنے کی ہمت نہیں کی تو وہ ان کے سامنے کھل کر کبھی نہیں آئے گا۔۔۔اللہ کا شکر ہے ٹھیک وقت پر تمہارا نکاح ہو گا ورنہ اگر وہ تم تک پہلے پہنچ جاتا تو۔۔۔"

حرا اپنی بات مکمل نہیں کر پائی تھی۔۔۔اس کی بھی اس وقت ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔۔

انہیں بالکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ ایسا بھی ہو جائے گا۔۔۔۔

"اگر اس نے نوشیر واں کو کچھ بھی بتا دیا تو۔۔۔یہ لوگ مجھ پر بھروسہ بالکل بھی نہیں کریں گے۔۔۔نوشیر واں تو ویسے ہی بہت غصے والے ہیں۔۔۔وہ کسی کی نہیں سنتے۔۔۔دیکھنا مجھے اس گھر سے نکال دیں گے۔۔۔

میں کہاں جاؤں گی حرا۔۔۔میں پھر سے اس جہنم میں نہیں جانا چاہتی تھی۔۔۔"

وہ مسلسل رو رہی تھی۔۔۔نوشیر واں بازل کے ساتھ کہیں باہر گیا ہوا تھا۔۔

"تم فکر مت کرو۔۔کچھ نہیں ہو گا۔۔۔اللہ پر یقین رکھو۔۔۔ اب تک تمہاری حفاظت کی ہے۔۔۔آگے بھی کرے گا۔۔۔تم بس نوشیر واں بھائی کو اپنے قریب کرنے کی کوشش کرو۔۔بھاڑ میں جائے یہ کانٹریکٹ۔۔اگر ایک بار وہ تمہارے ہو گئے تو پھر تم پوری طرح سے محفوظ ہو جاؤ گی۔۔۔"

حرا اسے مخلص دوستوں کی طرح سمجھانے لگی تھی۔۔۔

اس کی بات سمجھتے ہالہ کی رنگت تپ اٹھی تھی۔۔۔

"نن نہیں ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔وہ فرحین سے محبت کرتے ہیں۔۔۔میرے قریب کبھی نہیں آئیں گے۔۔۔اور نہ میں ایسا چاہتی ہوں۔۔۔تت تم میرے ماضی سے واقف ہونا۔۔۔"

ہالہ کا دل بوجھل ہونے لگا تھا۔۔۔اس کا دل بھی تو یہی چاہتا تھا جو حرا نے کہا تھا۔۔مگر اس کی زندگی میں آج تک کبھی ایسا کچھ نہیں ہوا تھا جیسا وہ چاہتی تھی۔۔

"ہالہ خدا کے لیے پھر سے کوئی بے وقوفی مت کرو۔۔میں نے دیکھا ہے فرحین کو۔۔۔تم اس سے ہزار درجے بہتر ہو۔۔۔آرام سے نوشیرواں بھائی کے دل میں اس کی جگہ لگ سکتی

ہو۔۔۔پلیز ہالہ اگر پھر سے اس جہنم میں نہیں جانا چاہتی تو خدا کے لیے میری بات سنو اور سمجھو۔۔۔۔اب کی بار تمہاری جان کو بھی خطرہ ہو سکتا ہے۔۔۔"

حرا اسے سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔مگر ہالہ اس کی بات نہیں سن رہی تھی۔۔

"صرف میری ہی نہیں اب میری ساتھ ساتھ نوشیرواں کی جان کو بھی خطرہ ہی ہالہ۔۔۔اور وہ کچھ جانتے بھی نہیں ہیں۔۔۔مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا کیا کروں۔۔۔بتادوں سب کچھ انہیں۔۔۔جو ہو گا دیکھا جائے گا۔۔۔"

ہالہ کی بے چینی اور فکر بڑھنے لگی تھی۔۔۔

"نہیں ہالہ ایسا کچھ مت کرنا۔۔تم ابھی نہیں جانتی وہ کس طرح کے ہیں۔۔۔سچ جان کر اگر انہیں نے تمہیں خود گھر سے نکال دیا پھر۔۔۔مجھے لگ رہا ہے داؤد خود سے کچھ نہیں بولے گا اور نہ تمہیں کوئی نقصان پہنچا سکتا ہے۔۔تم جس انسان کی بیوی ہو اسے نقصان پہنچانا اتنا آسان نہیں ہے۔۔۔"

حرا اسے بار بار سمجھا رہی تھی۔۔۔ہالہ کی پریشانی کم ہونے کے بجائے مزید بڑھ گئی تھی۔۔۔۔

"ہالہ ہم سب کزنز کچھ دنوں کے لیے ناردرن ایریاز گھومنے پھرنے جا رہے ہیں۔۔تم بھی ہمارے ساتھ چلو گی۔۔"

وہ نیچے آئی تھی۔۔۔جہاں سب کزنز بیٹھے پرجوش انداز میں اپنی پلاننگ ترتیب دے رہے تھے۔۔

"بھابھی کو بتا دیں کہ ان کے شوہر نامدار ہمارے ساتھ نہیں آ رہے۔۔۔ہر بار نوشیرواں کی نجانے کتنی منتیں کی جاتی ہیں۔۔۔مگر یہ ضدی انسان کسی کی نہیں سنتا۔۔۔فرحین ہر بار اس سے ناراض ہو کر جاتی تھی۔۔۔اور پھر خود ہی مان جاتی تھی۔۔۔"

عروج کی بات پر سب نے ہی اسے گھورا تھا۔۔۔ہالہ کے سامنے فرحین کا ذکر کرنے کی کیا ضرورت تھی۔۔۔

فرحین بھی تبھی وہاں آن بیٹھی تھی۔۔۔

"اس بار کیا بدلہ ہے۔۔۔وہ اس بار بھی نہیں آئے گا۔۔۔"

فرحین کی بات پر منال نے گہرا سانس بھرا تھا۔۔۔۔یہ لڑکی جونک کی طرح اس کے بھائی سے چپکی ہوئی تھی۔۔اس کی جان ہی نہیں چھوڑ رہی تھی۔۔۔

"کیا پتا آ بھی جائے۔۔؟؟اپنی بیوی کے بغیر ایک پل کے لیے بھی نہیں رہ سکتا۔۔"

منال خاموش نہیں رہ پائی تھی۔۔

ہالہ نے کبھی فرحین کی کسی بات کا کوئی ری ایکشن نہیں دیا تھا۔۔۔وہ نوشیرواں کی محبت تھی۔۔

جسے دوبارہ حاصل کرنے کی خاطر اس شخص نے اسے اپنی زندگی میں شامل کیا تھا۔۔

"منال آپی آپ بہت معصوم ہیں۔۔۔ابھی ٹھیک سے جانتی نہیں ہیں اپنے بھائی کو۔۔۔وہ اس وقت ریا کے ساتھ ہے۔۔اس کی بانہوں میں۔۔۔یہ بیوی والا ٹوکن اس نے اپنی وہی عیاشیاں چھپانے کے لیے آپ سب کو دے رکھا ہے۔۔۔اور آپ سب کو لگتا تھا کہ اسے چھوڑ کر میں نے غلطی کی۔۔

میں کبھی بھی غلط فیصلے نہیں کرتی۔۔۔میرے ہونے والے شوہر کے دل و دماغ میں صرف میں ہوں۔۔۔وہ مخلص ہے میرے ساتھ۔۔۔دوسری لڑکیوں کو دیکھنا بھی گناہ سمجھتا ہے۔۔"

فرحین اپنے مخصوص مغرور انداز میں بولتی داؤد قریشی کی جو تعریفیں کر رہی تھی۔۔۔

ہالہ کی حالت غش پڑنے کے قریب تھی۔۔۔وہ کیسے بتاتی اس بے وقوف لڑکی کو کہ اس نے ہیرا ٹھکرا کر کوئلے کو ہاتھ میں پکڑ لیا تھا۔۔۔جس کی ملی کالک سے چھٹکارا پانا آسان نہیں تھا۔۔۔

وہیں نوشیر واں کے کسی لڑکی کے پاس ہونے کے خیال سے اس کے اندر بے چینی اور غصہ بھر گیا تھا۔۔۔

وہ ان لوگوں کے ساتھ ٹرپ پر جانے کی حامی بھرتی اپنے کمرے میں آگئی تھی۔۔

وہ کیوں ان غلط لڑکیوں کے پاس جاتا تھا۔۔کیوں نہیں سنبھل جاتا تھا۔۔۔

انہیں سوچوں میں الجھتی وہ نیند کی آغوش میں جا چکی تھی۔۔۔

اسے سوئے ابھی بمشکل ایک گھنٹا ہی گزرا تھا جب دروازہ بند کمرے کی زور دار آواز پر وہ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی تھی۔۔۔۔

اس نے نگاہیں موڑ کر آواز کی سمت دیکھا تھا۔۔جہاں وہ واش روم کا دروازہ بند کرتا ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے جا کھڑا ہوا تھا۔۔

ہالہ نے نیند کی خمار سے بوجھل ہوتی آنکھوں کو بمشکل کھولتے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

جس کو دیکھ کر صاف لگ رہا تھا کہ اس نے جان بوجھ کر ایسا کیا تھا۔۔۔

"آپ نے جان بوجھ کر میری نیند خراب کی ہے۔۔۔۔؟؟"

ہالہ کو اس پر ویسے ہی بہت غصہ تھا۔۔۔اوپر سے اس شخص کی یہ حرکت اسے مزید تپا گئی تھی۔۔۔

نوشیر واں نے نگاہیں موڑ کر اس کا پھولا پھولا گلابی چہرا دیکھا تھا۔۔۔جو غصے میں مزید حسین لگتی تھی۔۔۔

"ہاں۔۔۔بیوی کا حق بنتا ہے کہ شوہر جب تک خیر خیریت سے گھر نہ آجائے بیوی کو اس کا انتظار کرنا چاہیے۔۔۔نہ کے گھوڑے گدھے بیچ کر سو جائے۔۔۔اس گھر کی ساری خواتین کو دیکھو کیسے انتظار کرتی ہیں اپنے شوہروں کا۔۔۔"

نوشیرواں اس کی جانب آتے اس کے نازک سراپے کو گہری نگاہوں سے گھورتے ہوئے بولا تھا۔۔

جو اس وقت نیند کے خمار سے آنکھیں ملتی بہت زیادہ کیوٹ لگ رہی تھی۔۔۔

مہرون رنگ کے پلین سوٹ میں اس کی دودھیا رنگت مزید دھمک رہی تھی۔۔اس کی جانب دیکھتے بس دیکھتے ہی رہنے کو دل چاہتا تھا۔۔۔وہ لڑکی بے پناہ حسین تھی۔۔۔۔

اس کی معصومیت اس کی دلکشی میں مزید اضافہ کر دیتی تھی۔۔۔

نوشیر واں کی بات پر اس کا چہرا غصے کے عالم میں مزید تپ اٹھا تھا۔۔۔

وہ اس کے پیروں کے قریب صوفے پر آن بیٹھا تھا۔۔۔ہالہ نے اپنے پیروں کو سمیٹا تھا۔۔۔

نوشیر واں نے اس کے دودھیا گلابی پیروں کو بہت قریب سے دیکھا تھا۔۔انہیں دیکھ کر جو ملائمت کا احساس ہوتا تھا۔۔ان پیروں کو چھونے کو دل چاہتا تھا۔۔

"آپ میرے شوہر نہیں ہیں۔۔اور دوسری بات باقی سب کے شوہر کام سے واپس آتے ہیں تو ان کی بیویاں ان کا انتظار کرتی ہیں۔۔۔دوسری عورتوں کے پاس سے لوٹ کر آنے والے شوہروں کا نہیں۔۔۔"

وہ خفگی سے بولتی پاؤں سمیٹ کر اکھٹی ہو کر لیٹتی چادر چہرے پر سر تک اوڑھ گئی تھی۔۔۔

اسے فرحین کی بات کے بعد سے نوشیر واں پر بہت زیادہ غصہ تھا۔۔۔وہ کیوں جاتا تھا اس لڑکی کے پاس۔۔۔

جبکہ نوشیر واں تو اس کی جانب دیکھتا رہ گیا تھا۔۔۔وہ خالصتاً بیویوں والے انداز میں اسے خفگی دکھا رہی تھی۔۔۔

یقیناً اس تک خبر پہنچا دی گئی تھی کہ وہ ریا کے ساتھ تھا۔فرق کس کو پڑنا چاہیے تھا اور فرق پڑ کس کو رہا تھا۔۔۔

وہ پیشانی مسلتا صوفے کی پشت سے سر ٹکاتا اس سکڑی سمٹی لڑکی کو کمبل کے اوپر سے گھور گیا تھا۔۔۔۔

"جن بچاری شوہروں کو بیویاں لفٹ نہ کروائیں انہیں باہر جانا پڑتا ہے۔۔۔"

نوشیرواں بھی اس کے قریب ہی پھیل کر بیٹھتا اسی کے انداز میں طنز کر گیا تھا۔۔۔

"میں اپنی بات نہیں کر رہی۔۔۔آپ اس طرح سے ریا کے پاس جا کر فرحین کو مزید خود سے بد ظن کر رہے ہیں۔۔۔اس نے ہی مجھے بتایا کہ آپ ریا کے ساتھ تھے۔۔اس نے اس بات پر کافی مائنڈ بھی کیا ہوا تھا۔۔۔"

ہالہ نے کمبل سے چہرا نکالتے اسے سمجھایا تھا۔۔۔

ہالہ کے بال صوفے کے ہینڈ پر بکھرے ہوئے تھے۔۔وہ کمبل کو چہرے تک ڈھانپے لیٹے لیٹے بولی تھی۔۔۔۔

"تو کیا کرنا چاہئے مجھے۔۔۔؟؟فرحین کے دل سے بدگمانی دور کرنے کی خاطر۔۔۔"

وہ اس کے قریب ہوتے اس کی بڑی بڑی دلنشین آنکھوں میں جھانکتے پوچھ رہا تھا۔۔

ہالہ اس کے اس طرح سے قریب آنے پر گھبرا گئی تھی۔۔اس کی رنگت پھر سے سرخ ہوئی تھی۔۔۔

"ہم سب کل ناردرن ایریاز جا رہے ہیں۔۔۔آپ بھی آجائیں وہاں۔۔۔جتنا ٹائم ملے فرحین کے ساتھ سپینڈ کریں وہ خوش ہو جائے گی۔۔۔اور کیا پتا آپ سے صلاح کرنے کی حامی بھی بھر لے۔۔۔"

ہالہ نے اسے مشورے سے نوازا تھا۔۔۔اس کا آدھا چہرا ابھی کمبل میں ڈھکا ہوا تھا۔۔۔

شاید وہ اس کی گہری بولتی نگاہوں سے بری طرح پزل ہو رہی تھی۔۔نوشیرواں نے ہاتھ بڑھایا تھا اور اس کے چہرے سے کمبل دھیرے سے سرکا دیا تھا۔۔۔۔

وہ اب پوری طرح سے اس پر جھک چکا تھا۔۔۔

"اگر اس نے مجھے پھر سے ریجیکٹ کر دیا تو میں کیا کروں گا۔۔۔

میرا دل ٹوٹ جائے گا پھر سے۔۔۔کون سنبھالے گا مجھے۔۔۔"

اس کے بالوں کو نرمی سے چھوتے وہ اس کے چہرے پر آئی لٹوں کو کان کے پیچھے اڑس گیا تھا۔۔

اس کے ایسا کرنے سے اس کی انگلیاں ہالہ کے چہرے سے ٹچ ہوئی تھیں۔۔وہ بہت ہی زیادہ دوستانہ لہجے میں بات کر رہا تھا۔۔

ہالہ اس کے ہاتھ کو جھٹک نہیں ہوئی تھی۔۔۔۔

جو کبھی اس کے بالوں کو اپنے اوپر لپیٹ لیتا تھا تو کبھی اس کے چہرے کی نرماہٹوں کو اپنی پوروں پر محسوس کرتا تھا۔۔۔

اس کی دھیمی خوبصورت لہجے میں بولی گئی بات سماعتوں کو بہت بھلی معلوم ہوتی تھی۔۔۔

جب بھی بندہ فرسٹریشن میں ہوتا تھا۔۔۔یہ آواز سن کے دماغ کو سکون ملنے لگتا تھا۔۔۔

"وہ مان جائے گی۔۔۔میں نے اس کی آنکھوں میں آپ کے لیے محبت اور فکر دیکھی ہے۔۔۔آپ ایک بار کوشش تو کریں وہ آپ کو واپس نہیں لوٹائے گی۔۔۔"

ہالہ اسے بچوں کی طرح سمجھا رہی تھی۔۔۔

نوشیرواں اسے تکے گیا تھا۔۔۔جو اس کے بہت قریب ہو جانے پر پزل ہو رہی تھی۔۔اس کی گرم تپش زدہ سانسیں ہالہ کے چہرے کو جھلسا گئی تھیں۔۔۔

وہ اسکی بات آرام سے سن رہا تھا۔۔اس لیے ہالہ نے اس بات کو اگنور کیا تھا۔۔۔

"اگر اس نے مجھے قبول نہ کیا تو میرا دل ٹوٹ جائے گا۔۔کیا تم مجھے سنبھالو گی۔۔۔"

اس کے سوال پر ہالہ نے گھنیری پلکیں اٹھا کر حیرت سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"مم میں۔۔۔نن نہیں۔۔۔میرا مطلب میں جب تک ہوں یہاں پر آپکی مدد کروں گی۔۔۔"

ہالہ اس کی مقناطیسی نگاہوں کی کشش سے کنفیوژ ہو رہی تھی۔۔۔

اس کی رنگت میں گھلتی سرخیاں نوشیرواں کی نگاہوں جکڑ رہی تھیں۔۔

"مجھے بہت سخت بھوک لگی ہے۔۔"

نوشیر واں کی نگاہیں اس کے ہونٹوں کو چھو رہی تھیں۔۔۔اس کی بات نارمل تھی مگر اس نے جس انداز میں کی تھی ہالہ کی رنگت دہک اٹھی تھی۔۔۔

"کیوں آپ کی ریا نے کھانا کھلایا نہیں آپ کو۔۔۔"

وہ اس کی نگاہوں سے گھبراتے جلدی سے بولی تھی۔۔۔جو اس کے دونوں اطراف اپنی ہتھیلیاں جمائے اس کی دلفریب مہک کو اپنی سانسوں میں اتارتا ساری تھکن بھول چکا تھا۔۔۔

آج اس کا پورا دن کام کرتے گزرا تھا۔۔۔

اس کی کمپنی اب اپنی بہتر پوزیشن پر واپس آ رہی تھی۔۔۔کیونکہ اس نے اپنے کام پر دھیان دینا شروع کر دیا تھا۔۔

وہ خود بھی نہیں جانتا تھا کہ وہ ایسا کیوں کر رہا تھا۔۔۔مگر اب سنور نے کو دل کرتا تھا۔۔۔

"اب باہر کے کھانے کی عادت نہیں رہی۔۔۔"

معنی خیزی سے بولتا وہ اس کے ہونٹوں سے اٹکی بالوں کی لٹ کو انگلی سے کان کے پیچھے کرتے بولا تھا۔۔۔۔

اس کی انگلیاں ہالہ کے لبوں سے ٹچ ہوئی تھیں۔۔اسے اپنے پورے وجود میں کرنٹ دوڑتا محسوس ہوا تھا۔۔

اس کی انگلیاں اب ہالہ کے کان کی لوح کو چھو رہی تھیں۔۔۔ہالہ سے اپنی پلکیں اٹھانا محال ہوا تھا۔۔۔

نوشیر واں کو اس کے لرزتے ہونٹ اپنی جانب مائل کر رہے تھے۔۔۔ان کو محسوس کرنے کو اس پل شدت سے دل چاہا تھا۔۔۔۔

"مم میں آپ کے لیے کھانا گرم کرتی ہوں۔۔۔"

اس سے پہلے کہ وہ اس کے لبوں پر قابض ہوتا۔۔۔ہالہ نے کانپتی ہوئی آواز میں کہا تھا۔۔۔

وہ ہولے ہولے لرز رہی تھی۔۔۔۔اس شخص کی قربت اس کے ہوش ایسے ہی بھلا دیتی تھی۔۔۔۔

اس کی گھبراہٹ دیکھ نوشیرواں مسکرایا تھا۔۔۔

"شیور۔۔۔۔۔"

وہ پیچھے ہوا تھا۔۔ہالہ اپنا دوپٹہ اٹھاتی تیزی سے کمرے سے نکل گئی تھی۔۔۔۔

نوشیر واں کی نگاہیں اس کی نازک کمر پر بکھرے بالوں پر جم سی گئی تھیں۔۔۔

"اوہ گاڈ۔۔۔۔"

اپنے گھنے سیاہ بالوں میں انگلیاں پھنسا کر رہ گیا تھا۔۔

وہ اٹھنے لگا تھا جب اسے بازل کی کال آنے لگی تھی۔۔۔

"کہاں ہو۔۔۔؟"

اس کی فوراً کال پک کرنے پر بازل کو حیرت ہوئی تھی۔۔

"گھر پے۔۔۔"

مختصر سا جواب دیا گیا تھا۔۔۔جو بازل کو خوشگوار حیرت میں مبتلا کر گیا تھا۔۔۔

"توریا کی برتھ پارٹی پر نہیں آرہا۔۔۔؟؟"

بازل پیچھے لگے میوزک کی وجہ سے حیرت بھری اونچی آواز میں بولا تھا۔۔

"نہیں۔۔۔"

نوشیرواں بے دلی سے بولا تھا۔۔۔

"کیوں۔۔۔؟؟؟"

بازل کو یقین نہیں آرہا تھا۔۔۔

"دل نہیں چاہ رہا تھا۔۔۔ویسے بھی میں اب اس سے تعلق ختم کر چکا ہوں۔۔۔"

نوشیر واں نے تفصیل سے بتایا تھا۔۔۔جو سنتے بازل نے فون کان سے ہٹاتے سکرین کو گھورا تھا۔۔۔

"تو اس کا مطلب تم فرحین کی شرائط ماننے کو تیار ہو۔۔۔؟"

بازل اس کی وجہ سے ہی ریا کی پارٹی میں گیا تھا۔۔اب وہاں سے نکل رہا تھا۔۔۔

"میں نے ایسا کب کہا۔۔۔؟؟"

نوشیرواں سیدھی طرح کوئی بات نہیں بتاتا تھا۔۔

"تو پھر اس قدر سدھرنے کی وجہ۔۔۔؟؟"

بازل اس کے منہ سے کچھ اور سننے کا خواہاں تھا۔۔۔ مگر اسے بالکل بھی امید نہیں تھی کہ وہ ایسا کچھ بھی بولے گا۔۔۔

"اب تک سب کچھ بگاڑا ہی ہے۔۔ تو سوچا اب کچھ سدھار لوں۔۔۔"

نوشیرواں کمرے سے نکلتا باہر کی جانب بڑھا تھا۔۔۔

"اللہ کرے تو پوری طرح سے سدھر جائے اور زندگی میں پہلی بار عقلمندی کا فیصلہ کر کے بھابھی کو اپنی زندگی سے جانے سے روک لے۔۔۔"

بازل بھی منال کی طرح یہی چاہتا تھا کہ وہ اب فرحین جیسی لڑکی کے پیچھے نہ جائے۔۔۔

مگر ہالہ اس کے ٹائپ کی نہیں تھی۔۔۔اسے بولڈ لڑکیاں پسند تھیں۔۔۔ہالہ اس کی پسند سے بالکل مختلف تھی۔۔

"مجھے اچھے سے پتا کے کس کو اپنی زندگی میں رکھنا ہے اور کس کو نکالنا ہے۔۔۔تم اپنے مشورے اپنے پاس رکھو اور فون بند

کرو۔۔۔میری بیوی میرے لیے کھانا گرم کر رہی ہے۔۔۔مجھے بہت بھوک لگی ہے۔۔۔دوبارہ مجھے ڈسٹرب نہ کرنا۔۔۔"

نوشیرواں اسے آخری میں گہرا جھٹکے سے دوچار کرتا کال کاٹ گیا تھا۔۔۔

بازل کے چہرے پر بھی مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔۔تو کیا وہ ہالہ کی وجہ سے ریا سے سب ختم کر چکا تھا۔۔

"اللہ کرے سب ویسا ہی ہو۔۔۔جیسا میں سوچ رہا ہوں۔۔۔"

بازل کی مسکراہٹ اب مزید گہری ہونے لگی۔۔۔

ہالہ اپنے دھیان کی کھانا گرم کر رہی تھی۔۔جب نگاہوں کی تپش کے احساس پر اس نے پلٹ کر دروازے کی جانب دیکھا تھا۔۔

وہ دروازے میں کھڑا اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔اس کی نگاہوں کو ارتکاز نوٹ کرتی وہ گھبرا سی گئی تھی۔۔۔

آج اس شخص کے انداز پہلے سے بہت بدلے ہوئے تھے۔۔ہالہ اس کی نظروں سے بری طرح سے گھبرا جاتی تھی۔۔۔

وہ ابھی خاصی کانفیڈنٹ لڑکی اس شخص کے آگے اپنے ہوش گنوا بیٹھتی تھی۔۔۔

اس نے بالوں کو اب سمیٹ کر جوڑے کی شکل میں باندھ رکھا تھا۔۔۔

"تمہیں کس نے کہا کہ میں ریا کے ساتھ تھا۔۔؟؟"

نوشیرواں کی ساری توجہ اس پر تھی۔۔۔وہ سادگی میں بھی بہت پیاری لگتی تھی۔۔۔۔

"فرحین نے بتایا۔۔۔"

اس نے وہیں کچن میں پڑے ڈائننگ ٹیبل پر کھانا رکھتے جواب دیا تھا۔۔۔۔

نوشیر واں کرسی پر آن بیٹھا تھا۔۔۔ہالہ اس کے سامنے کھانا رکھتے مڑنے لگی تھی جب نوشیر واں نے اس کی کلائی اپنی گرفت میں لی تھی۔۔۔

"میرے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھاؤ۔۔۔"

نوشیر واں نے اس کو ہلکے سے جھٹکے سے قریب کھیں چا تھا۔۔

"میں کھا چکی ہوں۔۔۔"

ہالہ اس شخص کا کچن میں بھی ایسے ہی کھلم کھلا انداز دیکھ گھبرا گئی تھی۔۔

"مجھے کمپنی دو۔۔۔"

نوشیرواں اس کی مزاحمت پر اسے اپنے مزید قریب کر رہا تھا۔۔۔ہالہ پوری طرح سے اس پر جھک آئی تھی۔۔

اس شخص کی سحر انگیزی اس کے ہوش اڑا رہی تھی۔۔وہ دونوں ایک دوسرے کے بے انتہا قریب تھے۔۔۔

ہالہ اسے باز رکھنے کی کوشش کر رہی تھی مگر وہ اسے اتنا ہی اپنے قریب کر رہا تھا۔۔

اس کی گرم سانسیں ہالہ کے چہرے کو جھلسا رہی تھیں۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ اپنے دل کی خواہش پر عمل کرتا اسے کو محسوس کرتا۔۔۔جب دروازے پر آہٹ کے ساتھ ساتھ فرحین کے کھنکھارنے کی آواز آئی تھی۔۔

نوشیرواں کا دھیان بٹا تھا اور ہالہ نے جلدی سے اس کی گرفت سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا تھا۔۔۔

فرحین کی رنگت اس وقت بے انتہا سرخ تھی۔۔۔مٹھیاں بھینچے وہ آگے بڑھی تھی۔۔۔

نوشیرواں نے پلٹ کر ہالہ کی جانب دیکھا تھا۔۔جواب اس سے دور جا چکی تھی۔۔۔

اس نے گہرا سانس بھرتے سامنے پڑا پانی کا گلاس لبوں سے لگا لیا تھا۔۔۔

"لگتا ہے میں غلط وقت پر آ گئی۔۔۔"

ہالہ کی سرخ پڑتی رنگت پر چوٹ کرتے اس نے کہا تھا۔۔۔ہالہ سے ہوتیں اس کی نگاہیں اب نوشیرواں کی جانب تھیں۔۔جو بہت ہی دلجمعی سے کھانا کھا رہا تھا۔۔۔

"ہمممہ بالکل ٹھیک لگ رہا ہے تمہیں۔۔۔مگر اب کیا ہو سکتا ہے۔۔۔تم ہمیں ڈسٹرب کر چکی ہو۔۔۔"

نوشیر واں نے کندھے اچکاتے لاپرواہی سے کہا تھا۔۔۔

ہالہ نے اس کی چوڑی پشت کو گھورا تھا۔۔۔وہ فرحین کو جیلس کرنے کے لیے کچھ بھی بول دیتا تھا۔۔

"مجھے تم سے بات کرنی ہے نوشیر واں۔۔۔"

فرحین رخ دوسری جانب موڑ کے کھڑے ہالہ کی جانب دیکھتے بولی تھی۔۔۔

"ہاں بولو۔۔۔ہالہ یہاں آؤ۔۔۔"

نوشیر واں نے اسے بھی ساتھ ہی مخاطب کرتے اپنے پاس بلایا تھا۔۔۔

فرحین جو اس کے ساتھ رکھی کرسی پر بیٹھ رہی تھی۔۔۔اسے نوشیر واں کا ہالہ کو بلانا بالکل بھی اچھا نہیں لگا تھا۔۔۔

"نہیں آپ لوگ بات کریں میں روم میں جا رہی ہوں۔۔مجھے نیند آئی ہے۔۔۔"

ہالہ فرحین کو اس کے قریب بیٹھتے دیکھ سہولت سے انکار کرتی وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔

"بہت اچھی لگنے لگی ہے تمہیں۔۔۔یا صرف وقت گزاری کے لیے پیسوں پر رکھی ہے۔۔۔"

فرحین کے انداز میں ہالہ کے لیے بے پناہ حقارت تھی۔۔

نوشیر واں نے سلگتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"تم اتنی آسانی سے کسی کے بارے میں بھی اتنا غلط کیسے بول لیتی ہو۔۔۔"

نوشیر واں نے پانی کا گلاس لبوں سے لگاتے اپنے غصے پر قابو پاتے کہا تھا۔۔

ہالہ کے بارے میں کہے گئے یہ الفاظ سے آگ لگا گئے تھے۔۔۔وہ خود بھی حیران تھا کہ وہ اس لڑکی کے لیے اتنا کنسرن دکھا رہا تھا۔۔جسے اپنی زندگی میں شامل ہی اس نے فرحین کو واپس پانے کے لیے کیا تھا۔۔۔

"میں اچھے سے جانتی ہو نوشیرواں تم صرف مجھ سے محبت کرتے ہو۔۔۔میری محبت واپس پانے کے لیے ہی تم نے اس لڑکی کو اپنی زندگی میں شامل کیا ہے۔۔۔نوشیرواں پلیز جیسے ریا کو اپنی زندگی سے نکال چکے ہو۔۔۔ویسے اسے بھی نکال دو۔۔میں تم

سے بہت محبت کرتی ہوں۔۔۔ تمہاری زندگی میں واپس لوٹنا چاہتی ہوں۔۔۔"

فرحین نے اس کا ہاتھ اپنی گرفت میں لیتے آنکھوں میں آنسو بھرے کہا تھا۔۔

اس کی بات سنتے نوشیر واں اس کی جانب تکے گیا تھا۔۔۔

جس کی آنکھوں میں اس وقت صرف اسی کی طلب نظر آرہی تھی۔۔۔

"ٹھیک ہے۔۔میں اسے چھوڑنے کو تیار ہوں۔۔۔تم بھی داؤد قریشی سے اپنا تعلق توڑ لو۔۔۔اسے ویسے ہی بے عزت کر کے اپنی زندگی سے نکالو جیسے میرے ساتھ کیا تھا۔۔میں ہالہ کو اپنی زندگی سے نکال دوں گا۔۔۔"

نوشیر واں اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھے بول رہا تھا جب اس کی نظر کچن کے دروازے سے نظر آتے آنچل پر پڑی تھی۔۔

وہ شاید دوبارہ کسی کام سے آئی تھی اور اس کے الفاظ سن چکی تھی۔۔۔

فرحین نے بھی اس کی نگاہوں کے تعاقب میں دیکھا تھا اور ایک بہت ہی پر سکون مسکراہٹ اس کے چہرے پر بکھر گئی تھی۔۔

"تم واقعی ایسا کرو گے نا۔۔۔اگر تم بعد میں اپنی بات سے مکر گئے۔۔۔ارادہ بدل گیا تمہارا پھر۔۔۔"

فرحین دل سے زیادہ دماغ سے کام لینے والی لڑکی تھی۔۔

اس کی بات پر استہزایہ مسکراہٹ کے ساتھ نوشیرواں نے اسکی گرفت سے اپنا ہاتھ نکال لیا تھا۔۔۔

"میں ایک بار جو ٹھان لوں وہ کر کے رہتا ہوں۔۔۔ارادے نہیں بدلتا میں۔۔ہاں البتہ تم سوچ سمجھ کر فیصلہ کرنا فرحین۔۔۔میں اب بھی وہی نوشیر واں آفندی ہوں۔۔۔جو مصطفیٰ آفندی کو نہ تو کبھی معاف کرے گا اور نہ کبھی ان کی پراپرٹی لے گا۔۔۔میری شرائط اب بھی وہی ہیں۔۔۔سوچ سمجھ کر فیصلہ کرنا۔۔۔"

وہ اپنی بات کہتا وہاں سے جانے لگا تھا جب فرحین اپنی جگہ سے اٹھتی اس کا بازو تھام گئی تھی۔۔۔۔

"تم بہت بدل گئے ہو۔۔کیا تمہیں مجھ سے محبت نہیں رہی۔۔؟؟ میں تو اب بھی تم سے اتنی ہی محبت کرتی ہوں نوشیر واں۔۔۔تم

جانتے ہو میں تمہیں کبھی کسی اور کے ساتھ نہیں دیکھ

سکتی۔۔۔پھر کیوں تم نے اس ریا کو اپنے قریب کیا۔۔۔میں وہ

برداشت نہیں کر پائی۔۔۔تم بالکل بدل گئے تھے۔۔پلیز پہلے

والی نوشیر واں بن جاؤ۔۔۔۔

جو صرف میرا تھا۔۔۔اور صرف مجھ سے محبت کرتا تھا۔۔۔۔"

اس کی گردن میں بانہیں حمائل کیے فرحین اس کے بہت قریب

آن ٹھہری تھی۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ نوشیر واں اسے خود سے دور کرتا جب اسی پل

منال کچن میں داخل ہوتی اپنی جگہ پتھر کی ہوئی تھی۔۔

"فرحین۔۔۔کیا کر رہی ہو تم یہ؟؟نوشیر واں اب کسی کا شوہر ہے۔۔۔تمہیں زیب نہیں دیتیں ایسی حرکتیں۔۔۔اور نوشیر واں تم۔۔۔؟؟"

منال تو غصے سے آگ بگولا ہوئی تھی۔۔۔اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ فرحین کو اٹھا کر اس دنیا سے باہر پھینک آئے۔۔

جو اس کے بھائی کے دل و دماغ کے ساتھ ساتھ اس کی زندگی سے بھی نہیں نکل پا رہی تھی۔۔

"منال آپی پلیز۔۔۔اب یہ سب بند کر دیں۔۔۔ہم نے وقوف نہیں ہیں کہ کچھ سمجھ نہ پائیں۔۔۔نوشیر واں نے اس لڑکی کو

چھوڑنے کا فیصلہ کر دیا ہے۔۔۔وہ جس مقصد کے لیے اس یہاں لایا تھا وہ پورا ہو چکا ہے۔۔ہم دونوں دوبارہ سے اپنا رشتہ بنانے جا رہے ہیں۔۔۔اب دوبارہ سے سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔"

فرحین اچھے سے جانتی تھی کہ منال اب اس کو کتنا ناپسند کرنے لگی ہے۔۔اور منال کی ہی کارستانی تھی اس لڑکی کو نوشیرواں کی زندگی میں شامل کرنا۔۔۔اس خاطر اس نے دبے الفاظ میں منال کو اس کی ناکامی سے آگاہ کیا تھا اور وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔

منال نے پلٹ کر بھائی کی جانب دیکھا تھا۔۔

"یہ کیا کہہ کر گئی ہے؟؟تم چھوڑ رہے ہو ہالہ کو۔۔۔اس لالچی اور بے حیا لڑکی کی خاطر۔۔۔"

منال نے شاکی نگاہوں سے بھائی کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"یہ تو پہلے سے طے تھا۔۔۔اس میں اتنی حیران ہونے والی کیا بات ہے۔۔یہ بات آپ بھی جانتی ہیں کہ ہم دونوں کا عارضی تعلق جڑا ہے۔۔۔آپ کو اتنا شدید ری ایکشن نہیں دینا چاہیئے۔۔"

نوشیر واں حیرت سے اس کی جانب دیکھتا منال کو بالکل خاموش کروا گیا تھا۔۔۔

"ابھی کانٹریکٹ پورا ہونے میں کچھ مہینے باقی ہیں۔۔۔"

منال کی آنکھوں میں نمی سی آن ٹھہری تھی۔۔۔وہ نہیں چاہتی تھی کہ ہالہ جیسی معصوم اور مخلص لڑکی اس کے بھائی کی زندگی سے نکلے۔۔اور فرحین پھر سے اس کی زندگی میں آکر اسے پہلے جیسا کر دے۔۔۔

"مجھے دو شادیوں کی اجازت ہے۔۔۔فرحین کو اعتراض نہیں ہو گا۔۔۔"

نوشیر واں اپنی بات کہتا وہاں سے نکل گیا تھا۔جبکہ منال کے آنسو گالوں پر لڑھک آئے تھے۔۔

وہ کیسے روکتی اپنے بھائی کو یہ غلط فیصلہ کرنے سے۔۔۔جو کسی کی نہیں سنتا تھا۔۔۔

نوشیر واں کچن سے باہر آتے متلاشی نگاہوں سے چاروں جانب دیکھتا آگے بڑھ رہا تھا۔۔۔جب اس کی نظر لاؤنج میں مصطفی صاحب کے پاس بیٹھی ہالہ پر پڑی تھی۔۔۔

دونوں چائے پینے کے ساتھ ساتھ مسکرا بھی رہے تھے۔۔۔ان کو دیکھ کر لگ رہا تھا کہ بہت زیادہ بے تکلفی تھی ان کے بیچ۔۔۔

"وہ تمہارے تمام رشتوں کو اپنے رشتوں کی طرح اپنا چکی ہے۔۔۔گھر میں سب لوگ اسے بہت پسند کرتے ہیں۔۔۔اس

کے اپنے نہیں ہیں تو اس نے یہاں سب کو اپنا بنالیا ہے۔۔۔ کس قدر مشکل ہو گا اس کے لیے ان سب رشتوں کو چھوڑنا۔۔۔"

منال اس کے ساتھ ان کھڑے ہوتے بولی تھی۔۔۔

"تم بہت سنگدل ہو گئے ہو نوشیر واں۔۔۔ تمہیں لگتا ہے ماما زندہ ہوتیں تو تمہیں بابا سے ایسا برتاؤ کرنے دیتیں۔۔ دو سال ہو گئے ہیں تم نے ایک گھر میں رہتے ہوئے ان سے بات نہیں کی۔۔ اپنے ساتھ ساتھ ان کی سزا بھی ختم کر دو۔۔ بابا سے بات کر لو۔۔۔ یہ سچ ہے وہ کسی اور سے محبت کرتے تھے مگر انہوں نے کبھی ماما کے ساتھ ناانصافی نہیں کی۔۔۔ تم اچھا نہیں کر رہے ان

کے ساتھ۔۔۔جب وقت ہاتھ سے نکل گیا تو بہت پچھتاؤ

گے۔۔۔

میں تمہاری بڑی بہن ہوں کبھی نہیں غلط مشورہ نہیں دوں

گی۔۔۔ہالہ بہت اچھی لڑکی ہے۔۔۔ایسی لڑکی تمہیں دوبارہ

کبھی نہیں ملے گی۔۔۔اسے اپنی زندگی سے مت جانے دو۔۔۔

ہالہ کے آنے سے بابا بھی بہت خوش رہنے لگے ہیں۔۔۔

جو خوشی انہیں ان کا بیٹا نہیں دے سکا وہ اب ان کی بہو دے رہی

ہے۔۔۔

یہ لڑکی ہر لحاظ سے مکمل ہے۔۔۔"

منال اپنے بھائی کو غلط راستے پر نہیں جانے دینا چاہتی تھی۔۔۔

نوشیر واں ان کی جانب سے نگاہیں پھیر تا اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

وہ کمرے میں ٹہلتا اس کے آنے کا منتظر تھا۔۔۔جو آنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔۔۔

نوشیر واں نے اسے کال کی تھی۔۔۔مگر اس کا موبائل آف جا رہا تھا۔۔۔

"ایک تو اس لڑکی نے مجھے تنگ کر رکھا ہے۔۔۔"

چہرے پر خفگی بھرے تاثرات سجائے اس نے منال کو کال ملائی تھی۔۔۔

"ہالہ کہاں ہے۔۔؟؟"

اس کا غصہ منال کو اچھے سے محسوس ہوا تھا۔۔۔

"نیہا کے روم میں ہے وہ۔۔۔اور سو چکی ہے۔۔۔اس نے کہا ہے وہ آج اسی کے ساتھ سوئے گی۔۔۔"

منال نے تفصیل سے جواب دیا تھا۔۔۔

"مگر کیوں۔۔۔؟؟"

نوشیر واں تپ کر بولا تھا۔۔۔

"مجھے کیا پتا اس میں مرضی ہو گی۔۔۔اور ویسے بھی تمہیں اس سے کیا لینا دینا ہے اب۔۔۔تم تو ویسے بھی کانٹریکٹ ختم کرنے کا ارادہ رکھتے ہو۔۔۔یہی ایک کاغذی رشتہ ہی تو تھا تم لوگوں کے بیچ۔۔۔"

منال کو اس کی یہ تڑپ دیکھ کر مزا آرہا تھا۔۔۔

نوشیر واں مٹھیاں بھینچ گیا تھا۔۔۔

"وہ آج رات تو تمہارے پاس نہیں آئے گی۔۔۔ضد میں وہ تم سے بھی دو ہاتھ آگے ہے۔۔۔اس لیے بہتری اسی میں ہے کہ تم اب سکون سب سو جاؤ۔۔۔اور خود کو اس کے بغیر رہنے کی عادت ڈال لو۔۔۔"

منال کو اس کی یہ خفگی اور بے چینی دیکھ خوشی ہوئی تھی۔۔۔وہ تو لوگوں کی ایسے پرواہ نہیں کرتا تھا۔۔۔جتنی وہ نادانستہ طور پر ہالہ کی کر جاتا تھا۔۔۔

"تو تم نے ساری باتیں سن لی ہیں ہماری۔۔۔یہ اسی کاری ایکشن ہے۔۔"

بالوں میں ہاتھ پھیرتے وہ سرخ ہوتی آنکھوں سے سوچ کر رہ گیا تھا۔۔۔

دوسری جانب وہ نیہا کو عروج کے کمرے میں بھیجنے کے بعد کمرے کو لاک کرتی اب بستر پر لیٹی سونے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔ مگر آنسو تھے کہ رکنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔۔

کروٹ پر کروٹ بدلتے اس کی بے چینی ہر لمحے کے ساتھ بڑھتی جا رہی تھی۔۔

وہ وقت آ چکا تھا جس کا پچھلے کچھ وقت سے وہ تصور بھی نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔

اس گھر کے لوگ بہت اچھے تھے۔۔۔ محبت کرنے والے خیال رکھنے والے۔۔۔۔ منال اور مصطفیٰ صاحب کے وہ سب سے زیادہ کلوز تھی۔۔۔

پہلے پہل مصطفی صاحب نے اس سے بہت لیے دیے انداز میں بات کی تھی۔۔ مگر پھر آہستہ آہستہ اس کے ساتھ ان کا موڈ ٹھیک ہونے لگا تھا۔۔۔ وہ اسے بالکل ویسے ہی ٹریٹ کرتے تھے جیسے منال کو کرتے تھے۔۔۔

ہالہ کو ایسے لگتا تھا جیسے اس کو اس کے بابا واپس مل گئے ہوں۔۔۔۔

منال تو اس سے بہنوں سے بڑھ کر محبت کرتی تھی۔۔۔وہ ان سب لوگوں کی اتنی عادی ہو چکی تھی کہ جب آگے کا سوچتی تھی تو اس کا دل خالی خالی سا محسوس کرتا تھا۔۔۔

ان سب سے بڑھ کر وہ ایک شخص تھا جو اپنی تمام تر کج ادائیوں کے باوجود نجانے کیسے اسے اتنا اچھا لگنے لگا تھا۔۔۔دل چاہتا تھا وہ ہر وقت اس کے آس پاس رہے۔۔۔صرف اس پر توجہ دے۔۔۔اس کے علاوہ کسی دوسری لڑکی کا خیال تک بھی اس کے ذہن و دماغ میں نہ ہو۔۔۔

مگر ایسا ہونا ناممکن تھا۔۔۔وہ کسی اور سے محبت کرتا تھا۔۔۔۔

وہ پہلے دن سے اسی کا تھا۔۔۔یہ بات سوچتے ہالہ کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلتے تھے۔۔۔

اسے داؤد کی جانب سے بہت دھمکیاں مل رہی تھیں۔۔۔جس کا کہنا تھا کہ وہ خاموشی سے اس کے پاس واپس لوٹ آئے۔۔

ورنہ وہ اس کی حقیقت سب کو بتادے گا۔۔۔پھر اس کا شوہر نہ صرف اسے طلاق دے گا۔۔۔بلکہ دھکے مار کر اس گھر سے نکال دے۔۔۔

ہالہ کا ٹریس بڑھتا جارہا تھا۔۔۔اسے کوئی راہ دکھائی نہیں دے رہی تھی۔۔۔

اسے اپنا آپ ایک بار پھر سے تنہا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔۔

وہ تحفظ جو اس شخص کے ساتھ محسوس ہوتا تھا وہ اب دوبارہ کبھی نہیں مل پائے گا اسے۔۔۔۔وہ عارضی سائباں بن کر اس کی زندگی میں آیا تھا۔۔۔۔

جو اب چھننے والا تھا اس سے۔۔۔

یہ رات اس پر بہت بھاری تھی۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

وہ سب صبح نو بجے کے قریب بائے روڈ سفر کے لیے نکل آئے تھے۔۔۔ان کا ایک ہفتے کا ٹرپ تھا یہ۔۔۔۔

جس میں وہ سب کزنز ہی جا رہے تھے۔۔ سوائے نوشیر واں

کے۔۔۔

اس نے گاڑی میں فرحین کو بھی نہیں دیکھا تھا۔۔۔ جس کا

مطلب یہی تھا کہ وہ بھی نوشیر واں کے ساتھ وہیں رکنے کا ارادہ

رکھتی تھی۔۔۔۔ہالہ کا موڈ مزید خراب ہوا تھا۔۔۔

وہ صبح جب اٹھی تھی تو اسے پتا چلا تھا کہ نوشیر واں آفس جا چکا

ہے۔۔۔

منال نے اسے بتایا تھا کہ رات کو نوشیر واں اس کے بارے میں

پوچھ رہا تھا۔۔۔ مگر ہالہ نے اس کی بات کو سیریس نہیں لیا

تھا۔۔۔اگر اسے اتنی ہی پرواہ ہوتی تو وہ اسے ملے بغیر آفس نہ چلا جاتا۔۔۔

یہ بات جانتے ہوئے بھی کہ انہوں نے آج جانا تھا۔۔۔

ہالہ نے رات کو موبائل آف کیا تھا اور ابھی تک آن نہیں کیا تھا۔۔۔نہ ہی وہ آن کرنے کا ارادہ رکھتی تھی۔۔۔

وہاں جو بھی کپلز تھے وہ سب ایک ساتھ بیٹھے خوب انجوائے کر رہے تھے۔۔۔۔

ایک وہی تھی جس کی اتنے خوبصورت نظارے دیکھنے کے باوجود اداسی ختم نہیں ہو رہی تھی۔۔۔

ایک طویل سفر کے بعد وہ فارم ہاؤس پہنچے تھے۔۔۔جہاں پہلے سے ہی ان کے آنے کے تمام انتظامات کیے گئے تھے۔۔۔وہ لوگ ابھی سامان ہی رکھوا رہے تھے جب ہالہ کی نظر وہاں آن رکتی ایک اور گاڑی پر پڑی تھی۔۔۔۔

جس میں سے نکلی فرحین کو دیکھ اس کی نظریں بے اختیار فرنٹ سیٹ کی جانب گئی تھیں۔۔۔مگر اگلے ہی پل اس کی رنگت ایسے زرد ہوئی تھی جیسے اس کے وجود سے سارا خون نچوڑ گیا ہو۔۔۔۔

اسے لگا تھا فرحین نوشیر واں کے ساتھ آئی تھی۔۔۔ مگر فرحین کے ساتھ نوشیر واں نہیں داؤد تھا۔۔۔

جس کی نظر بھی ہالہ پر پڑ چکی تھی۔۔۔لبوں پر عجیب سی مسکراہٹ سجائے وہ فرحین کے ساتھ اسی جانب آیا تھا۔۔۔

"مجھے لگا تھا کل ہماری باتیں سننے کے بعد تم دوبارہ نظر نہیں آؤ گی مجھے۔۔۔ مگر تم تو بہت زیادہ ڈھیٹ ہو۔۔۔ ویسے اپنی جگہ ٹھیک بھی ہو۔۔ ایسی موٹی آسامی چھوڑنا آسان تھوڑی نا ہوتا ہے تم جیسی چھوٹے گھروں کی غریب لڑکیوں کے لیے۔۔۔ جو پیسوں کی خاطر کسی بھی مرد کے ساتھ رہنے کو تیار ہو جاتی ہیں۔۔۔"

فرحین نے اس کے پاس سے گزرتے نفرت کا اظہار کرتے ہالہ کو جو تضحیک آمیز الفاظ کہے تھے۔۔۔اس کی آنکھوں میں نمی آن ٹھہری تھی۔۔۔

اس نے جواب میں کچھ نہیں بولا تھا۔۔۔کیونکہ وہ واقعی اتنی حیثیت نہیں رکھتی تھی کہ اس کو جواب دے پاتی۔۔۔جو نوشیر واں آفندی کی پسندیدہ عورت تھی۔۔۔

"کیسی ہو ڈیئر کزن۔۔۔؟؟اس دن تو بہت ہوشیاری سے بچ گئی تھی تم نوشیر واں آفندی کی بانہوں میں سما کر۔۔۔اب یہاں تمہیں مجھ سے کون بچائے گا۔۔۔تمہارا شوہر تو ساتھ نہیں آیا

تمہارے۔۔۔بہت بڑی بے وقوفی کر رہی ہو۔۔۔ابھی بھی وقت ہے میری بات مان جاؤ۔۔۔ورنہ جیسے وہاں کسی نے یقین نہیں کیا۔۔یہاں بھی کوئی نہیں کرے گا۔۔۔"

داؤد چہرے پر مصنوعی مسکراہٹ سجائے اسے وارننگ دیتی نگاہوں سے دیکھتا اندر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

ہالہ کی حالت ایسی تھی جیسے اس کے جسم سے جان کھینچ لی گئی ہو۔۔۔

"ہالہ۔۔۔"

منال اسے دور سے پکارتے ایک ہی جگہ جما دیکھ اس کے پاس آئی تھی۔۔۔

"ہالہ کہاں کھوئی ہو۔۔۔؟؟"

منال نے اس کے قریب آتے پوچھا تھا۔۔

اس نے چونک کر منال کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"نن نہیں تو کہیں نہیں۔۔۔"

ہالہ نے بہت مشکل سے خود کو نارمل کیا تھا۔۔۔ مگر اس کے چہرے کی رنگت ابھی بھی اڑی ہوئی تھی۔۔۔

"نوشیرواں کی کال آئی ہے ابھی۔۔۔بہت غصے میں ہے۔۔۔کہہ رہا مجھے بتائے بغیر میری بیوی کو لے کر کیوں گئے۔۔۔"

وہ سب ڈرائینگ روم میں بیٹھے تھے۔۔۔جب کال سننے کے لیے باہر گئی منال نے اندر آتے بتایا تھا۔۔۔اس کی بات سنتے جہاں باقی سب کے چہروں پر مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔

وہیں فرحین اور داؤد کے چہروں پر عجیب سے تاثرات آن ٹھہرے تھے۔۔۔

ہالہ نے کسی بھی قسم کا کوئی ری ایکشن نہیں دیا تھا۔۔

داؤد کے ساتھ اسے ایک فارم ہاؤس میں رہنا تھا۔۔۔یہ سوچ کر ہی اسے ہول اٹھ رہے تھے۔۔

اس کا دل چاہ رہا تھا ابھی یہاں سے واپس چلی جائے مگر اب ایسا ممکن نہیں تھا۔۔

اگر اسے زرا سا بھی اندازہ ہوتا کہ داؤد آرہا ہے تو وہ کبھی نہ آتی۔۔۔

مگر اب وہ یہاں آکر بری طرح سے پھنس چکی تھی۔۔۔اس کو اب اپنی حفاظت ویسے بھی آگے خود ہی کرنی تھی۔۔۔

لیکن اسے فرحین کو دیکھ کر یہ بھی حیرانی ہو رہی تھی کہ جب اس کی نوشیرواں سے صلح ہو چکی تھی تو وہ پھر سے اس شخص کو اپنے ساتھ لیے کیوں پھر رہی تھی۔۔۔

اس بات سے انجان کہ وہ کتنا گھٹیا اور خطرناک انسان تھا۔۔۔

اسے اگر ایک پرسنٹ بھی یقین ہوتا کہ فرحین اس کی بات سنے گی تو وہ فرحین کو داؤد سے دور کر دیتی۔۔۔لیکن فرحین کے سامنے کچھ بھی ایسا بولنا اپنے آپ کو ذلیل کروانا تھا۔۔۔

وہ اس پر کبھی بھی یقین نہیں کرنے والی تھی۔۔۔

اسی خاطر ہالہ بھی خاموش تھی۔۔۔

سب ڈنر کرنے کے بعد آرام کرنے کے لیے اپنے اپنے کمروں میں جا رہے تھے۔۔

ہالہ نے نیہا کے ساتھ روم شیئر کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔۔۔کیپلز سب الگ الگ کمروں میں تھے۔۔۔جبکہ باقی کزنز خود ہی مل کر دو دو کے پیئر میں اپنے کمرے سلیکٹ کر چکے تھے۔۔

وہاں ایک بہت ہی زیادہ خوبصورت کمرہ تھا۔۔۔جو اسے بتایا گیا تھا کہ یہ نوشیر واں آفندی کا کمرہ ہے۔۔۔وہ یہاں اکثر اپنی میٹنگز

کے سلسلے میں یا دوستوں کے ساتھ پہلے بہت آتا تھا۔۔اسی خاطر

یہ اس نے اپنے لیے تیار کروایا تھا۔۔۔۔

منال نے اسے بہت کہا تھا کہ وہ اس کمرے میں چلی جائے۔۔۔

مگر ہالہ اکیلے نہیں رہنا چاہتی تھی۔۔۔اسے خود کو اس گھٹیا انسان

سے محفوظ رکھنا تھا۔۔۔جس کے ارادے بہت ہی ناپاک

تھے۔۔۔

وہ اسے کسی بھی حد تک نقصان پہنچا سکتا تھا۔۔۔

یہ فارم ہاؤس پہاڑیوں میں گھرا بہت ہی خوبصورت لوکیشن پر بنایا گیا تھا۔۔ہالہ کتنی ہی دیر کھڑکی میں کھڑی ان حسین مناظر کو اداس آنکھوں سے گھورتی رہی تھی۔۔۔

وہ باقی کی طرح ریلیکس ہو کر بالکل بھی انجوائے نہیں کر پا رہی تھی۔۔

وہ اس وقت شدید پانی دباؤ کا شکار تھی۔۔۔بار بار اس کی آنکھیں بھر ا رہی تھیں۔۔۔

نیہا بیڈ پر لیٹتے ہی سو چکی تھی۔۔۔مگر اس کی قسمت کی طرح اس کی تو نیندیں بھی روٹھ چکی تھیں۔۔۔

وہ ایسے ہی کھڑی تھی جب دروازے پر ناک ہوا تھا۔۔۔

ہالہ نے ایک نظر سوئی ہوئی نیہا کو دیکھتے دروازے کی جانب قدم بڑھا دیئے تھے۔۔۔ مگر جیسے ہی اس نے دروازہ کھولا سامنے کھڑے داؤد کو دیکھ اس کے چہرے کی رنگت بدلی تھی۔۔۔

رات کا ایک بج رہا تھا۔۔۔ اور یہ شخص اس کے کمرے تک آن پہنچا تھا۔۔۔

"میرے ساتھ نیہا۔۔۔ ابھی اور اسی وقت چلے جاؤ یہاں سے۔۔۔ ورنہ میں اسے اٹھا دوں گی۔۔"

ہالہ نے دروازہ بند کرنا چاہا تھا۔۔۔جب داؤد دروازے پر ہاتھ رکھتا اسے روک گیا تھا۔۔

"چپ چاپ باہر آؤ میرے ساتھ۔۔۔تم بہت ہلکے میں لے رہی ہو مجھے۔۔یہ جانتے ہوئے بھی کہ میں کیا کیا کر سکتا ہوں۔۔۔"

داؤد نے اسے دھمکی دی تھی۔۔۔

مگر ہالہ اس پہر اس شخص کی بات سننے کا رسک کسی قیمت پر نہیں لے سکتی تھی۔۔۔

"جاؤ یہاں سے۔۔۔تم لوگ جو چاہتے تھے وہ مل گیا ہے تم لوگوں کو۔۔۔خدارا میرا پیچھا چھوڑ دو۔۔۔"

ہالہ نے روتے ہوئے اس کے آگے منت کی تھی۔۔اس کو روتے دیکھ داؤد قہقہ لگاتا خباثت سے ہنسا تھا۔۔۔

"وہ تو میرے باپ کو ملا ہے نا۔۔۔جو مجھے چاہیے تھا وہ تو نوشیر واں آفندی کے پاس آگیا ہے۔۔۔چپ چاپ میرے پاس لوٹ آو۔۔۔ورنہ کہیں کی نہیں رہو گی۔۔۔یہ آخری بار کہہ رہا ہوں۔۔۔آج تو اس لڑکی کی وجہ سے بچ گئی ہو تم۔۔۔مگر ایک ہی گھر میں رہتے ہوئے کب تک بچو گے تم۔۔۔

تمہارا وہ حشر کروں گا کہ تم کسی کو منہ دکھانے لائق نہیں رہو گی۔۔۔اپنے اس شوہر کو بھی نہیں۔۔۔

جس سے تمہارے رشتے کی اصل حقیقت فرحین بتا چکی ہے مجھے۔۔تم واقعی پیسوں پر بکی ہو اس شخص کے آگے۔۔؟؟؟اتنی ہی سستی تھی تو مجھے بتا دیتی میں خرید لیتا تمہیں۔۔۔"

وہ اس کے دھواں دھواں ہوتے چہرے کو زہریلی نگاہوں سے دیکھتا وہاں سے ہٹ گیا تھا۔۔۔

نیہا کو ساتھ رکھنے کے باعث وہ اس وقت بہت بڑے نقصان سے بچ گئی تھی۔۔۔ مگر ابھی پیچھے بہت دن باقی تھے۔۔۔ یہ شخص کوئی بھی سازش چلا سکتا تھا۔۔۔

اس کے جاتے ہی ہالہ دروازہ بند کرتی وہیں نیچے بیٹھ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔۔۔

اس کی تکلیف کا اندازہ اس پل کوئی نہیں لگا سکتا تھا۔۔۔ وہ اپنا سب کچھ کھو چکی تھی۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"کتنا زبردست موسم ہے نا۔۔۔؟؟"

انہیں وہاں دو دن خوب انجوائے کرتے گزرے تھے۔۔۔وہ مختلف جگہوں پر گئے تھے۔۔۔۔ان حسین نظاروں کو وہ پہلی بار دیکھ رہی تھی۔۔۔وہ انجوائے کرنا چاہتی تھی۔۔۔

مگر چاہ کر بھی نہیں کر پا رہی تھی۔کیونکہ داؤد نے اسے بہت زیادہ ہراساں کر رکھا تھا۔۔۔وہ کہیں بھی اگر اکیلے گزرتی تھی تو وہ اس کو خوفزدہ کرنے اور دھمکانے اس کے پاس آجاتا تھا۔۔۔

وہ رات کو بھی کمرے کے لاک بار بار چیک کر کے سوتی تھی۔۔۔ اور دروازے کے آگے کوئی وزنی شے بھی رکھ کر سوتی

تھی۔۔۔جو دیکھ نیہا حیران بھی ہوتی تھی۔۔۔ مگر ہالہ اسے یہ کہہ کر ٹال دیتی تھی کہ احتیاط کرنا بہتر ہے۔۔۔

وہ دو دن لگاتار صبح نکلتے تھے اور شام کو واپس آجاتے تھے۔۔۔

رات کو فارم ہاؤس پر ہی خوب ہلا گلا کرتے تھے۔۔۔

منال کو حرا نے بتایا تھا کہ ہالہ بہت اچھا گانا گاتی ہے۔ جس کی وجہ سے روز رات کو اس سے گانے کی فرمائش کی جاتی تھی۔۔ جس پر وہ ان سب کے بھرپور اصرار کے باوجود انکار کر دیتی تھی۔۔۔

اس کا دماغ اس سب کی جانب آ ہی نہیں رہا تھا۔۔ منال اس کا اترا ہوا چہرا دیکھ اپنی جگہ اداسی کا شکار تھی۔۔۔ اسے اپنے بھائی سے ایسے غلط فیصلے کی امید بالکل بھی نہیں تھی۔۔۔

مگر اس سے جتنا ہو سکتا تھا اس نے کیا تھا۔۔۔ وہ اب مزید اسے نہیں سمجھا سکتی تھی کچھ بھی۔۔۔ کیونکہ اس سر پھرے انسان نے آخر میں کرنا وہی ہوتا تھا جو وہ چاہتا تھا۔۔۔

اسے سمجھانا یا کسی بھی بات کے لیے منانا بے سود تھا۔۔۔

ان کا آج بھی باہر جانے کا پلان تھا۔۔۔ مگر باہر اتنی تیز بارش ہو رہی تھی اور ٹھنڈ کی شدت بھی اس قدر بڑھ چکی تھی کہ انہوں نے آج کا پلان کینسل کر دیا تھا۔۔۔

باقی سب لوگ اس وقت لاؤنج میں آتش دان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔ ان سب کا ہنسی مذاق اور مستیاں جاری تھیں۔۔۔

ہالہ منال کے ساتھ کک کو کھانے کی ہدایات دینے کچن میں آئی تھی۔۔۔ منال کوئی فون آجانے کی وجہ سے اسے لاؤنج میں جانے کا کہتی خود دوسری جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

ہالہ اپنے ہی دھیان میں کوریڈور کراس کرتے آگے بڑھ رہی تھی۔۔۔جب اچانک سے لائٹ چلی گئی تھی۔۔۔چاروں جانب گہرا اندھیرا چھا گیا تھا۔۔۔

ہالہ کو اپنی سانسیں رکتی محسوس ہوئی تھیں۔۔۔

یہاں بجلی کے بہت بہترین انتظامات کیے گئے تھے۔۔لائٹ کا اچانک چلے جانا اس داؤد کی سازش لگی تھی۔۔۔جو سوچتے ہی اسے اپنے پیروں تلے سے زمین کھسکتے محسوس ہوئی تھی۔

جو پچھلے دو دن سے اسے یہی کہہ رہا تھا کہ وہ چپ چاپ اس کی بھیجی گاڑی پر یہاں سے اکیلے فرار ہو جائے۔۔۔

مگر ہالہ اس انسان کے قبضے میں جانے کا سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔۔۔

وہ الٹے قدموں واپس جانے لگی تھی جب پیچھے مڑتے اپنے بالکل پیچھے کھڑے شخص سے بری طرح سے ٹکرا گئی تھی۔۔۔خوف کے مارے اس کے لبوں سے چیخ نکلنے ہی والی تھی جب مقابل نے اس کی نازک کمر میں اپنا آہنی بازو حمائل کرتے اسے اپنی قریب تر کیا تھا اور اس کے لبوں پر جارحانہ انداز میں جھکتا اس کی سانسیں روک گیا تھا۔۔۔

یہ سب اتنا اچانک ہوا تھا کہ ہالہ اپنے بچاؤ کے لیے کچھ نہیں کر پائی تھی۔۔

وہ مقابل کے چوڑے سینے میں سماتی پوری طرح سے اس کے قبضے میں آگئی تھی۔۔۔

جو دھیرے دھیرے اس کی سانسوں کو اپنی سانسوں میں انڈیلتا اس کے نازک وجود کی نرماہٹوں کو اپنے ہاتھوں سے محسوس کرتا ہالہ کی حالت غیر کر گیا تھا۔۔۔

یہ لمس، یہ سحر انگیز مہک اور لمحے کے ساتھ بڑھتی شدتیں۔۔۔

وہ کیسے نہ پہچان پاتی۔۔۔

ہالہ جو ہمیشہ اسے باز رکھنے کی کوشش کرتی تھی۔۔۔اس پل اسے اپنے سامنے دیکھ وہ اس قدر خوش تھی کہ اس نے سانسوں میں دشواری محسوس ہونے کے باوجود کسی بھی طرح کی مزاحمت نہیں کی تھی۔۔

اس کی شرٹ کو کندھوں سے مٹھیوں میں دبوچتے وہ نازک جان اس وقت صرف اس کی شدتیں برداشت کر رہی تھی۔۔۔جس کا بھاری ہاتھ اس کے پہلو پر آن ٹھہرا تھا۔۔۔

وہ اپنی جگہ کانپ رہی تھی۔۔۔۔ مگر آج مقابل پوری طرح سے بے رحم ہو چکا تھا۔۔۔

ہالہ کو اپنے ہونٹ جلتے محسوس ہوئے تھے۔۔۔

"مجھے بتائے بغیر کیوں آئی۔۔ میری اجازت کے بغیر تمہیں یہاں آنے کا کوئی حق نہیں تھا۔۔۔"

اس کی رکتی سانسوں کو دیکھ نوشیر واں نے اسے تھوڑی دیے کے لیے آزادی بخشی تھی۔۔۔ اور ساتھ ہی خفگی بھرے انداز میں مخاطب کیا تھا۔۔

"یہ رشتہ اب ختم ہو چکا ہے۔۔۔کیوں پوچھتی آپ

سے۔۔۔؟؟"

وہ اندھیرے میں اس کی صورت نہیں دیکھ پا رہی تھی۔۔مگر

اندھیرے سے بہت زیادہ خوف کھانے والی اس وقت اس ایک

انسان کی موجودگی کا احساس کرتی ہر خوف بھول چکی تھی۔۔

کپکپاتے لبوں کے ساتھ اسے جواب دیا گیا تھا۔۔۔جس کے

ہاتھوں کہ گستاخیاں اب بڑھنے لگی تھیں۔۔۔

پچھلے چار روز سے یہ لڑکی اس کے سامنے نہیں آئی تھی۔۔۔نہ

اس کی آواز سنی تھی۔۔۔۔

دل کی تشنگی کا کوئی عالم نہیں تھا۔۔۔۔

"تم نے ختم کیا ہو گا میں نے نہیں۔۔۔"

اس کے چہرے کی نرماہٹوں کو چہرے سے محسوس کرتے وہ مخمور لہجے میں بولا تھا۔۔۔

باہر سے سب کی آوازیں آنے لگی تھیں۔۔۔سب ہی لائٹ چلی جانے کی وجہ سے حیران تھے۔۔

بارش کا زور بڑھنے لگا تھا۔۔ گرج چمک کی وجہ سے وہاں روشنی پیدا ہوتی تھی۔۔۔

مگر باقی ہر شور سے انجان وہ دونوں ہی اس وقت ایک دوسرے کی قربت میں کھوئے ہوئے تھے۔۔۔۔

"میں نے آپ کی اور فرحین کی ساری باتیں سن لی تھیں۔۔۔ آپ مجھے بے وقوف نہیں بنا سکتے اب۔۔"

ہالہ کو اس کی وہ باتیں یاد آئی تھیں۔۔۔ناچاہتے ہوئے بھی اس کے لبوں سے شکوہ نکل گیا تھا۔۔۔اسے یہی لگتا تھا کہ وہ اس طرح سے شکوہ کرنے کا حق بالکل بھی نہیں رکھتی تھی۔۔

"چھپ کر کسی کی باتیں سننا بہت ہی غیر اخلاقی حرکت ہے۔۔"

نوشیرواں نے اس کی سرزنش کی تھی۔۔۔

اس کی ٹھوڑی کے خم پر لب رکھتے وہ اب گردن کی جانب پیش قدمی کر چکا تھا۔۔۔ہالہ نے اس کے کالر کو مضبوطی سے جکڑا تھا۔۔۔وہ اس کو روکنا چاہتی تھی مگر روک نہیں پا رہی تھی۔۔

اس شخص کی موجودگی،اس کا لمس اور یہ گھمبیر بھاری مردانہ آواز میں کی گئی سرگوشیاں۔۔۔

وہ ان سب کی عادی ہونے لگی تھی۔۔۔اس شخص کی دلفریب مہک اس کی سانسوں کو مہکا جاتی تھی۔۔

ہالہ کو نوشیر واں کے لبوں اپنی گردن پر محسوس ہوئے تھے۔۔۔جن کی بے باکیاں آج عروج پر تھیں۔۔۔

اس سے پہلے کہ اس شخص کی گستاخیوں پر وہ پوری طرح سے اپنی ہوش کھو بیٹھتی۔۔جب نوشیر واں کے فون کی آواز پر وہ دونوں ہی ہوش میں آئے تھے۔۔۔

ہالہ اس سے دور ہوئی تھی۔۔۔

"سر یہ سب لوگ بہت پریشر ڈال رہے ہیں۔۔۔اب زیادہ دیر تک لائٹ آف نہیں رکھ پاؤں گا۔۔۔"

جس ملازم کو وہ اس کام پر لگا کر آیا تھا۔۔۔وہ روہانسے لہجے میں بولا تھا۔۔۔

ہالہ جو اس کے قریب ہی کھڑی تھی۔۔۔اس نے بھی یہ بات سنی تھی۔۔۔

نوشیر واں کی جانب سے اجازت ملتے ہی لائٹس آن ہوئی تھی۔۔۔جس کے ساتھ ہی وہ روشنیوں میں نہاتے ایک دوسرے کے سامنے تھے۔۔۔

نوشیر واں کی گہری جائزہ لیتی نگاہیں اس کے وجود کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔ڈارک براؤن چاکلیٹی رنگ کی شارٹ شرٹ اور اوپن

ٹراؤزر میں ملبوس ٹھنڈے سے بچنے کے لیے اس نے مہرون رنگ کا سویٹر اور شال پہن رکھی تھی۔۔۔

بالوں کو جوڑے کی صورت کیچر میں مقید کر رکھا تھا۔۔۔

نوشیر واں نے آگے بڑھ کر اس کے بالوں سے کیچر نکال دیا تھا۔۔۔ جس کے ساتھ ہی وہ کسی آبشار کی طرح اس کے نازک وجود کے گرد بکھر گئے تھے۔۔

نوشیر واں کی وارفتگی بھری نگاہیں بار بار اس کے معصوم چہرے سے ٹکرا رہی تھیں۔۔۔

"چلیں اندر۔۔۔"

نوشیرواں نے اپنی چوڑی ہتھیلی ہالہ کی جانب بڑھائی تھی۔۔۔

اس کی جانب دیکھتے ہالہ کو اپنے دل و دماغ پر چھائی خوف کی پرچھائیاں دور بھاگتی محسوس ہوئی تھیں۔۔۔وہ اپنے آپ کو بالکل ہلکا پھلکا سا محسوس کر رہی تھی۔۔۔

کچھ دیر پہلے کی ہالہ اور اس ہالہ میں زمین آسمان کا فرق آچکا تھا۔۔۔اس کی آنکھوں کی اداسی ایک دم سے غائب ہوئی تھی۔۔ قوس و قزاح کے رنگ اس کے چہرے پر بکھرے ہوئے تھے۔۔۔

وہ چاہ کر بھی اس بڑھے ہوئے ہاتھ کو اگنور نہیں کر پائی تھی۔۔۔

نوشیر واں کے مضبوط ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے وہ اس کے ساتھ چلتی اندر کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

جہاں نوشیر واں کو آتے دیکھ سب نے بے یقینی سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

ہر سال ان سب کی اتنی منتوں کے باوجود وہ نہیں آتا تھا۔۔۔

اس بار انہوں نے اسے کہا بھی نہیں تھا اور وہ خود ہی آگیا تھا۔۔۔

اس کے پہلو میں لبوں پر دھیمی مسکراہٹ سجائے کھڑی ہالہ کو دیکھ کر اس کے آنے کی وجہ سب کو سمجھ آچکی تھی۔۔

ہالہ جس کی اداسی ختم کرنے میں وہ سب ناکام ٹھہرے تھے۔۔۔

اس ایک شخص کے آجانے سے اس کے چہرے پر بہاریں آن ٹھہری تھیں۔۔نوشیرواں کے ہاتھ میں مقید ہالہ کا ہاتھ دیکھ فرحین نے خفگی سے پہلو بدلہ تھا۔۔۔

داؤد جو آج پوری پلاننگ کیے بیٹھا تھا۔۔کہ ہالہ کو یہاں سے ایسے غائب کرے گا کہ کبھی یہ لوگ اس کا سراغ تک نہیں لگا پائیں

گے۔۔نوشیر واں کو وہاں آتے دیکھ اس کا سارا پلان چوپٹ ہو چکا تھا۔۔۔

منال نے ان دونوں کو ایک ساتھ دیکھ ہمیشہ ایک ساتھ خوش و خرم رہنے کی دعا دیتے دل ہی دل میں ان کی نظر اتاری تھی۔۔۔

"یہ عید کا چاند کہاں سے نظر آگیا۔۔۔؟؟"

اسجد نے اس سے بغل گیر ہوتے کہا تھا۔۔باقی سب سے بھی وہ باری باری ملتا ہالہ کے ساتھ صوفے کے جا بیٹھا تھا۔۔۔

"واہ بھابھی کیا بات ہے آپ کی۔۔۔ ہم نے تو اتنی کوشش کی پر ان موصوف کے مزاج ہی نہیں ملتے تھے۔۔۔ مگر اب دیکھو کیسے اپنی بیگم کے پیچھے بھاگے بھاگے چلے آئے۔۔"

احد اس کو چھیڑتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

"بالکل اپنی بیگم کے بغیر یہ گزرے دن کیسے گزرے ہیں صرف میں ہی جانتا ہوں۔۔۔ آواز تک سننے کے لیے ترس گیا تھا۔۔۔"

آخری بات اس نے ہالہ کے قریب جھکتے سرگوشی بھرے انداز میں کہی تھی۔۔۔

ہالہ کہ رنگت مزید سرخ ہوئی تھی۔۔۔سب کو ہی ہالہ کا یہ بدلتا روپ دیکھ بہت اچھا لگا تھا۔۔۔نوشیرواں کی موجودگی میں وہ بالکل مختلف لڑکی بن جاتی تھی۔۔۔یہ بات سب نے ہی نوٹ کی تھی۔۔

خاص کر داؤد قریشی نے۔۔۔جو مٹھیاں بھینچے انتہائی نفرت بھری نگاہوں سے نوشیرواں کے ہاتھ میں قید اس کا نازک ہاتھ دیکھ رہا تھا۔۔۔

"میرا ہاتھ چھوڑیں۔۔۔"

ہالہ اس کی گرفت سے اپنا ہاتھ چھڑوانے کی مسلسل کوشش کر رہی تھی۔۔۔

"نہیں چھوڑ سکتا۔۔۔"

نوشیرواں کے بھاری ہوتی کے نیچے وہ کچھ نہیں کر پا رہی تھی۔۔

"سب دیکھ رہے ہیں۔۔۔"

ہالہ کی گھبراہٹ بڑھنے لگی تھی۔۔

"تو دیکھتیں رہیں۔۔۔"

اس نے عادت کے مطابق ہالہ کی انگلیوں میں اپنی انگلیاں پھنسا دی تھیں۔۔

اس کے اس عمل پر ہمیشہ ہالہ کا دل دھڑک اٹھتا تھا۔۔

"فرحین پھر سے ناراض ہو جائے گی آپ سے۔۔۔۔"

ہالہ کی اس بات پر نوشیرواں کے لبوں پر گہری مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔

"میں منالوں گا۔۔۔"

اس نے ہالہ ہی جانب دیکھتے اس کا اس بات پر ری ایکشن جاننا چاہا تھا۔۔

جس کے نتھنے غصے سے پھول چکے تھے۔۔نوشیر واں نے ہاتھ بڑھا کر اس کے چہرے پر آئے بالوں کو سمیٹا تھا۔۔۔

سب کے سامنے اس استحقاق بھری حرکت پر ہالہ کے چہرے کی رنگت خطرناک حد تک لال ہو چکی تھی۔۔اس کی نگاہیں داؤد کے ساتھ بیٹھی فرحین کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔جو چہرے پر خطرناک تاثرات سجائے ان دونوں کو ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔

ہالہ نے داؤد کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جس کی آنکھوں میں وارننگ واضح تھی۔۔ہالہ بے اختیار نوشیرواں کی جانب کھسک گئی تھی۔۔

نوشیرواں جو اسجد سے کوئی بات کر رہا تھا۔۔۔۔ہالہ کے پہلے قریب ہونے اور پھر گھبرا کر دور ہونے پر نوشیرواں کے لبوں کے خم میں مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔۔

باہر موسم مزید خوفناک صورتحال اختیار کر چکا تھا۔۔۔۔سامنے لگی شیشے کی دیوار سے باہر کا منظر واضح دکھائی دے رہا تھا۔۔۔

ہالہ کو وہ اندھیری رات یاد آئی تھی۔۔۔تب بھی ایسا ہی خوفناک موسم تھا۔۔اور اس شخص سے پہلی بار اس کی ملاقات ہوئی تھی۔۔۔

"چلیں ایک گیم کھیلتے ہیں۔۔۔بہت مزا آئے گا۔۔"

نیہا نے سیڑھیں آتے سب کو اپنی جانب متوجہ کیا تھا۔۔۔

ان کے پاس اس وقت اور کوئی شے موجود نہیں تھی۔۔۔اسی وجہ سے انہوں نے میوزک کی دھن پر تکیے کو آگے آگے پاس کرنا تھا۔۔۔جس ہے میوزک رک جاتا۔۔۔اس کو پھر ٹرتھ یا ڈیئر چوز کرنا ہو گا۔۔

وہ سب کزنز ہمیشہ یہ گیم کھیلتے تھے اور بہت زیادہ انجوائے بھی کرتے تھے۔۔۔

اس وقت بھی سب مان چکے تھے۔۔۔ہالہ گھبرا رہی تھی۔۔۔اس نے پہلے کبھی ایسی کوئی گیم نہیں کھیلی تھی۔۔۔

ان سب نے گیم شروع ہونے سے پہلے حلف اٹھایا تھا کہ ان میں سے کوئی بھی جھوٹ نہیں بولے گا۔۔۔

"مجھے نہیں کھیلنا۔۔۔"

ہالہ نے نوشیرواں سے کہا تھا۔۔

"ڈونٹ وری کچھ نہیں ہوتا۔۔۔میں ہوں نا۔۔۔"

نوشیرواں نے اس کی جانب دیکھتے نرمی سے کہا تھا۔۔۔ہالہ نے گھنیری پلکیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔کیا بتاتی وہ اسے کہ اسی سے ہی ڈر رہی تھی۔۔۔نجانے اس سے کیا سوال پوچھا جاتا۔۔۔اور ڈئیر میں نجانے کیا کرنے کو کہا جاتا۔۔۔

اسی وجہ سے وہ تھوڑی نروس تھی۔۔۔مگر ساتھ بیٹھے شخص نے اسے زیادہ دیر ایسی گھبراہٹ کا شکار نہیں رہنے دیا تھا۔۔۔

"بھابھی آپ کو پتا ہے پہلے جب بھی ہم یہ گیم کھیلتے ہیں نوشیرواں کبھی بھی ہمارا دام میں نہیں پھنسا۔۔ہمیشہ بچ نکلتا ہے۔۔۔اب

اللہ کرے اس بار یہ پکڑا جائے۔۔۔۔پھر اب تک یہ جو الٹے سیدھے ڈیئر ہم سے کروا چکا ہے۔۔۔اس سب کا حساب سود سمیت واپس لیں گے۔۔"

اسجد میوزک آن کرتا ملازم کا رخ دوسری جانب پھیرتا اسے میوزک کے قریب بیٹھا آیا تھا۔۔۔

گیم شروع ہوا تھا۔۔۔سب کپلز کو الگ الگ بیٹھایا گیا تھا۔۔ لڑکیاں اور لڑکے آمنے سامنے بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔

ہالہ نوشیرواں کے بالکل سامنے آن بیٹھی تھی۔۔۔جو مسلسل اسے ہی گھور رہا تھا۔۔۔

ہالہ اس کی نظروں سے پزل ہوتی اسے پوری طرح سے اگنور کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔

کیونکہ وہ فرحین سے بھی بہت اچھے سے بات کر رہا تھا۔۔اس شخص کے دماغ میں چل کیا رہا تھا کوئی نہیں جانتا تھا۔۔

فرحین اس کے رویے سے سب سے زیادہ کنفیوژ ہو رہی تھی۔۔۔اگر اس نے ہالہ کو چھوڑنے کا فیصلہ کر لیا تھا تو وہ اسے اتنی اہمیت کیوں دے رہا تھا۔۔

FarwaKhalidNovels

فرحین کو اس بات پر سب سے زیادہ غصہ آرہا تھا۔۔۔اس کا دل چاہ رہا تھا کہ اس ہالہ کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے نوشیر واں کی زندگی سے نکال دے۔۔

اس کے خوف کی وجہ ہی یہی تھی کہ اس نے اب تک نوشیر واں کو اتنا پروٹیکٹو اور کیئر نگ اپنے ساتھ بھی نہیں دیکھا تھا جتنا وہ ہالہ کے لیے ہوتا تھا۔۔۔وہ چاہے بظاہر منال اور ہالہ کے سامنے کچھ بھی ظاہر کرتی مگر نوشیر واں کا یہاں آنا اور اس وقت وارفتگی بھری نگاہوں سے ہالہ کی جانب دیکھنا سب کچھ عیاں کر رہا تھا۔۔۔

یہی وجہ تھی کہ وہ اس شخص کی سازش کا شکار نہیں ہونا چاہتی تھی۔۔۔

جو اسے داؤد سے دور کر کے اپنی بے عزتی کا بدلہ لینے کا ارادہ رکھتا تھا شاید۔۔۔

وہ اتنے وقت سے نوشیر واں کے ساتھ تھی۔۔۔اچھے سے جانتی تھی کہ وہ اتنی آسانی سے کسی کو معاف نہیں کرتا تھا۔۔۔

ہوٹنگ کی آواز پر فرحین نے چونک کر سب کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

سب سے پہلے میوزک اسجد پر رکا تھا۔۔۔منال سب سے زیادہ خوش ہوئی تھی۔۔۔

"جی اسجد بھائی بولیں۔۔۔ٹرتھ یا ڈیئر۔۔۔"

احد نے بڑے بھائی کی مصنوعی خفگی بھری صورت دیکھ محظوظ ہوتے پوچھا تھا۔۔۔

"ٹرتھ۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

اسجد اپنے کزنز کے خرافاتی دماغوں سے اچھی طرح واقف تھا۔۔۔وہ جانتا تھا کسی نے اسے نہیں بخشنا تھا۔۔۔خاص کر منال اور نوشیرواں نے۔۔۔

"کیا اسجد بھائی یہ تو بزدلی والی بات ہوئی۔۔۔"

نوشیرواں نے افسوس کرتے کہا تھا۔۔۔

اسجد کے بعد اگلی باری فرحین کی تھی۔۔۔اس نے بھی ٹرتھ ہی چوز کیا تھا۔۔۔

"میں پوچھوں گی فرحین سے سوال۔۔۔"

عروج نے جلدی سے ہاتھ کھڑا کیا تھا۔۔۔ہالہ نے دیکھا تھا نوشیر واں مسلسل موبائل پر لگا ہوا تھا۔۔۔

اسجد کے بلانے پر اس نے موبائل سائیڈ پر رکھتے سب کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

فرحین اچھے سے جانتی تھی کہ عروج اس سے کیا سوال پوچھنے والی ہے۔۔۔

"کیا آپ کو واقعی نوشیر واں بھائی سے محبت ختم ہو چکی ہے۔۔یا آپ اب بھی ان کے پاس لوٹنا چاہیں گی۔۔۔"

عروج ایسا سوال کرے جائے گی باقی کسی کو بھی توقع نہیں تھی۔۔۔نوشیرواں بھی فرحین کی جانب ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

داؤد کے چہرے کے تاثرات بگڑے تھے۔۔۔

"یہ کیسا سوال ہے عروج۔۔۔؟؟"

منال نے انتہائی غصے سے عروج کو گھورا تھا۔۔۔ہالہ کی نظریں نوشیرواں پر تھیں۔۔۔جواب بھی فرحین کو ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

اس کے انداز میں کچھ عجیب سا تھا۔۔۔

"کوئی بات نہیں آپی میں یہ سوال دینے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتی۔۔۔اور داؤد کو بھی میرے ماضی کے بارے میں سب پتا ہے۔۔۔یہ بھی کہ میں ابھی تک چاہنے کے باوجود اپنے ماضی سے نہیں نکل پا رہی۔۔۔"

فرحین کو پچھلے کچھ دونوں سے داؤد کا انداز بدلہ سا لگا تھا۔۔جو پہلے نوشیر واں کی بات کرنا بھی پسند نہیں کرتا تھا۔۔۔وہ اب اسی کا ذکر کرنے لگا تھا۔۔۔

"میں اپنی پہلی محبت کو اب بھی اپنی زندگی سے نہیں نکال پائی۔۔۔سچی محبت کو دل سے نکلنا بہت مشکل ہوتا ہے۔۔میرے

لیے بھی سب کچھ ایسے ہی مشکل ہے۔۔میں واپس لوٹنا چاہتی ہوں۔۔۔"

فرحین نے بنا کوئی لحاظ رکھتے نوشیرواں کی آنکھوں میں دیکھتے جواب دیا تھا۔۔۔

وہ اپنے فیانسی کے سامنے بہت آرام سے یہ بات بول گئی تھی۔۔۔

وہاں ایک دم گہرا سناٹا چھا گیا تھا۔۔۔ہالہ کی نظریں اب بھی نوشیرواں پر تھیں۔۔۔جس نے فرحین کی جانب سے نگاہیں موڑ کر ہالہ کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جس کی آنکھوں کی نمی دور سے بھی وہ دیکھ سکتا تھا۔۔۔

ہالہ نے اس کے دیکھنے پر نگاہوں کا زاویہ بدل دیا تھا۔۔۔اس کے پھولے نتھنے اور چہرے کی سرخی دیکھتے نوشیر واں کو اس پر بے اختیار پیار آیا تھا۔۔۔

مگر ابھی وہ دور بیٹھا تھا اس لیے اپنے دل میں اٹھتے ارمانوں کو پورا نہیں کر سکتا تھا۔۔۔۔

منال کا دل چاہ رہا تھا فرحین کے ساتھ ساتھ عروج کو بھی یہاں سے باہر نکال دے۔۔۔یہ سوال پوچھنا دونوں بہنوں کی ملی بھگت تھی۔۔۔

دوبارہ میوزک سٹارٹ کیا گیا تھا۔۔۔ایک کے بعد دوسرے کی باری آرہی تھی۔۔۔مگر ہالہ کا موڈ بہت سخت خراب ہو چکا تھا۔۔۔جب میوزک داؤد پر جا رکا تھا۔۔

اس نے بھی ٹرتھ ہی چنا تھا۔۔۔

"کیا فرحین سے پہلے آپ کی زندگی میں کوئی لڑکی تھی۔۔۔؟؟"

منال نے یہ سوال جان بوجھ کر کیا تھا۔۔۔فرحین بہت باتیں کرتی تھی کہ داؤد کی زندگی میں آنے والی وہی پہلی لڑکی تھی۔۔ منال کے اس سوال پر ہالہ کی رنگت زرد ہوئی تھی۔

وہ اپنی مٹھیوں کو سختی سے بھینچ گئی تھی۔۔۔کیونکہ داؤد بنا کوئی لحاظ کیے اسی کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔۔

"تھی ایک لڑکی۔۔۔جسے دل و جان سے زیادہ چاہا تھا میں نے۔۔۔مگر عین شادی والے دن مجھے چھوڑ کر چلی گئی۔۔۔"

داؤد کی نگاہیں ہالہ پر تھیں۔۔۔جو اس وقت خود پت ضبط کیے نگاہیں جھکائے بیٹھی تھی۔۔۔

نوشیرواں کے ساتھ ساتھ فرحین نے بھی داؤد کی نگاہوں کا ارتکاز نوٹ کیا تھا۔۔۔نوشیرواں کے ماتھے پر بل پڑے تھے۔۔۔

"داؤد صاحب ادھر دیکھ کر ہم سے بات کریں۔۔۔آپ کی نگاہیں کچھ زیادہ ہی بھٹک جاتی ہیں۔۔۔"

نوشیر واں کو جو بات بری لگتی تھی وہ سب کے سامنے کہنے میں جھجھکتا نہیں تھا۔۔۔

اس کی سرد آواز پر داؤد گڑبڑا گیا تھا۔۔۔ہالہ نے بھی نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

جو اسی کی جانب دیکھتا سرخی مائل آنکھوں سے اسے گھور رہا تھا۔۔

ہالہ کی گھبراہٹ بڑھنے لگی تھی۔۔کیا وہ اسے غلط سمجھ رہا تھا۔۔۔

ہالہ کے دل کی بے چینی بڑھنے لگی تھی۔۔۔اس کا گیم سے

دھیان ہٹ چکا تھا۔۔۔

جب اچانک سب کی زور دار ہوٹنگ پر اس نے نگاہیں اٹھا سامنے

دیکھا تھا۔۔۔تکیہ نوشیرواں کی گود میں پڑا تھا۔۔۔سب آج اس

کے پکڑے جانے پر خوب ہوٹنگ کر رہے تھے۔۔۔

اس نے ہالہ کو ریلیکس رہنے کا اشارہ کیا تھا۔۔۔وہ اس کا کھویا کھویا

انداز نوٹ کر رہا تھا۔۔۔

"اب آیا نا اونٹ پہاڑ کے نیچے۔۔۔اب مزا آئے گا۔۔"

وہ سب ایکسائیٹڈ ہوئے تھے۔۔۔نوشیر واں کے اعنابی لبوں پر بہت ہی دلفریب مسکراہٹ بکھری ہوئی تھی۔۔۔وہ بہت غلط وقت پر پھنسا تھا۔۔۔

"میں ڈیئر چوز کروں گا۔۔۔"

وہ بہت اچھے سے جانتا تھا اس سے کیا سوالات پوچھے جانے تھے۔۔۔اسی لیے اس نے بہت آرام سے ڈیئر چوز کیا تھا۔۔۔

"نوشیر واں لگتا ہے تم سچ بولنے سے ڈرنے لگے ہو۔۔۔"

فرحین کو نوشیر واں کا ڈیئر چوز کرنا پسند نہیں آیا تھا۔۔

وہاں ڈیئر چوز کرنے والوں کا بہت برا حشر کیا گیا تھا۔۔احد اس وقت چہرے پر پورا میک اپ مل کر بیٹھا ہوا تھا۔۔۔جس کی جانب دیکھتے ہی ہنسی چھوٹ جاتی تھی۔۔

"ڈیئر کرنا بھی جگرے والوں کی بات ہے۔۔۔۔"

احد نے ہانک لگائی تھی۔۔

"نوشیر واں کو ڈیئر میں دوں گی۔۔۔"

فرحین نے سب سے پہلے ہاتھ کھڑا کیا تھا۔۔۔نوشیر واں نے سوالیہ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"تمہیں آنکھوں پر پٹی باندھ کر اپنے پارٹنر کو اس کے ہاتھ کو چھو کر چننا ہو گا۔۔۔"

فرحین کے چہرے پر اس وقت بہت ہی عجیب سی مسکراہٹ تھی۔۔۔

اسے یقین تھا نوشیر واں اسی کا ہاتھ چوز کرے گا۔۔۔

منال اس لڑکی کی ڈھیٹائی پر افسوس سے سر ہلا کر رہ گئی تھی۔۔۔

چاہتی کیا تھی وہ۔۔۔

ہالہ نے خاموش نگاہوں سے نوشیر واں کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

اسے لگا تھا نوشیر واں انکار کر دے گا۔۔۔اگر وہ ہالہ کو سب کے سامنے نہ پہچان پاتا اور فرحین کو چوز کر لیتا تو ہالہ کو سب کے سامنے انسلٹ ہونی تھی۔۔۔

اس کا شوہر اسے پہچان ہی نہیں پایا تھا۔۔۔

"اوکے۔۔۔مجھے منظور ہے۔۔۔"

فرحین کی جانب دیکھتا وہ حامی بھر گیا تھا۔۔۔اس نے ایک بار بھی ہالہ کے ہاتھوں کی جانب نہیں دیکھا تھا۔۔۔سب لڑکیوں نے رنگز پہن رکھی تھیں۔۔۔

سب ہی ایکسائیٹڈ تھے کہ نوشیر واں کیا کرنے والا ہے۔۔۔ جبکہ ہالہ کی سانسیں اکھڑ رہی تھیں۔۔۔ داؤد کے سامنے یہ سب ہونے لگا تھا۔۔۔ اس نے تو مزید شیر ہو جانا تھا۔۔۔

نوشیر واں کی آنکھوں پر اسجد نے سیاہ رنگ کی پٹی باندھ دی تھی۔۔۔ وہ کچھ بھی نہیں دیکھ پا رہا تھا۔۔۔

"وہ آنکھیں کھول کر تمہیں اپنی بیوی ماننے کا دکھاوا کر سکتا ہے پر اب کیا کرو گے تم لوگ۔۔۔ نوشیر واں نے ایک دن لوٹ کر میرے پاس ہی آنا ہے۔۔ تمہارے لیے بہتر یہی ہے کہ اپنا ناٹک ختم کرو اور چلی جاؤ نوشیر واں کی زندگی سے۔۔۔

جتنی رقم چاہیے میں دو گی تمہیں۔۔۔"

اس کے ساتھ آج کھڑے ہوتے فرحین نے بہت آہستہ آواز میں کہا تھا۔۔۔ہالہ نے اسے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔۔۔

فرحین جو رنگ پہن کر نوشیرواں کے سامنے جانا چاہتی تھی۔۔۔ منال نے وہ کوشش کامیاب نہیں ہونے دی تھی۔۔۔نوشیرواں فرحین کی رنگ پہچانتا تھا۔۔۔اور ہالہ نے آج نیو رنگ پہنی ہوئی تھی۔۔۔

اس لیے منال نے سب کی رنگز اتروادی تھیں۔۔۔بظاہر یہ ایک عام سے گیم تھا۔۔۔

مگر اس میں نوشیر واں کے دل کا فیصلہ ہونا تھا۔۔۔وہ کون سی لڑکی تھی جو اس کے دل میں رہتی تھی۔۔۔

کیونکہ فرحین نے خود اسے چھوڑنے کے بعد اسے کسی اور لڑکی کو اپنی زندگی میں شامل کرتے دیکھ جو اپنے انداز بدلے تھے۔۔۔وہ اس وقت کسی کو بھی سمجھ نہیں آرہے تھے۔۔۔

وہ نہ تو داؤد کو چھوڑ رہی تھی نہ نوشیر واں کی زندگی میں دخل اندازی دینے سے باز آرہی تھی۔۔۔

سمجھ تو کسی کو نوشیر واں کی بھی نہیں آ رہی تھی۔۔۔جو فرحین سے اب بھی اچھے سے بات کرتا تھا۔۔۔اسے وقت بھی دیتا تھا۔۔

نیہا، عروج، منال، فرحین، سیما اور ہالہ ایک لائن میں کھڑی تھیں۔۔۔باری باری سب کو نوشیر واں کے سامنے آنا تھا اور اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دینا تھا۔۔۔

سب کے چہروں پر مسکراہٹ بکھری ہوئی تھی۔۔سوائے ہالہ کے۔۔۔جس کی رنگت اس وقت بالکل لال ہو چکی تھی۔۔۔

"ہالہ اتنی کیوں گھبرا رہی ہو۔۔۔یہ تو اچھا ہی ہوا۔۔آج سب کو ان کی نوشیرواں کی زندگی میں اہمیت کا پتا چل جائے گا۔۔۔"

منال نے ہالہ کو کہتے یہ بات سنائی فرحین کو تھی۔۔۔جو زور سے ہنس دی تھی۔۔۔

"دھیان کیجئے گا۔۔ایسا نہ ہو آپ کا بھائی اس لڑکی کو ہی اپنی زندگی سے نکال باہر کرے۔۔۔جسے اس کی منتیں کر کے اس کی زندگی میں شامل کیا ہے آپ نے۔۔۔"

فرحین طنزیہ لہجے میں بولتی اسے جتاتی نگاہوں سے دیکھتی سمجھا گئی تھی کہ وہ ہر بات سے واقف تھی۔۔۔اسے ہلکے میں ہر گز نہ لیا جائے۔۔

"آپی وہ اتنی ساری لڑکیوں کے بیچ سے کیسے پہچانیں گے۔۔۔یہ بہت مشکل ہے۔۔"

ہالہ کو اگر ایسا کوئی ٹاسک دیا جاتا تو اس سے بھی نہیں پہچانا جانا تھا۔۔۔

"ہر وقت تمہارا ہاتھ اس کے ہاتھ میں ہوتا ہے ہالہ۔۔۔"

منال نے اسے گھورا تھا۔۔۔وہ اس کے بھائی کو بہت ہلکے میں لے رہی تھی۔۔۔جبکہ اس کی بات پر ہالہ کے گال مزید لال ہوئے تھے۔۔۔یہ تو سچ تھا۔۔۔وہ زیادہ تر اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں رکھتا تھا۔۔۔

سب سے پہلے نیہا اس کے سامنے گئی تھی۔۔۔اس کا ہاتھ پکڑتے ہی نوشیرواں نے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔

اگلا نمبر منال کا تھا۔۔۔نوشیرواں کا اس پر بھی نفی میں سر ہلا تھا۔۔۔باری باری سب ہی اس کے آگے جا رہی تھیں۔۔۔

فرحین ہالہ سے پہلے آن کھڑی ہوئی تھی۔۔۔ہالہ کی بعد عروج تھی۔۔

فرحین نے مسکراتے ہوئے اپنا ہاتھ نوشیر واں کے ہاتھ میں دیا تھا۔۔۔ہالہ تھوڑے سے فاصلے پر کھڑی انہیں دیکھ رہی تھی۔۔۔ نوشیر واں کے ناک پر بھی پٹی بندھی تھی۔۔۔تاکہ وہ خُوشبو محسوس نہ کر پائے۔۔۔

اس کے کزنز نے آج ساری کسریں پوری کی تھیں۔۔۔فرحین کے ہاتھ کو نوشیر واں کے ہاتھ میں دیکھ سب کو لگا تھا نوشیر واں اب یہ ہاتھ نہیں چھوڑے گا۔۔۔

ہالہ کی سانسیں مدھم ہونے لگی تھیں۔۔۔اتنی دیر اس نے پہلے کسی کا ہاتھ نہیں پکڑا تھا۔۔۔

جب اگلے ہی پل نوشیرواں نے فرحین کا ہاتھ جھٹکتے نفی میں سر ہلا دیا تھا۔۔۔

ہالہ سمیت سب نے ہی حیرت بھری نگاہوں سے اسے دیکھا تھا۔۔۔

فرحین کی رنگت اس وقت دیکھنے لائق تھی۔۔۔ایسی انسلٹ آج سے پہلے اس کی کبھی نہیں ہوئی تھی۔۔۔وہ جو کچھ دیر پہلے بہت خوش کھڑی تھی۔۔۔

اس شخص نے ایک پل میں اسے آسمان سے زمین پر لا پٹخا تھا۔۔۔

منال نے ہالہ کو نوشیر واں کے آگے جانے کو کہا تھا۔۔۔ہالہ نے اس کی سامنے کھڑے ہوتے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھ دیا تھا۔۔۔اس کا ہاتھ کانپ رہا تھا۔۔۔نوشیر واں کے لبوں پر مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔

وہ یہ ہاتھ لاکھوں کروڑوں میں بھی پہچان سکتا تھا۔۔۔

مگر جان بوجھ کر ہالہ کو تنگ کرنے کی خاطر اس نے ہالہ کے ہاتھ کا اچھی طرح سے معائنہ کیا تھا۔۔۔ کبھی وہ اس کی انگلیوں کو چھو رہا

تھاتو کبھی اس کی ہتھیلی کی نرماہٹیں کو محسوس کرتاوہ اسے شرم و حیاسے لال کر گیا تھا۔۔۔

ہالہ کو سختی سے منع کیا گیا تھا کسی بھی قسم کاری ایکشن دینے سے۔۔۔ورنہ اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ اپنا ہاتھ کھینچ لے۔۔۔کیا وہ اسے نہیں پہچان پا رہا تھا۔۔۔اس وجہ سے ایسا کر رہا تھا۔۔۔

نوشیر واں کی حرکتیں دیکھ وہاں سب کے چہروں پر مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔سب سمجھ چکے تھے کہ وہ ہالہ کو پہچان گیا ہے اور جان بوجھ کر ایسا کر رہا ہے۔۔۔

"میری پارٹنر۔۔۔۔"

نوشیر واں نے ہالہ کے ہاتھ پر گرفت مضبوط کرتے اسے اپنی جانب کھینچ لیا تھا۔۔۔بند آنکھوں کے ساتھ وہ اس کی جانب جھکتا اس کے ماتھے پر اپنے دہکتے لب رکھ گیا تھا۔۔۔

سب کے سامنے اس کی اس استحقاق بھری حرکت پر ہالہ کانپ گئی تھی۔۔۔اس کے چہرے پر بھی اس وقت شرمگیں مسکراہٹ بکھری ہوئی تھی۔۔۔نوشیر واں نے اسے پہچان لیا تھا۔۔۔

فرحین قریب ہی کھڑی نفرت بھری نگاہوں سے یہ منظر دیکھ رہی تھی۔۔۔داؤد اس کے برابر آن کھڑا ہوا تھا۔۔

"دو کشتیوں کے سوار ایسے ہی ڈوبتے ہیں فرحین۔۔۔"

اس کا لہجہ سرد مہری لیے ہوئے تھا۔۔وہ پہلے دن سے یہ بات سمجھ چکا تھا کہ یہ لڑکی اس کے قریب صرف اس کی دولت دیکھ کر آئی تھی۔۔۔

اس نے علاوہ اسے کوئی انٹرسٹ نہیں تھا۔۔۔وہ پہلے دن سے اسے نوشیرواں کو جیلس کرنے کے لیے استعمال کر رہی تھی۔۔۔

داؤد کو پہلے وہ پسند تھی۔۔۔اتنے بڑے کاروباری گھرانے سے تعلق رکھتی تھی۔۔۔اس کے لیے بہت طرح سے فائدہ مند ثابت ہو سکتی تھی۔۔یہی وجہ تھی کہ وہ فرحین کی ساری حرکتیں بہت ضبط سے برداشت کر رہا تھا۔۔۔

مگر جب سے اس نے ہالہ کو اس خاندان میں دیکھا تھا۔اس کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں رہا تھا۔۔۔

اب فرحین سے جڑے رہنے میں اسے مزید فائدہ نظر آرہا تھا۔۔۔

وہ اس لڑکی کو استعمال کر کے ہالہ تک پہنچ رہا تھا۔۔۔وہ اب تک ہالہ کو ڈرا دھما کا کر واپس لے بھی جاتا۔۔۔

مگر نوشیر واں آفندی ہر بار بیچ میں آجاتا تھا۔۔۔اس جیسے انسان کی زیرک نگاہوں سے بچ کر ہالہ تک پہنچنا آسان نہیں تھا۔۔

اس وقت بھی سامنے کا منظر اسے آگ لگا گیا تھا۔۔۔

داؤد کی بات سنتے فرحین کی رنگت سرخ ہوئی تھی۔۔۔

"میں نے اسے اپنے ہاتھوں سے کھو دیا۔۔۔"

فرحین کو اب شدت سے اپنی غلطی کا احساس ہو رہا تھا۔۔۔وہ داؤد کو آج اپنی باتوں میں الجھانے کے بجائے سیدھی اور صاف بات کر گئی تھی۔۔۔گیم کا اختتام کر دیا گیا تھا۔۔۔

نوشیرواں ہالہ کا ہاتھ پکڑے اسے لاؤنج سے نکلتا دکھائی دیا تھا۔۔۔

"واپس پا سکتی ہو تم اسے۔۔۔اب بھی وقت تمہارے ہاتھ سے نکلا نہیں ہے۔۔۔"

داؤد کی بات سنتے فرحین نے پلٹ کر حیرت سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

اسے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ داؤد ایسی بات کرے گا۔۔۔

"میں نے ابھی ٹرتھ میں جس لڑکی کو ذکر کیا وہ کوئی اور نہیں تمہارے کزن نوشیر واں کی بیوی ہالہ ہے۔۔۔جو میری ہونے والی بیوی تھی اور عین نکاح سے پہلے بھاگ نکلی۔۔۔میں پچھلے کئی

مہینوں سے اسے ہر جگہ تلاش کرتا پھر رہا ہوں۔۔۔وہ اتنے مہینوں بعد مجھے نظر بھی آئی تو کس صورتحال میں۔۔"

داؤد بول رہا تھا اور فرحین پھٹی پھٹی نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔اسے اپنی سماعتوں پر ابھی تک یقین نہیں آیا تھا۔۔

"یہ کیا بول رہے ہو تم۔۔۔؟؟تم جانتے ہو اس لڑکی کو۔۔۔۔؟؟ تم نے یہ بات پہلے کیوں نہیں بتائی۔۔۔؟؟"

فرحین کے چہرے پر مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔

"بچپن سے جانتا ہوں۔۔۔چچازاد کزن ہے میری۔۔۔۔اور میری بچپن کی منگ بھی۔۔۔گاؤں میں ساتھ ساتھ حویلیاں بنی ہوئی ہیں ہماری۔۔۔"

داؤد نے سوچ لیا تھا کہ اسے فرحین کو کیسے استعمال کر کے نوشیر واں کو راستے سے ہٹانا تھا۔۔۔

"یقیناً اس لڑکی نے یہ ساری باتیں نوشیر واں کو نہیں بتائی ہونگی۔۔۔"

فرحین چاہتی تھی ایسا ہی ہو۔۔۔اور وہ خود نوشیر واں کے سامنے اپنے انداز میں اس لڑکی کی سچائی لائے۔۔۔

"نہیں بتایا ہوا۔۔۔اگر بتایا ہوتا تو اتنی خوفزدہ نہ ہوتی۔۔۔۔مجھے دیکھ کر اس کی حالت مرنے والی ہو جاتی ہے۔۔۔"

داؤد کی آنکھوں میں چنگاریاں سی جل اٹھی تھیں۔

"تم اپنے اور اس کے گھر والوں کو ساتھ لا کر۔۔۔یہاں سب کو اس کی اصلیت بتا کر اسے یہاں سے لے کر کیوں نہیں جاتے۔۔۔"

فرحین کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ ابھی ہالہ کو ہاتھ پکڑ کر داؤد کے ساتھ رخصت کر دے۔۔۔

"اس کی فیملی میں کوئی نہیں ہے۔۔۔اور میرے گھر والے اس پر جس قدر غصے میں ہیں اگر وہ یہاں آ گئے تو معاملہ مزید بگڑ سکتا ہے۔۔۔اسی وجہ سے میں اس اپنے طریقے سے حل کرنا چاہتا ہوں۔۔۔میں چاہتا ہوں ہم کچھ ایسا کریں کہ وہ خود ہی نوشیر واں کو چھوڑ کر میرے ساتھ آنے پر رضامند ہو جائے۔۔۔"

داؤد نے اپنی پریشانی بتائی تھی۔۔۔

"تم اسے اغوا کر لو۔۔۔"

فرحین نے مشورہ دیا تھا۔۔۔داؤد اس لڑکی کو دیکھ کر رہ گیا تھا۔۔۔کل تک وہ اس پر مر رہی تھی۔۔۔اور اب نوشیر واں

آفندی کو دوبارہ بزنس اور پرسنل زندگی میں سٹیبل ہوتے دیکھ اس کی ہو گئی تھی۔۔۔

"تمہارا وہ نوشیر واں کرنے دے گا۔۔؟؟ ہر وقت تو تمہارے گھر کا کوئی نہ کوئی فرد اس کے ساتھ ہوتا ہے۔۔۔اور اگر کر بھی لیا تو اسے ڈھونڈھتے ہوئے پیچھے پہنچ جائے گا۔۔۔میں چاہتا ہوں وہ خود نوشیر واں کو چھوڑ کر میرے ساتھ آنے پر آمادہ ہو۔۔۔اس بارے میں کچھ سوچنا پڑے گا۔۔۔"

وہ دونوں ایک ساتھ بیٹھے اپنی پلاننگ شروع کر چکے تھے۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"تم یہاں اس کمرے میں کیا کر رہی ہو۔۔۔؟؟"

نوشیر واں اسے دو بار بلا چکا تھا۔۔۔ مگر وہ بستر میں گھسی اس کا بھیجا ہر پیغام نظر انداز کر رہی تھی۔۔ اسے بہت زیادہ ٹھنڈ لگی ہوئی تھی۔۔۔ بارش اب بھی زور و شور سے ہو رہی تھی۔۔۔ جس کی وجہ سے ٹھنڈ مزید بڑھ چکی تھی۔۔۔

"سو رہی ہوں۔۔۔ اور پلیز سونے دیں مجھے۔۔۔ ڈسٹرب مت کریں۔۔۔"

کمبل میں اپنا چہرا چھپاتے قریب آتے نوشیر واں کو پوری طرح سے اگنور کیا گیا تھا۔۔

نیہا ابھی تک کمرے میں نہیں آئی تھی۔۔۔باقی سب ابھی نیچے ہی بیٹھے کوئی مووی دیکھ رہے تھے۔۔۔

اس کی جانب سے کوئی جواب نہ پا کر ہالہ کو لگا تھا وہ چلا گیا ہے۔۔

اس نے ڈرتے ڈرتے کمبل سے سر نکالا تھا۔۔۔جب اسے قریب ہی کھڑے خود کو گھورتے دیکھ ہالہ کی رنگت بے تحاشا سرخ ہوئی تھی۔۔۔

"جانم تم اتنے دنوں سے میرے ساتھ جو کہ آنکھ مچولی کھیل رہی ہو۔۔۔تمہیں اندازہ بھی نہیں ہے کہ اس کا حساب اب تمہیں سود سمیت لوٹانا ہو گا۔۔۔"

اسکی جانب جھک کر اس کے ٹھنڈ اور حیا سے سرخ پڑتے چہرے کو تکتا وہ اس کے گال کو اپنے اعنابی لبوں سے دہکا گیا تھا۔۔۔اس کے الفاظ کے ساتھ ساتھ اس کی آنکھوں کی بے باک گستاخیاں ہالہ کی دھڑکنوں کی رفتار بڑھا گئی تھیں۔۔۔

ابھی وہ اس کی بات پوری طرح سے سمجھ بھی نہیں پائی تھی جب نوشیر واں نے اس کے اوپر سے کمبل کھینچ لیا تھا۔۔۔

"یہ کیا کر رہے ہیں آپ۔۔۔؟؟ مجھے بہت زیادہ ٹھنڈ لگی ہے۔۔۔"

وہ کانپتی آواز کے ساتھ بولی تھی۔۔۔

مگر اس کی بات کا جواب دیئے بغیر نوشیر واں نے اسے اپنی بانہوں میں اٹھایا تھا اور باہر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

"مجھے نہیں رہنا آپ کے روم میں۔۔۔۔"

ہالہ نے اس کی گرفت سے نکلنے کی کوشش کرتے خفگی سے کہا تھا۔۔۔

"کیوں۔۔۔؟؟؟"

نوشیر واں نے اس کے حسین نقوش کو تکتے پوچھا تھا۔۔۔

"ہم یہاں سے واپس جا کر یہ رشتہ ختم کر دیں گے۔۔۔"

ہالہ نے اس کی جانب سے نگاہیں پھیر لی تھیں۔۔۔کیونکہ ایسا بولتے اس کی آنکھوں میں نمی آن ٹھہری تھی۔۔

"سوچ سمجھ کر اپنے الفاظ کا استعمال کرو۔۔۔بھاری پڑ سکتے ہیں تم پر۔۔۔"

نوشیرواں نے اسے وارن کیا تھا۔۔اس کی معنی خیز دھمکی اور پر تپش نگاہوں پر ہالہ کی سانسیں منتشر ہونے لگی تھیں۔۔۔۔

روم کا دروازہ کھولتے وہ اسے لیے اندر داخل ہوا تھا۔۔ہالہ نے یہ کمرہ پہلے بھی دیکھا تھا۔۔۔

مگر اس وقت تو اس کمرے کا حلیہ بالکل بدلہ ہوا تھا۔۔۔وہ اپنی نگاہیں ایک پل کے لیے بھی نہیں ہٹا پائی تھی۔۔

سرخ گلابوں سے سجا وہ کمرہ اب پہلے سے بھی کہیں زیادہ خوبصورت لگ رہا تھا۔۔۔

ہالہ کے لبوں پر مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔نوشیرواں اسے نیچے اتار چکا تھا۔۔۔۔

اور اب دلچسپی بھری نگاہوں سے اس کے تاثرات دیکھ رہا تھا۔۔

"یی یہ سب۔۔۔۔؟؟"

اس نے کپکپاتی آواز میں نوشیر واں کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"کس کے لیے ہو سکتا ہے۔۔۔؟؟"

نوشیر واں نے آنکھوں میں محبت کا جہاں آباد کیے وار فتگی

بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"فرحین کے لیے۔۔۔"

ہالہ کے لبوں سے ناچاہتے ہوئے بھی یہ الفاظ نکلے تھے۔۔

"لڑکی اب تم میرا دماغ خراب کر رہی ہو۔۔۔"

نوشیر واں اس کی کمر میں بازو حمائل کرتا اسے اپنی جانب کھینچ چکا تھا۔۔۔ہالہ سیدھی اس کے سینے سے آن ٹکرائی تھی۔۔۔

"میرے گھر کا ایک ایک فرد جان چکا ہے کہ میں کیا چاہتا ہوں۔۔۔فرحین کو بھی آج جواب مل گیا ہے۔۔۔ایک تم ہی ہو جسے ابھی تک سمجھ نہیں آرہی میں کیا چاہتا ہوں۔۔۔"

نوشیر واں نے اس کا چہرا اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے اس کی آنکھوں میں جھانکتے خفگی سے کہا تھا۔۔۔

اس کے انداز پر ہالہ کا دل بہت زور سے دھڑکا تھا۔۔

"مجھے ایسے کوئی بات نہیں سمجھ آتی۔۔۔آپ کو بھی کہنا ہے سیدھی طرح سے کہیں۔۔۔"

ہالہ نے اس کی جانب خفگی بھری نگاہوں سے دیکھتے کہا تھا۔۔۔

یہ شخص اس کے دل کے ساتھ کھیل رہا تھا۔۔۔وہ اسے کیسے بتاتی کہ وہ اس کے بہت قریب آکر پھر سے دور ہو جانا برداشت نہیں کر پاتی تھی۔۔

"میرا سیدھی طرح سے کہنا سہہ پاؤ گی تم۔۔۔۔"

اس کے بالوں کی دلفریبی کو محسوس کرتے وہ ان میں اپنے چہرا چھپا گیا تھا۔۔

ہالہ کہ دھڑکنوں کا شور بڑھنے لگا تھا۔۔۔۔

"میں نے شروع سے اپنی زندگیوں میں ایک ہی لڑکی کو دیکھا اور اپنانا ہے۔۔۔ فرحین میری چچازاد ہی نہیں میری بہت اچھی دوست بھی تھی۔۔۔ اب ابھی پڑھ رہے تھے کہ ہماری ایک دوسرے سے دوستی اور اٹیچمنٹ کو دیکھ کر ہماری منگنی کر دی تھی۔۔۔ یہ فیصلہ خاص طور پر میری ماما کی خواہش پر ہوا تھا۔۔

انہیں فرحین اپنی بہو کے روپ میں بہت پسند تھی۔۔۔ہم دونوں کو ایک ساتھ دیکھ کر وہ بہت خوش ہوتی تھیں۔۔۔

ہم دونوں بھی ایک دوسرے کے ساتھ بہت زیادہ اٹیچ تھے۔۔۔

ہر جگہ ایک ساتھ جانا ایک دوسرے کی ہر بات کا خیال رکھنا۔۔۔

جب تک میری ماں زندہ تھی میں ایک پرفیکٹ انسان تھا۔۔۔

اپنے کام میں اور اپنے رشتوں میں۔۔۔

ہاں مگر میرا مزاج ہمیشہ سے ایسا ہی تھا۔۔۔فرحین پہلے میرے اسی ایٹی ٹیوڈ کی دیوانی تھی۔۔۔

اسے مجھ سے بے پناہ محبت تھی۔۔۔میرے بابا اپنے بھائیوں میں سب سے زیادہ کامیاب اور حیثیت میں بھی ان سے بہت آگے تھے۔۔ان سب بھائیوں کی محبت تھی کہ ہم سب ایک ساتھ رہتے ہیں۔۔۔

مجھے کبھی فرحین کے رویے سے اندازہ ہی نہیں ہوا کہ وہ سٹیٹس کانشیئس لڑکی مجھ سے زیادہ میرے سٹیٹس اور مصطفیٰ آفندی کے بیٹے سے محبت کرتی تھی۔۔۔

اس بات کا اندازہ مجھے میرے بارے وقت میں بہت اچھے سے کروایا اس نے۔۔۔

میری ماں مجھے چھوڑ کر چلی گئی۔اپنی آنکھوں کے سامنے میں نے انہیں دم توڑتے دیکھا۔۔جس کا قصوروار میں نے اپنے باپ کو مانا۔۔۔ایک پل میں میرے ہاتھ سے میرے سارے رشتے چھوٹ گئے۔۔

مجھے اس وقت فرحین کی سب سے زیادہ ضرورت تھی۔۔۔جو مجھے سنبھالنے کے بجائے مجھ سے اس بات پر لڑتی رہی کے میں نے اپنے باپ کو کیوں چھوڑا۔۔۔میں گھر چھوڑ کر جانے کا فیصلہ کر چکا تھا۔۔۔جس پر فرحین نے مجھے واضح لفظوں میں کہا تھا کہ

اگر میں یہ سب چھوڑ کر گیا تو وہ مجھ سے اپنی منگنی ختم کر دے گی۔۔

میں نے بہت چاہا تھا اسے۔۔۔ مگر اس پل وہ میرے دل سے اترنے لگی تھی۔۔

میں اس کی پہلے والی توجہ چاہتا تھا۔۔ جس کی خاطر میں دوسری لڑکیوں کے قریب ہوا۔۔۔ مجھے لگا مجھے بھٹکتے دیکھ وہ مجھے سنبھالے گی۔۔۔ مگر اس نے تو اس شے کا فائدہ اُٹھاتے مجھ سے اپنی جان چھڑوالی۔۔۔

کیونکہ اسے لگا تھا نوشیر واں آفندی اب پوری طرح سے ختم ہو چکا ہے۔۔۔ جس کا ساتھ اب دنیا والوں کے سامنے اس کے لیے باعثِ شرم سے زیادہ کچھ نہیں ہو گا۔۔۔ جس دن اس نے مجھے میرے پورے خاندان اور سرکل کے سامنے بدنام کیا۔۔۔ اس دن وہ پوری طرح سے میرے دل سے اتر گئی تھی۔۔۔

میرا دل بہت بری طرح سے ٹوٹا تھا اس دن۔۔۔ خود کو شراب کے نشے میں گم کرتا میں اس درد سے پیچھا چھڑانا چاہتا تھا۔۔۔ مجھ سے برداشت ہی نہیں ہو رہی تھی یہ بات کہ مجھے نوشیر واں آفندی جس کی ہر دوسری لڑکی دیوانی تھی۔۔

اسے اس لڑکی نے جھٹک دیا تھا جو اس سے محبت کی دعوے دار تھی۔۔جس سے میں نے ساری زندگی بہت وفا کی تھی۔۔۔کسی دوسری لڑکی کی جانب دیکھا تک نہیں تھا۔۔۔

وہ میری ایک غلطی کو نشانہ بناتے مجھ سے تعلق توڑتی مجھے سب کے سامنے رسوا کر گئی تھی۔۔۔یہ جانتے ہوئے بھی کہ میرا ریا سے کوئی تعلق نہیں تھا۔۔۔وہ صرف اس کی توجہ پانے کی خاطر ایک نادانی تھی۔۔

میری انا پر بہت کاری ضرب لگی تھی۔۔

میں چاہتا تھا کہ وہ دوبارہ لوٹ کر آئے میرے پاس۔۔۔میں بھی اس کا دل ویسے ہی توڑوں جیسا اس نے میرا توڑا تھا۔۔۔ریا کے لیے کسی بھی مرد کی قریب جانا کوئی بڑی بات نہیں تھی۔۔

مگر میں اس کھیل میں کسی اور لڑکی کی زندگی برباد نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔مجھے منال آپی نے تم سے نکاح کرنے پر مجبور کیا تھا۔۔۔ جس کے لیے میں بالکل بھی تیار نہیں تھا۔۔۔مگر پھر انہوں نے جب مجھے یہ بتایا کہ تم بھی پیسوں کی وجہ سے ایسا کر رہی ہو تو تمہیں بھی انہیں لڑکیوں میں شامل کرتے میں اس نکاح کے لیے مان گیا تھا۔۔۔

ساتھ ایک ضد بھی تھی۔۔۔فرحین کی آنکھوں میں درد دیکھنے کی ضد۔۔۔جو اس دن میں نے دیکھی تھی جب نکاح کر کے تمہیں اس گھر لایا تھا۔۔۔

وہ اتنی جلدی ہار مان جائے گی مجھے اندازہ نہیں تھا۔۔۔شاید اسے یہی لگا تھا کہ میں ساری زندگی اس کے فراق میں ڈوبا رہوں گا۔۔۔اور وہ مجھ سے بھی زیادہ امیر انسان کے ساتھ اپنا گھر بسا لے گئی۔۔۔

وہ میرے آگے جھکنے لگی تھی۔۔۔جب بھی اسے موقع ملتا تھا۔۔۔وہ میرے ساتھ دوبارہ جڑنے کی بات کرتی تھی۔۔

مگر ایسا صرف تنہائی میں ہوتا تھا۔۔۔اس کی انا اور اکڑ اسے سب کے سامنے ہار میں ماننے دیتی تھی۔۔۔وہ چاہتی تھی میں اپنے باپ کی دولت کو قبول کر لوں اور سب کے سامنے اس کی جانب دوبارہ اپنا ہاتھ بڑھاؤں۔۔۔مگر مجھے دوبارہ اس کا ساتھ چاہیے ہی نہیں تھا۔۔

یہ تو پہلے دن سے طے تھا۔۔۔ہاں مگر یہ بالکل بھی طے نہیں تھا کہ میرا دل کسی دوشیزہ کی جانب مائل ہو جائے گا۔۔۔دوشیزہ بھی وہ جو میرے نکاح میں تھی۔۔۔جسے میں پہلے پیسوں کی لالچی لڑکی

کی سمجھا تھا۔۔ مگر اس کی معصومیت اور سادگی نے مجھے ایسے گھائل کیا کہ میرا دل دنیا کی ہر لڑکیوں سے اچاٹ ہو گیا۔۔

نکاح کی طاقت کا اس پل شدت سے اندازہ ہوا۔۔۔ میرے پاس ڈھیروں چوائسز تھیں۔۔۔ جو بات فرحین بھی اچھے سے جانتی تھی۔۔۔ مگر مجھے صرف تم چاہیے تھی۔۔۔

ایسی بے قراری تو کبھی فرحین کے لیے بھی محسوس نہیں ہوئی تھی جو تم سے ہونے لگی تھی۔۔۔ میں ہمیشہ سے فرحین سے محبت کا دعوے دار رہا تھا۔۔۔ مگر محبت کا اصل مطلب تو تم سے ملنے کے بعد پتا چلا تھا۔۔۔"

ہالہ اس کی بات بہت غور سے سن رہی تھی۔۔۔اس کی آخری بات پر ہالہ کے چہرے کی رنگت ٹماٹر کی طرح لال ہوئی تھی۔۔ وہ اس سے اپنی محبت کا اظہار کر چکا تھا۔۔۔اور وہ ہونقوں کی طرح اسے دیکھ رہی تھی۔۔

"یہ سچ ہے ہالہ۔۔۔مجھے تم سے محبت ہو گئی ہے۔۔۔میں اب صرف اور صرف تمہارا ہو کر رہنا چاہتا ہوں۔۔۔اس دن میری اور فرحین کی جو بھی بات تم نے سنی وہ صرف فرحین کے سامنے اس کی اپنی حقیقت کھولنے کی خاطر تھی۔۔۔اسے یہ بتانے کی خاطر وہ کسی کے ساتھ بھی مخلص نہیں ہے۔۔اسے صرف سٹیٹس

اور ایک ہینڈسم انسان چاہیے۔۔۔جو اس کے ساتھ چلے تو اسے لوگوں کی شاباشی ملے۔۔۔بہت جلد اس کے سامنے اس کا یہ چہرا آجائے گا۔۔۔

مگر تم ابھی بس یہی بات اپنے دماغ میں رکھو کہ نوشیروان آفندی کی زندگی میں اب صرف اور صرف تم ہو۔۔۔نہ میں کبھی تمہیں اپنی زندگی سے جانے دوں گا اور نہ کبھی میری زندگی میں کوئی آسکتی ہے اب۔۔۔"

نوشیر واں نے اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے اس کی چہرے کے ایک ایک نقش کو اپنے لبوں سے دہکا کر رکھ دیا تھا۔۔۔

"آپ میرے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔۔۔میرا فیملی بیک گراؤنڈ۔۔۔میرا ماضی۔۔۔میں کیسی لڑکی ہوں۔۔۔کچھ بھی نہیں جانتے آپ۔۔۔پھر کیسے آپ کو مجھ سے محبت ہو گئی۔۔۔؟؟"

ہالہ نے اس کے سینے پر دونوں ہتھیلیاں جماتے اسے خود سے دور دھکیل دیا تھا۔۔۔

اس کا دل اس وقت عجیب سے انداز میں دھڑک رہا تھا۔۔۔

اتنے وقت سے اس کا دل جو چاہت رکھتا تھا وہ اب پوری ہو رہی تھی۔۔۔اس کی دھڑکنوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی تھی۔۔۔

مگر اس کے دماغ میں جو چل رہا تھا وہ چاہ کر بھی یہ خوشی محسوس نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔بے چینی اور اضطراب بڑھنے لگا تھا۔۔۔

کیوں اس کا ماضی اتنا تاریک تھا جو اس شخص کو اس سے نفرت کرنے پر مجبور کر سکتا تھا۔۔۔

اس کی سانسیں تھمنے لگی تھیں۔۔۔

"تو بتا دو۔۔۔میں جاننا چاہتا ہوں۔۔۔"

نوشیر واں نے اپنی محبت کے اظہار پر اس کے قریب آنے کے بجائے دور جانے پر اسے خفگی سے دیکھتے اس کی جانب قدم بڑھا دیئے تھے۔۔۔

"میں نہیں بتانا چاہتی۔۔۔"

ہالہ کی آنکھوں میں نمی آن ٹھہری تھی۔۔

"اوکے۔۔۔میں تمیں مجبور نہیں کروں گا۔۔۔"

نوشیر واں نے اتنی ہی نرمی سے کہا تھا۔۔۔وہ جتنا اس کے قریب جا رہا تھا ہالہ اتنا اس سے دور جا رہی تھی۔۔۔

اس کے اتنے آرام سے مان جانے پر ہالہ نے بھیگتی پلکیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

وہ لمبا چوڑا مضبوط شخص اس کی نگاہوں کے سامنے تھا۔۔۔ جس کی خاطر اس کے دل نے بہت دعا کی تھی۔۔

"تمہارا یہ فاصلہ بڑھانا مجھے مزید بے قرار کر رہا ہے۔۔۔"

نوشیر واں نے اس کی کلائی کو اپنی گرفت میں لیا تھا۔۔۔ ہالہ کے دماغ میں اس وقت بہت کچھ چل رہا تھا۔۔۔ حرا کی باتیں بھی جو اسے ہر بار بات کرنے پر یہی کہتی تھی کہ وہ نوشیر واں سے اپنا تعلق مزید گہرا کر لے۔۔

وہ شخص اسے کبھی خود سے دور نہیں ہونے دے گا۔۔۔وہ اسے کوئی بھی بے وقوفی کرنے سے روکتی تھی۔۔۔

ہالہ کی رنگت زرد ہو چکی تھی۔۔۔اس کا دل بہت بری طرح سے لرز رہا تھا۔۔

اس شخص کی زرا سی قربت اس کے ہوش اڑا دیتی تھی۔۔۔اور اب تو وہ مکمل استحقاق کے ساتھ اسے اپنی زندگی میں شامل کرنا چاہتا تھا۔۔۔

نوشیر واں نے اسے لرزتے کانپتے دیکھ اپنے قریب تر کر لیا تھا۔۔۔کیونکہ اسے دیکھ کر لگ رہا تھا جیسے وہ ابھی نیچے گر جائے گی۔۔

اس کے حصار میں آتے ہالہ کی سانسیں مزید بکھرنے لگی تھیں۔۔۔

"اگر میں بھی فرحین کی طرح آپ کو چھوڑ کر چلی گئی تو۔۔؟؟"

ہالہ کی آنکھیں بار بار نم ہو رہی تھیں۔۔۔اس کے قریب آنے سے وہ ہولے ہولے کانپنے لگی تھی۔۔۔کمرے میں اس وقت

مہکتے پھولوں کی خوشبو اور مدھم روشنیاں ماحول کی رومانیت میں مزید اضافہ کر رہی تھیں۔۔۔

نوشیر واں آفندی سے اپنے حواسوں پر قابو رکھ پانا بہت مشکل ہوا تھا۔۔

ہالہ کی بات پر اس نے جذبات سے بوجھل آنکھوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔

اگلے ہی پل وہ اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں بھرتا اس کے لبوں پر جھک گیا تھا۔۔

ہالہ کو اس کی آنکھوں میں اس وقت شدید غصہ نظر آیا تھا۔۔۔

جس کا اندازہ وہ اپنے لبوں پر محسوس ہوتی اس کے لمس کی بے رحمی سے لگا سکتی تھی۔۔۔نوشیر واں سانسوں کے راستے اس کے اندر اپنی محبت کا احساس گھول رہا تھا۔۔۔

وہ اسے بتانا چاہتا تھا کہ اس کا اور فرحین کا اب کوئی مقابلہ نہیں تھا۔۔۔وہ اس کا ماضی تھی اور ہالہ اس کا حال اور مستقبل بننے والی تھی۔۔۔وہ اس لڑکی کا نام اب ہمیشہ کے لیے درمیان سے نکالنا چاہتا تھا۔

ہالہ کے لبوں کی نرماہٹیں اس کے غصے کو دھیرے دھیرے کم کر رہی تھیں۔۔۔اس کے نازک وجود پر پوری طرح سے نوشیر واں کا اختیار تھا۔۔

ہالہ کو اپنی سانسیں رکتی محسوس ہوئی تھیں۔۔اس نے دور ہونا چاہا تھا مگر نوشیر واں اس کی نازک کمر میں اپنا بازو حمائل کرتا اسے اوپر اٹھاتا اس کے لرزتے لبوں کو آزادی دینے کے موڈ میں بالکل بھی نہیں تھا۔۔

ہالہ کے کانپتے ہاتھ اس کے گریبان کو مٹھی میں جکڑے ہوئے تھے۔۔۔۔

"تم میری بیوی ہو۔۔۔۔میری زندگی میں اب تم سے کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔۔۔تم پہلے نمبر پر ہو ہر لحاظ سے۔۔۔اس لیے دوبارہ اپنا موازنہ کسی سے بھی مت کرنا۔۔۔آج کے بعد سب کو اچھے سے سمجھ آچکی ہے یہ بات۔۔۔"

نوشیر واں نے اس کی سانسوں کو آزادی دی تھی۔۔۔مگر اسے ابھی بھی خود سے دور نہیں کیا تھا۔۔وہ اس کی مضبوط پناہوں میں تھی۔۔اس کے پیر زمین سے اوپر اٹھے ہوئے تھے۔۔۔

وہ شخص ہمیشہ اسے ایسے ہی اٹھا لیتا تھا۔۔۔وہ اس کے سامنے چھوٹی سی گڑیا ہی تھی۔۔۔

"یہ صرف ایک کانٹریکٹ تھا۔۔۔"

وہ خوفزدہ تھی۔۔۔وہ اپنا خوف اس کے سامنے نہیں رکھنا چاہتی تھی۔۔۔جو جان کر وہ اسے چھوڑ دیتا۔۔۔اور اگر ایسا ہوتا تو اب کی بار اس نے ختم ہو جانا تھا۔۔۔

اس نے اب تک اپنی زندگی میں بہت خسارے برداشت کیے تھے۔۔۔اب مزید کی ہمت نہیں تھی۔۔

ہالہ کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔۔اس شخص کی قربت اسکے حواس چھین رہی تھی۔۔۔

اس کی مزاحمت بھی بہت کمزور سی تھی۔۔۔۔ہالہ کی بکھرتی سانسیں نوشیرواں کو مزید بہکا رہی تھیں۔۔۔

"آج کے بعد وہ کانٹریکٹ نہیں رہے گا۔۔۔میرے نزدیک اب اس کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔۔۔"

نوشیرواں نے اس کی گردن پر اپنے دہکتے لب رکھتے اس پر اپنی بیئرڈ رگڑی تھی۔۔۔اس کے لبوں سے نکلتی کسمساہٹیں نوشیرواں کی دیوانگی میں اضافہ کر دیتی تھیں۔۔۔

وہ اس کی گردن پر اپنے لبوں سے مہر ثبت کرتا اسے پوری طرح سے اپنے پناہوں میں بھر گیا تھا۔۔۔

باہر بارش مزید زور پکڑ چکی تھی۔۔۔جس کی شدت بھری آوازیں اندر بھی آ رہی تھیں۔۔۔

"آپ نے اگر مجھے چھوڑ دیا تو۔۔۔"

ہالہ نہ اسے سچ بتا سکتی تھی اور نہ ہی کبھی ایسا چاہتی تھی کہ وہ اس کے حوالے سے بے اعتبار ٹھہرے۔۔

"وہ دن کبھی نہیں آئے گا۔۔۔"

نوشیر واں نے اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنی گرفت میں لیتے باری باری انہیں اپنے لبوں سے چھوا تھا۔۔۔ہالہ کی رنگت خطرناک حد تک سرخ ہو چکی تھی۔۔

اس شخص کی مہکتی قریب ہالہ کے اوسان خطا کر رہی تھی۔۔۔

"سب باہر ہیں۔۔ہمیں بھی باہر جانا چاہیے۔۔۔"

اپنے نقوش سے الجھتی اس کی نگاہوں سے بچنے کی کوشش کرتی وہ کانپتی آواز میں بولی تھی۔۔

نوشیر واں کے لبوں پر مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔

"تمہیں یہ سب اچھا نہیں لگا۔۔۔"

اس کے بالوں کو نرمی سے چھوتے نوشیر واں نے پوچھا تھا۔۔۔۔اس کے ڈارک براؤن بالوں کی دلکشی اسے ہمیشہ اپنی جانب مائل کرتی تھی۔۔۔آج سے پہلے انہیں اتنے استحقاق سے چھوا نہیں تھا۔۔۔

"اچھا ہے۔۔۔مم مگر۔۔۔"

ہالہ اس کی جانب سے رخ موڑ گئی تھی۔۔۔۔اس کا دل بہت زور زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔۔

"آپ نے اس دن۔۔۔اس دن نشے میں میرے قریب

آکر۔۔۔آپ نے مجھے فرحین سمجھا۔۔۔"

ہالہ وہ بات دوہراتے اپنے آنسو نہیں روک پائی تھی۔۔۔جبکہ

نوشیرواں اس لڑکی کو ابھی تک ایسی غلط فہمی کا شکار دیکھ گہرا

سانس بھر کر رہ گیا تھا۔۔

"میں نے نام لیا تھا اس وقت فرحین کا۔۔؟؟؟"

اس کی کلائی پکڑ کر اس کا رخ اپنی جانب موڑتے پوچھا تھا۔

یہ لڑکی اس سے گریز برتنے کی پوری کوشش کر رہی تھی۔۔ مگر اس کے ہر ہر انداز سے اس کی بے چینی اور بے قراری واضح ہو رہی تھی۔۔۔ وہ اس کو اپنانے سے پہلے اپنے دل میں ہر میل دھو لینا چاہتی تھی۔۔

وہ چاہتی تھی یہ شخص پوری طرح سے اس کا ہو۔۔۔ اس میں کسی دوسری لڑکی کی شراکت نہ ہو۔۔

"نہیں۔۔۔ مگر وہ۔۔۔ آپ۔۔۔"

ہالہ نے گھنیری پلکیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

"میں نے کبھی اتنی شراب نہیں پی کہ اپنے حواس کھو بیٹھوں۔۔۔پورے ہوش و حواس میں تھا۔۔۔یہ بھی جانتا تھا کہ کس کے قریب ہوں اور کیا بول رہا ہوں۔۔۔"

نوشیر واں نے آج تک اتنی وضاحتیں اور یقین دہانیاں کبھی کسی کو نہیں کروائی تھیں جتنی وہ اس لڑکی کو کروا رہا تھا۔۔

ہالہ کی آنکھوں میں اپنی مقناطیسی نگاہیں گاڑھتے اس نے کہا تھا۔۔اس کی بات سمجھتے ہالہ کے چہرے پر شرم و حیا کے رنگ آن ٹھہرے تھے۔۔۔

جو دیکھ نوشیر واں کو اس پل اس پیاری سی لڑکی پر بہت پیار آیا تھا۔۔۔

مگر ایک کنفیوژن ابھی بھی باقی تھی۔۔۔

"پوچھو میری جان۔۔۔جو بھی پوچھنا ہے۔۔۔"

نوشیر واں نے اس کی ٹھوڑی کو چھوتے محبت سے کہا تھا۔۔۔اس لڑکی کی یہ معصومیت اس کے دل کو گھائل کر رہی تھی۔۔۔وہ اس کے ضبط کا بھرپور امتحان لے رہی تھی۔

"آپ نے سوری کیوں بولا تھا پھر۔۔۔۔"

یہ بات کرتے اس کی رنگت میں گلابیاں واضح ہوئی تھیں۔۔ جبکہ نوشیرواں کے لوگوں پر جاندار مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔۔ جو دیکھ ہالہ مزید کنفیوژ ہوئی تھی۔۔۔

"تم میرا جنگلی پن دیکھ کر بہت زیادہ گھبرا گئی تھی۔۔۔اس لیے۔۔۔ تمہیں اس وقت اپنے اتنے قریب دیکھ کر جب تمہاری سب سے زیادہ طلب ہو رہی تھی۔۔میں اپنے حواسوں پر قابو نہیں رکھ پایا تھا۔۔نہ اب رکھ پا رہا ہوں۔۔اور تم کافی دیر سے میرے ضبط کا امتحان لے رہی ہو۔۔۔"

نوشیر واں کی وارفتگی بھری بے باک نگاہیں ہالہ کے شرم وحیا کے رنگوں سے سجے حسین چہرے پر تھیں۔۔

ہالہ کی نظریں اس کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔۔جس کی وجاہت اور سحر انگیزی کی تو وہ ویسے ہی دیوانی تھی۔۔اس پل اس ساحر کی محبت برساتی مقناطیسی نگاہوں نے اسے ایسا جکڑا تھا کہ وہ کہیں اور دیکھنے کے قابل نہیں رہی تھی۔۔۔۔

روم میں ہیٹر آن ہونے کی وجہ سے ٹھنڈ کا احساس بہت کم تھا۔۔ مگر وہ پھر بھی اس کے مقابل کھڑی ہولے ہولے لرز رہی تھی۔۔

"میں جانتا ہوں تم شاید اتنی جلدی میری محبت پر یقین نہ کر پاؤ۔۔۔مگر آہستہ آہستہ تمہیں اندازہ ہو جائے گا کہ تم میرے لیے کتنی اہم ہو چکی ہو۔۔۔اب تمہیں خود سے دور کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔۔۔"

نوشیر واں نے اس کی کمر میں بازو حمائل کرتے اسے اپنے قریب تر کیا تھا۔۔۔

ہالہ کے دونوں ہاتھ اس کے سینے پر دھرے ہوئے تھے۔۔۔وہ پوری طرح سے اس کے سحر میں جکڑی کھڑی تھی۔۔۔

"مم مجھے آپ کو ایک بات کہنی ہے۔۔۔"

گہری گہری سانسیں لیتے وہ اپنے لہجے کو نارمل رکھنے کی کوشش کرتے بولی تھی۔۔۔

نوشیر واں نے اس کے چہرے کو چھوتے اس پر ان ٹھہرے سلکی بالوں کو انگلی کی پوروں سے اس کے چہرے سے ہٹایا تھا۔۔ہالہ کی دھڑکنیں منتشر ہوئی تھیں۔۔

"بولو میں سن رہا ہوں۔۔۔"

نوشیر واں خود پر کیسے ضبط کیے کھڑا تھا یہ وہی جانتا تھا۔۔

اس کی گرم سانسیں ہالہ کے چہرے کو جھلسانے لگی تھیں۔۔۔وہ اچھی بھلی سمجھدار لڑکی اس شخص کے آگے بالکل بوکھلا کر رہ جاتی تھی۔۔۔جس کی بے باکیاں اور گستاخیاں اسے کچھ بھی سوچنے سمجھنے کا موقع ہی نہیں دیتی تھیں۔۔

"وہ۔۔اس دن میں نے جو کہا تھا۔۔۔کہ۔۔۔"

وہ بول رہی تھی جب نوشیر واں کے لب اس کے گال سے ٹکرائے تھے۔۔۔اس کی بیئرڈ کی چبھن سے ہالہ کپکپا اٹھی تھی۔۔۔وہ بات کرنا تک بھول چکی تھی۔۔۔

وہ اسے اپنی بات مکمل کرنے کا کہہ رہا تھا۔۔ مگر بات کرنے کا موقع بھی نہیں دے رہا تھا۔۔

"میں نے بولا تھا کہ آپ کہ میری ذندگی میں کوئی اور ہے۔۔۔وہ جھوٹ۔۔۔۔"

ہالہ نے اس کی بے باکیوں کے آگے کتنی مشکل سے اپنی بات مکمل کی تھی۔۔۔یہ وہی جانتی تھی۔۔۔

"میں جانتا ہوں تم نے اس دن جھوٹ بولا تھا۔۔۔اور یہ بھی جانتا ہوں کہ یہ دل کس کے نام سے دھڑکتا ہے۔۔"

وہ جھکا تھا اور اسے کو سمجھنے کا موقع دیئے بغیر بے باک گستاخی کرتا ہالہ کی رنگت خطرناک حد تک سرخ کر گیا تھا۔وہ جی جان سے کانپ اٹھی تھی۔۔۔

اس ستمگر نے اسے سنبھلنے کا موقع دیئے بغیر اس کی گردن سے دوپٹہ سرکاتے اس کی شہہ رگ کو اپنے شدت بھرے لمس سے دہکا کر رکھ دیا تھا۔۔۔

"تمہارے دل و دماغ پر صرف اور صرف نوشیرواں آفندی بستا ہے۔۔۔اس کے علاوہ نہ ہوئی تھا اور نہ کوئی آسکتا ہے۔۔۔میں تمہاری طرح معصوم نہیں ہوں جانم۔۔۔تمہارا چھپ چھپ کر

دیکھنا۔۔۔فرحین کی جانب مجھے متوجہ دیکھ ان گالوں کا تپ

اٹھنا۔۔۔ہر بات سے باخبر ہوں۔۔۔"

نوشیرواں کی گرم سانسیں اس کی گردن کو جھلسا رہی تھی۔۔اس

کی مسحور کن مہک نوشیرواں کو بہکا رہی تھی۔۔

ہالہ کو اپنی سویٹر پر اس کی گرفت محسوس ہوئی تھی۔۔۔اس نے

گھبرا کر آنکھیں میچ لی تھیں۔۔۔نوشیرواں کی بوجھل

سرگوشیاں ہالہ کے وجود میں سنسنی سی دوڑا گئی تھیں۔۔

"مم میں نے ایسا کچھ نہیں کہا۔۔۔"

ہالہ کو حیرت ہو رہی تھی کہ جو بات اس نے اپنی دوست حرا تک کے سامنے نہیں کہی تھی۔۔وہ یہ شخص کیسے جان گیا تھا۔۔۔

"تم نے نہیں کہا۔۔۔ مگر یہ دھڑکنیں ہر روز کہتی ہیں۔۔جب بھی میں ان کی قریب آتا ہوں۔۔۔ان میں صرف ایک ہی نام گونجتا ہے۔۔۔اور مجھے اس احساس سے عشق ہونے لگا ہے۔۔۔ ان سانسوں میں گھلتی میری خوشبو مجھے اپنا دیوانہ بنا دیتی ہے۔۔ میری موجودگی میں ان لبوں پر آتی کپکپاہٹ دیکھ انہیں اپنے اندر اتار لینے کو دل چاہتا ہے۔۔۔"

وہ اس کو سراہ رہا تھا۔۔وہ مغرور انسان جسے دیکھ کر لگتا تھا اسے صرف اپنے آپ سے محبت تھی اور صرف اپنی پرواہ تھی۔۔۔

آج اس کے لبوں سے اپنے لیے نکلے یہ الفاظ سنتے ہالہ کے چہرے پر الوہی مسکان آن ٹھہری تھی۔۔۔

جو اس کے چہرے کو مزید حسین بنا گئی تھی۔۔۔نوشیر واں سے نگاہیں ہٹانا محال ہوا تھا۔۔۔

ہالہ کا دل اس وقت خوشی کے احساس سے بھرپور تھا۔۔اس نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ اسے اس شخص کی محبت مل پائے گی۔۔۔وہ اس وقت اسے اپنے بابا کی دعاؤں کا ثمر لگا تھا۔۔

وہ اس کے بے انتہا قریب کھڑا اسے محسوس کرتا اس کی دھڑکنوں میں اپنے نام کا رقص سنتا دلکشی سے مسکرا رہا تھا۔۔۔

"ہمیں۔۔۔باہر جانا چاہیے۔۔۔سب باہر بیٹھے۔۔۔۔"

ہالہ کو لگا تھا اگر وہ اس شخص کی پناہوں میں مزید کچھ دیر کھڑی رہی تو اس کی جان نکل جائے گی۔۔۔۔

"میں اتنا بھی اچھا نہیں ہوں۔۔۔اتنے دلفریب موسم میں اپنی اس حسین پارٹنر کو دور جانے دوں۔۔"

نوشیر واں جھکا تھا اور اس کے کانپتے وجود کو اپنی بانہوں میں بھرتا بیڈ کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

ہالہ کی سانسیں گہری ہونے لگی تھیں۔۔۔اس کا یہ لرزتا کانپتا وجود نوشیر واں کے اعصاب کو مزید جکڑ رہا تھا۔۔

نوشیر واں نے دھیرے سے اسے بستر پر لٹایا تھا۔۔۔جس نے آنکھوں کو سختی سے میچ رکھا تھا۔۔۔۔

اس نے شرم سے سرخ ہوتے اپنے دوپٹہ کو ٹٹولا تھا۔۔۔مگر دوپٹے کے ساتھ ساتھ اس کی سویٹر بھی نہیں تھی۔۔۔اس شخص کی بے باکی پر ہالہ کی رنگت مزید سرخ ہوئی تھی۔۔

وہ اس کو اپنے بازو کے حصار میں لیتا اس کے برابر میں نیم دراز ہوا تھا۔۔۔ہالہ کہ دھڑکنیں اسے قریب سے سنائی دے رہی تھیں۔۔۔اس نے ہالہ کی انگلیوں میں انگلیاں پھنساتے ان کو لبوں سے لگایا تھا۔۔۔

"تم نے پچھلے چار دونوں سے فون آف کر رکھا تھا رائٹ۔۔؟؟"

نوشیر واں نے اس کی نازک سی ملائم انگلیوں کو چھوتے خفگی بھرے انداز میں پوچھا تھا۔۔۔

"مجھے غصہ تھا۔۔۔"

ہالہ نے بمشکل جواب دیا تھا۔۔

"روم میں بھی نہیں آئی تھی اس دن۔۔۔"

اس نے اس کی اگلی غلطی دوہرائی تھی۔۔۔

"آپ اس دن کسی اور کے ساتھ بزی۔۔۔"

ہالہ کی ابھی بات مکمل بھی نہیں ہوئی تھی جب نوشیر واں کروٹ کے بل اس کے اوپر جھک آیا تھا۔۔

"جانم تم زیادتی کر رہی ہو اب۔۔۔۔میرے کہنے کی باوجود تم فرحین کے پاس مجھے اکیلا چھوڑ گئی۔۔پھر اوپر سے مجھے ہی ایٹی ٹیوڈ دکھاتی رہی۔۔۔ تمہیں اندازہ بھی ہے میں جتنا تڑپا ہوں۔۔"

اس کے اوپر جھکا وہ اسے گہری تپش زدہ نگاہوں سے گھور رہا تھا۔۔

ہالہ نے معصومیت سے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔

"آج اندازہ ہو جائے گا۔۔۔"

نوشیرواں اس معصومیت پر قربان ہوا تھا۔ جبکہ اسے خطرناک تیوروں کے ساتھ اپنے اوپر جھکتے دیکھ ہالہ کی حالت غیر ہوئی تھی۔

"مم مجھے ٹھنڈ لگی ہے۔۔۔"

ہالہ کو اس وقت ٹھنڈ اکا احساس تک نہیں تھا۔۔۔ہاں مگر اس شخص کی قربت کے احساس سے وہ ضرور تپ رہی تھی۔۔

"مجھے بھی۔۔"

اس کی بانہوں کو اپنی گردن کے گرد باندھتا وہ اس کی گردن پر جھک گیا تھا۔۔

ہالہ کا نازک وجود اس کے نیچے دبا ہوا تھا۔۔اس کی گرم سانسیں ہالہ کی گردن کو جھلسا رہی تھیں۔۔

اس شخص کی بے باکیاں بڑھنے لگی تھیں۔۔۔۔ہالہ کے گہرے گہرے سانس لیتے اس کی شرٹ کو مٹھیوں میں دبوچ گئی تھی۔۔۔اس سے پہلے کہ وہ پوری طرح سے بہک جاتا جب سائیڈ ٹیبل پر رکھا اس کا موبائل بج اٹھا تھا۔۔۔

ان کا فسوں ٹوٹا تھا۔۔۔۔

"آپ کی کال آ رہی ہے۔۔"

ہالہ نے بوجھل ہوتی سانسوں کے ساتھ اسے پکارا تھا۔۔۔

نوشیرواں متوجہ نہیں ہونا چاہتا تھا۔۔۔اسے اس پل صرف یہی لڑکی چاہیے تھی۔۔۔

وہ جانتا تھا اسے ڈسٹرب کیا جائے گا۔۔۔وہ فون آف کرنا بھول گیا تھا۔۔۔

"آنے دو۔۔۔"

اس کی شہہ رگ پر لب رکھتا وہ بھاری لہجے میں بولا تھا۔۔ہالہ بری طرح سے کسمسائی تھی۔۔

"ضروری ہو سکتی۔۔۔"

وہ کانپتی آواز میں اصرار کر رہی تھی۔۔۔

نوشیرواں نے چہرا اٹھا کر سرخ آنکھوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

"خود سے دور کرنا چاہتی ہو۔۔۔؟؟"

اس دھتکارا جانا پسند نہیں تھا۔۔۔اسے اس پل یہی محسوس ہوا تھا کہ ہالہ ابھی وقت چاہتی تھی۔۔۔

نوشیرواں اس کی سرد پڑتی رنگت دیکھتا اس کا جواب سنے بغیر اس کے اوپر سے اٹھ گیا تھا۔۔۔

اس کی آنکھوں کی سرخی کئی گنا بڑھ گئی تھی۔۔۔

"ہاں بولو۔۔۔"

نوشیرواں نے موبائل پر فرحین کا نمبر دیکھ کال پک کی تھی۔۔۔

ایک بار تو اس کا دل چاہا تھا وہ موبائل دیوار پر دے مارے۔۔۔وہ

جس رشتے کو مضبوط کرنا چاہتا تھا۔۔ تا کہ کوئی ان کے درمیان غلط فہمی نہ پیدا کر سکے۔۔

اس کی اپنی بیوی اس کے مخالفین کے ساتھ شامل تھی۔۔

"منال آپی کی طبیعت خراب ہو گئی ہے۔۔۔ڈاکٹرز کو بلوایا ہے۔۔"

فرحین نے لہجے میں دنیا جان کی فکر سموتے کہا تھا۔

"کیا ہوا آپی کو۔۔۔؟؟"

وہ پریشان ہوا تھا۔۔۔ہالہ بھی اس کی بات سنتی اپنی جگہ سے اٹھ گئی تھی۔۔

وہ دونوں نیچے آئے تھے۔۔۔جہاں اس وقت سب منال کے کمرے میں جمع تھے۔۔

"آپ ٹھیک ہیں۔۔کیا ہوا آپ کو۔۔؟؟"

نوشیر واں نے اس کی قریب بیٹھتے پریشانی سے پوچھا تھا۔۔

جب ان دونوں کو وہاں دیکھ منال نے خفگی سے اسجد کی جانب دیکھا تھا۔۔

"میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔ ٹھنڈ کی وجہ سے تھوڑی طبیعت خراب ہو گئی تھی۔۔۔ تم دونوں کو ایسے ہی انہوں نے ڈسٹرب کر دیا۔۔۔ میں نے منع بھی کیا تھا نہ بتائیں۔۔"

منال کی نظریں فرحین کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔ یہ حرکت اسی کی تھی۔۔۔

"نہیں اچھا ہوا بتا دیا۔۔۔"

نوشیر واں اسکے پاس ہی بیٹھا ہوا تھا۔۔۔

اسجد نے سب کو ہی اپنے کمروں میں آرام کرنے بھیج دیا تھا۔۔۔

ہالہ نے محسوس کیا تھا نوشیرواں کا چہرا بالکل سرد و سپاٹ تھا۔۔۔

ہالہ کو بے چینی سی ہوئی تھی۔۔

منال نے ان دونوں کو بھی ریسٹ کرنے کو کہا تھا۔۔۔اسے رہ رہ کر خود پر غصہ آرہا تھا کہ اس کی وجہ سے وہ دونوں ڈسٹرب ہوئے تھے۔۔۔

"بس ان کو ایسے ہی فاصلے پر رکھنا ہے جتنا ہو سکے۔۔۔بہت جلد اس فاصلے کو لاتعلقی میں بدل دینا ہے۔۔۔"

داؤد نے فرحین کے پاس آتے کہا تھا۔۔۔ جس کے اپنے چہرے پر مسکراہٹ بکھری ہوئی تھی۔۔۔ وہ نوشیرواں کا کمرہ دیکھ چکی تھی۔۔۔ جو دیکھ اسے اندر سے آگ لگی ہوئی تھی۔۔

یہ سب کچھ اس کا تھا۔۔۔ یہ لڑکی کیسے حاصل کر سکتی تھی۔۔۔

ہالہ روم میں آگئی تھی۔۔۔ مگر نوشیرواں ابھی تک نہیں آیا تھا۔۔۔ ہالہ کی بے چینی بڑھنے لگی تھی۔۔

وہ اس شخص کو کیسے بتاتی کہ وہ اس سے کہیں زیادہ چاہتی تھی اسے۔۔۔ مگر ایک انجانا خوف تھا جو اسے روک رہا تھا۔۔۔

وہ بہت دیر تک اس کا انتظار کرتی رہی تھی۔۔انتظار کرتے کرتے کب اس کی آنکھ لگی تھی اسے خبر بھی نہیں ہوئی تھی۔۔

صبح اس کی آنکھ کھلی تو نوشیرواں اس سے کچھ فاصلے پر گہری نیند سو رہا تھا۔۔۔

ہالہ ٹھوڑی کے نیچے ہاتھ ٹکائے نجانے کتنی دیر اس کی جانب دیکھے گئی تھی۔۔۔

وہ نجانے رات کے کس پہر آیا تھا۔۔۔وہ شاید اس سے ناراض تھا۔۔۔

ہالہ کو یہی فیل ہوا تھا۔۔۔اس کے دل کی بے چینی بڑھنے لگی تھی۔۔۔پھولوں کی سیج سے سجے اس خوبصورت کمرے میں اب بھی خوابناکی کا عالم چھایا ہوا تھا۔۔۔

ہالہ نے ہاتھ بڑھایا تھا اور دھیرے سے اس کے ماتھے پر سجے سیاہ بالوں کو سنوارنے لگی تھی۔۔اس کی ملائم انگلیوں کو لمس نوشیرواں کے بالوں میں سرایت کرنے لگا تھا۔۔۔مگر وہ ابھی بھی ویسی ہی گہری نیند سویا ہوا تھا۔۔

ہالہ اسے جگانا چاہتی تھی۔۔۔دیکھنا چاہتی تھی وہ اس سے ناراض ہے یا نہیں۔۔۔اس کا دل بہت بے چین تھا۔۔

وہ کیسے بتاتی اس شخص کو کے وہ اس سے بے انتہا محبت کرتی تھی۔۔۔مگر اپنے ماضی سے خوفزدہ تھی۔۔

جو ان دونوں کے جدا ہونے کا باعث بن سکتا تھا۔۔وہ نہیں چاہتی تھی نوشیر واں اسے دھوکے باز سمجھے یا اس سے نفرت کرے۔۔۔اس کی نفرت نہیں سہی سکتی تھی وہ۔۔۔

یہ شخص ایک بار دل سے اتر جانے والے لوگوں کو دوبارہ اپنے قریب نہیں کرتا تھا۔۔۔وہ فرحین اور مصطفیٰ صاحب کی حالت دیکھ چکی تھی۔۔

ہالہ اس ستمگر کی دل سے کسی قیمت پر نہیں اترنا چاہتی تھی۔۔۔

اس نے رات کو میسیج کرتے حرا کو سب بتایا تھا۔۔

جس پر وہ اسے اب تک نجانے کتنی باتیں سنا چکی تھی۔۔ حرا کو پہلے سے یقین تھا کہ اس کی دوست ایسی ہی بے وقوفی کرے گی۔۔ اسی خاطر اسے اتنا سمجھایا تھا۔۔۔

لیکن وہ پھر بہت بڑی غلطی کر چکی تھی۔۔

ہالہ کی انگلیوں مسلسل نوشیر واں کے بالوں میں گردش کر رہی تھیں۔۔۔۔ وہ اس کے مضبوط ہاتھ کو اپنے کپکپاتے ہاتھ سے تھامے ہوئے تھے۔۔۔

"نوشیر واں۔۔۔۔"

ہالہ نے اس کے کان کے قریب جھکتے بہت دھیرے سے پکارا تھا۔۔اس کی سانسوں کی رفتار کئی گنا بڑھ چکی تھی۔۔۔

"ہمم۔۔۔"

نوشیر واں نے بند آنکھوں سے اسے جواب دیا تھا۔۔اس کی آواز سے نہیں لگ رہا تھا کہ وہ ابھی اٹھا ہو۔۔۔

ہالہ کی رنگت سرخ ہوئی تھی۔۔۔ساری بہادری غائب ہوئی تھی۔۔۔اس سے پہلے کے وہ دور جا پاتی۔۔۔نوشیر واں نے اپنی

ہتھیلی پر رکھے اس کے ہاتھ پر گرفت مضبوط کرتے اسے اپنی جانب کھینچ لیا تھا۔۔۔

ہالہ توازن برقرار نہ رکھ پاتے اس کے سینے پر آن گری تھی۔۔

"تڑپانا بہت اچھے سے آتا ہے نا تمہیں۔۔۔"

اس کے بالوں سے کیچر نکالتا وہ انہیں اپنے اوپر بکھیر چکا تھا۔۔

وہ اس سے ناراض نہیں تھا۔۔ہالہ کے دل کو تسلی ہوئی تھی۔

"آپ سے سیکھا ہے۔۔۔"

بے خوفی سے جواب دیا گیا تھا۔۔ہالہ کی گرم سانسیں نوشیر واں کی گردن کو چھو رہی تھیں۔۔۔نوشیر واں نے اس کے بالوں میں ہاتھ پھنساتے اس کا چہرا اٹھا کر اپنے مقابل کیا تھا۔۔

وہ پوری طرح سے اس کے سینے پر تھی۔۔۔

"تمہارے ایسا کرنے سے میری تشنگی بڑھتی جا رہی ہے جانم۔۔۔۔بہت بھاری پڑے گا تم پر۔۔۔"

اس کی ٹھوڑی پر لب رکھتے نوشیر واں نے خمار آلود نگاہوں سے اس کے حسین چہرے کی جانب دیکھتے کہا تھا۔

ہالہ کی سانسیں تیز ہونے لگی تھیں۔۔

"ناشتے پر سب ہمارا انتظار کر رہے ہونگے۔۔ ہمیں جانا چاہیے۔۔۔"

اس کی بات کا جواب دیئے بغیر ہالہ اس کے سینے سے اٹھنے لگی تھی۔۔ جب نوشیر واں نے اس کی کمر میں بازو حمائل کرتے اسے اپنے پہلو میں گرایا۔۔۔

یہ لڑکی اس کے قریب آکر اس کے جذبات بھڑکا کر پھر سے دور کرتی اسے تڑپنے کے لیے چھوڑ دیتی تھی۔۔۔

"نوشیر۔۔۔۔"

اس کے باقی کے الفاظ نوشیر واں اپنے اندر دبا گیا تھا۔۔۔۔

اس کی سانسوں پر قابض ہوتا وہ اسے جی جان سے لرزنے پر مجبور کر گیا تھا۔۔۔

وہ شدت بھرے انداز میں اس کی سانسوں میں اپنی سانسیں انڈیلتا اسے اپنی تڑپ سے آشنا کر رہا تھا۔۔۔ہالہ کی سانسیں اٹکنے لگی تھیں۔۔۔اس نے نوشیر واں کے کالر کو مٹھی میں دبوچ رہا تھا۔۔۔۔

اس شخص کی قربت اس کی دھڑکنوں کو ایسے ہی پاگل کر دیتی تھی۔۔۔

وہ آہستہ آہستہ اس کی اسیری میں ڈوب رہی تھی۔۔۔۔ جس کے بغیر رہ پانا اب ناممکن تھا۔۔

"آج تک صرف دوسروں کو اپنے لیے تڑپتے دیکھا ہے۔۔۔ آج پہلی بار کسی کی خاطر تڑپ رہا ہوں۔۔ یہ احساس بے رحم ہونے کے ساتھ ساتھ دلفریب بھی ہے۔۔"

اس کی سانسوں کو آزادی بخشتے نوشیرواں نے اپنی شدتوں سے لال ہوتے اس کے لبوں کو دیکھا تھا۔

"جانم اتنا حوصلہ نہیں ہے تو صبح صبح کیوں شیر کی کچھار میں گھسنے کی کوشش کرتی ہو۔۔۔"

اس کی غیر ہوتی حالت دیکھ نوشیرواں نے مسکراتے ہوئے اس پر چوٹ کی تھی۔۔۔جو ابھی بھی آنکھیں میچے ہوئے تھی۔۔

"مجھے لگا آپ ناراض ہیں۔۔۔"

ہالہ نے بند آنکھوں سے جواب دیا تھا۔۔۔اس کا چہرا بے انتہا سرخ تھا۔۔۔وہ ہولے ہولے لرز رہی تھی۔۔

"اچھا تو یہ منایا گیا ہے مجھے۔۔۔کسی دن مجھ سے ناراض ہونا پھر سیکھاؤں گا منایا کیسے جاتا ہے۔۔۔"

نوشیر واں نے اس کی شہہ رگ پر اپنا شدت بھرا لمس چھوڑتے اس لڑکی کی ان معصوم اداؤں پر نثار ہوتے کہا تھا۔۔

"ویسے میں ابھی بھی ناراض ہوں۔۔تم اپنی کوششیں جاری رکھو۔۔۔"

نوشیر واں نے اس کے گالوں کو سہلاتے محبت سے کہا تھا اور اس کے اوپر سے اٹھ گیا تھا۔۔۔

ہالہ وقت چاہتی تھی۔۔وہ اسے وقت دینے کو تیار تھا۔۔وہ چاہتا تھا یہ لڑکی اسے اپنی پوری رضا اور ہر خوف کو اپنے دل سے نکال کر قبول کرے۔۔۔

جس کے لیے اسے چاہے جتنا بھی انتظار کرنا پڑتا وہ اس کے لیے تیار تھا۔۔۔

ہاں بس وہ اسے خود سے دور جانے دینے کی اجازت نہیں دے سکتا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

اپنی زندگی کے حسین ترین دن گزارتے وہ گھر واپس لوٹ چکے تھے۔۔ان دونوں کو ایک ساتھ دیکھ منال بہت زیادہ خوش تھی۔۔۔فائنلی اس کے بھائی نے اپنی زندگی کو لے کر کوئی بہترین فیصلہ کیا تھا۔۔۔

مگر فرحین کی خاموشی منال کو کھٹک رہی تھی۔۔۔اتنی جلدی تو وہ پیچھے ہٹنے والی نہیں تھی۔۔۔

نوشیر واں کا رویہ مصطفیٰ صاحب کے ساتھ بھی اب کافی بہتر ہو چکا تھا۔۔۔جس کی وجہ سے وہ بہت خوش تھے۔۔۔

نوشیر واں ویسے ہی خوش رہنے لگا تھا۔۔ جیسے وہ آمنہ بیگم کے ٹائم پر ہوتا تھا۔۔

سب لوگ لان میں بیٹھے تھے۔۔۔ہالہ نوشیر واں کے آنے کا ٹائم دیکھ اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔تاکہ اس کی پسند کے مطابق تیار ہو سکے۔۔۔وہ ہر روز اس کے آنے سے پہلے ایسے ہی تیار ہوتی تھی۔۔

فرحین ان دونوں کو ایک ساتھ ہنستا مسکراتا دیکھ اندر ہی اندر جل بھن رہی تھی۔۔اس نے داؤد کے آفس جانا چھوڑ دیا تھا۔۔۔

داؤد نے اسے کہا تھا کہ وہ اپنی نظر ہالہ پر رکھے۔۔۔

وہ کیا کرتی تھی کس سے بات کرتی تھی۔۔۔داؤد کو سب جاننا تھا۔۔۔فرحین کو پرواہ نہیں تھی کہ داؤد اس لڑکی کے ساتھ کیا سلوک کرتا۔۔۔

اسے تو بس کسی بھی قیمت پر نوشیرواں واپس چاہیے تھا۔۔جسے اس نے اپنی ہی بے وقوفی کی وجہ سے کھو دیا تھا۔۔۔

داؤد کی کمپنی کی شیئرز آہستہ آہستہ گرنے لگے تھے۔۔۔وہ کمپنی جس کا کچھ وقت پہلے ایک نام تھا۔۔وہ ایک دم سے خسارے میں جانے لگی تھی۔۔۔فرحین کو داؤد کی نیچر بھی عجیب سی لگنے لگی تھی۔۔۔

جو بہت برے طریقے سے اس سے بات کر جاتا تھا۔۔۔پہلے جیسا مہذب انداز تو بالکل بھی نہیں تھا۔۔

اس کے انداز میں صرف غصہ اور نفرت تھا۔۔۔اسے کسی بھی قیمت پر ہالہ چاہیے تھی۔۔

"فرحین بات سنو۔۔۔نوشیرواں کے ساتھ تمہارا بھائی عمیر ہے۔۔مجھے ان سے پوچھ کر بتاؤ وہ دونوں اس وقت کہاں پر ہیں۔۔۔وہ روز جس راستے سے گھر آتے ہیں آج اس راستے سے کیوں نہیں آرہے۔۔"

داؤد کی بات پر فرحین حیران ہوئی تھی۔۔۔

"کیوں۔۔۔؟؟تم کیوں پوچھ رہے ہو۔۔۔؟؟"

فرحین کو اس کا اس طرح پوچھنا بہت عجیب لگا تھا۔۔۔

"جتنا پوچھا ہے اتنا بتا۔۔۔تجھے سوال کرنے کی بہت عادت ہے۔۔۔جو مجھے قطعاً پسند نہیں ہے۔۔۔"

وہ انتہائی برہمی سے بولتا سارے لحاظ بھول چکا تھا۔۔۔وہ بہت عجلت میں تھا۔۔۔اسے اس وقت صرف جواب چاہیے تھا۔۔۔

فرحین نے دوبارہ کوئی سوال کے اسے دل ہی دل میں گالیوں سے نوازتے کال کاٹ دی تھی۔۔ عمیر سے لوکیشن لے کر اس نے داؤد کو سینڈ کر دی تھیں۔۔ وہ اس سے بگاڑ نہیں سکتی تھی۔۔۔

یہی ایک راستہ بچا تھا اسکے پاس۔۔۔

فرحین اپنے کمرے سے اٹھ کر باہر سب کے بیچ آن بیٹھی تھی۔۔۔

جہاں وہ کم ہی بیٹھتی تھی۔۔ کیونکہ سب اس سے اس کے اور داؤد کی شادی کے بارے میں پوچھنے لگتے تھے۔۔

جس کا اس کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

ہالہ لبوں پر مسکراہٹ سجائے اپنے دھیان میں تیار ہو رہی تھی

جب اس کا بیڈ پر رکھا موبائل زور و شور سے بج اٹھا تھا۔۔

انجان نمبر دیکھ کچھ سوچتے اس نے کال اٹینڈ کی تھی۔۔۔

"کیسی ہو کزن۔۔۔؟؟"

داؤد کی مسکراتی ہوئی آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرائی تھی۔۔۔

ہالہ کے چہرے کی رنگت متغیر ہوئی تھی۔۔

نوشیرواں کی محبت اور حسین لمحات نے اسے اس خوف سے تو بالکل ہی چھٹکارہ دلوا دیا تھا۔۔

"میری بات سنے بغیر کال مت کاٹنا۔۔۔ تمہارے حق میں بہتر ہو گا۔۔"

اس کی خاموشی پر داؤد نے اسے وارن کیا تھا۔۔۔

"تم کیوں میرے پیچھے پڑے ہو۔۔ تمہیں جو چاہیے تھا وہ مل گیا ہے۔ خدا کے لیے اب میرا پیچھا چھوڑ دو۔۔"

ہالہ روتے ہوئی بولی تھی۔۔۔وہ جانتی تھی یہ شخص کتنے گھٹیے ارادے رکھتا تھا۔۔

"ہاہاہاہا ارے ارے پیاری کزن تم تو رونے لگ گئی۔۔۔میرے ہوتے ہوئے تمہیں پریشان ہونے کی بالکل بھی ضرورت نہیں ہے۔۔۔تم بس ایک کام کرو۔۔۔نوشیرواں آفندی کو چھوڑ کر اس گھر سے خود باہر آجاؤ۔۔۔ورنہ اگر میں اس گھر میں آگیا تو تمہارے لیے زیادہ برا ہو گا۔۔۔

اور تمہارے اس شوہر کے لیے بھی۔۔۔بچارا انجانے میں مارا جائے گا۔۔۔"

داؤد کی بات پر ہالہ ساکت ہوئی تھی۔۔

"وہ مجھ سے بہت محبت کرتے ہیں تمہاری بات پر یقین نہیں کریں گے۔۔۔"

ہالہ نے اب کی بار اپنے لہجے کو مضبوط رکھا تھا۔۔اس کی بات سنتے داؤد قہقہ لگا کر ہنسا تھا۔۔

"مرد ذات کو جان نہیں پائی تم ابھی تک۔۔۔اور وہ تو پھر نوشیر واں آفندی ہے۔۔۔لڑکیوں کی کمی نہیں ہے اسے۔۔ایک سے بڑھ کا ایک لڑکی منتظر بیٹھی ہے اس کے لیے۔۔۔تمہیں کبھی

تصویریں بھیج رہا ہوں۔۔زرا وہ دیکھ کر خود فیصلہ کرو لو کہ تمہیں

میری بات ماننی ہے۔۔۔یا پھر اپنی ضد پر قائم رہنا ہے۔۔

اچھے خاصے انسان کو اپنی وجہ سے کیوں خوار کرتی ہو۔۔۔

بچارے کی زندگی ایسے ہی برباد ہو جائے گی۔۔۔"

داؤد اسے اچھے سے دھمکا تا کال کاٹ چکا تھا۔۔

ہالہ کی رنگت اس وقت بالکل زرد تھی۔۔۔اس نے کانپتے ہاتھوں

سے داؤد کی بھیجی گئی تصویریں کھولی تھیں۔۔۔جن پر نظر پڑتے

ہی اس کے ہاتھ سے موبائل چھوٹ کر بیڈ پر جا گرا تھا۔۔۔

وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے سکرین کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔

جس پر وہ تھی اور اس کے بابا تھے۔۔۔ہالہ کی آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑیاں جاری ہوئی تھیں۔۔اس نے اپنے لبوں پر ہاتھ رکھتے اپنی چیخوں کا گلا گھونٹا تھا۔۔

اس تصویر میں اس کے بابا زمین پر چت لیٹے ہوئے تھے۔۔۔جن کے پیٹ میں خنجر تھا۔۔۔جس سے نکلتا خون ارد گرد پھیلا ہوا تھا۔۔۔اور وہ اس خنجر کو پکڑے بیٹھی تھی۔۔

اس تصویر کو دیکھ کر صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ اس کے بابا کا قتل اس نے کیا تھا۔

وہ ایک تصویر اسے اپنی زندگی کے سب سے دردناک لمحات سے آگاہی بخش گئی تھی۔۔۔ہالہ نے سسکتے ہوئے تصویر کو اپنی آنکھوں کے سامنے سے ہٹا دیا تھا۔۔

"اللہ جی پلیز۔۔۔اپنے بابا کو کھو چکی ہوں۔۔۔ان لوگوں کے دل میں میرے لیے رحم پیدا کریں۔۔۔مجھ سے میرے شوہر کو نہ چھینے میں مر جاؤں گی۔۔۔اللہ جی میری مدد کریں۔۔۔اور ان ظالموں کو ہدایت عطا فرمائیں۔۔۔"

داؤد کی پھر سے کال آنے لگی تھی۔۔

"تمہیں وقت دیا تھا فیصلہ کرنے کا۔۔ مگر تم اب بھی اتنی ہی ضدی ہو۔۔بات نہیں مانی تم نے۔۔۔ جس کا بھگتان اب تمہارے شوہر کو بھگتنا پڑے گا۔۔۔۔اس کی گاڑی پر فائرنگ ہوئی ہے۔۔

پتا نہیں بچارا بچ پائے گا بھی یا نہیں۔۔۔"

داؤد کی بات سنتے ہالہ کو اپنی جان نکلتے ہوئے محسوس ہوئی تھی۔۔ اس کے ہاتھ سے موبائل چھوٹ چکا تھا۔۔۔وہ تیزی سے باہر کی جانب بھاگی تھی۔۔

جہاں سب کی حالت اس جیسی ہی تھی۔

"نوشیر واں کی گاڑی پر فائرنگ ہوئی ہے ہالہ۔۔۔دعا کرو وہ بالکل ٹھیک ہو۔۔۔اسجد کہہ رہے ہیں گولیاں لگی ہیں اسے۔۔دعا کرو یہ سب جھوٹ ہو۔۔۔"

منال روتے ہوئے اسے اپنے ساتھ لگاتے بولی تھی۔۔۔

جبکہ ہالہ کی اذیت کا کوئی مقابلہ نہیں تھا۔

وہ کس طرح ہاسپٹل پہنچی تھی یہ وہیں جانتی تھی۔۔

نوشیر واں کو آئی سی یو میں رکھا گیا تھا۔۔۔ڈاکٹرز کا کہنا تھا اس کی حالت سریس تھی۔۔دو گولیاں نکال لی گئی تھیں۔۔

مگر ایک گولی پسلیوں میں پھنس گئی تھی۔۔جسے نکالنے کے لیے آپریشن کیا جانا تھا۔۔۔مگر ڈاکٹرز اس کی حالت سے زیادہ پر امید نظر نہیں آرہے تھے۔۔۔

"یہ کیا ہو گیا ہے میرے بھائی کے ساتھ۔۔۔اس کی تو کسی سے کوئی دشمنی نہیں تھی۔۔۔"

منال روتے ہوئے بولی تھی۔۔۔گھر کے سبھی لوگ وہاں جمع تھے۔۔۔سب ہی صدمے اور دکھ کا شکار تھے۔۔۔

آج تک کبھی ان کے ساتھ ایسا کچھ نہیں ہوا تھا۔۔۔

وہ کاروباری لوگ تھے۔۔۔جن کی معاشرے میں بہت عزت اور نام تھا۔۔کسی سے کوئی دشمنی نہیں تھی ان کی۔۔

"ٹھیک کہہ رہی ہیں آپی آپ۔۔۔نوشیر واں کی کسی سے کوئی دشمنی نہیں تھی۔۔مگر یہ سامنے جو لڑکی کھڑی ہے نا۔۔۔جسے آپ نے زبردستی نوشیر واں کی زندگی میں شامل کیا۔۔صرف مجھے نیچا دکھانے کی خاطر۔۔۔اسی کی وجہ سے یہ سب ہوا ہے۔۔۔

نوشیر واں کو اس حالت تک پہنچانے والی یہی ہے۔۔۔آپ اس کے بارے میں کچھ جانے بغیر اسے اپنے خاندان کا حصہ بنا

گئی۔۔۔یہاں کسی کو بھی اس بات کی خبر نہیں ہے ابھی تک۔۔۔

میں بتاتی ہوں آپ سب کو۔۔۔نوشیر واں مجھ سے محبت کرتا

تھا۔۔منال آپی نے میری جانب سے منگنی توڑنے کی ضد میں

نوشیر واں کا کانٹریکٹ کی بیس پر اس لڑکی سے نکاح کروادیا۔۔۔

اسے اچھی خاصی رقم دی گئی۔۔۔بغیر یہ جانے کے کون ہے کہاں

سے آئی ہے۔۔۔"

فرحین منال کی جانب دیکھتی پھٹ پڑی تھی۔۔۔

اس نے بنا کوئی لحاظ کیے ان دونوں کے رشتے کی حقیقت ان سب

کے سامنے رکھ دی تھی۔۔۔

گھر کے سبھی لوگ جو پہلے ہی شدید اذیت کا شکار تھے۔۔۔ منال کو نگاہیں جھکائے مجرموں کی طرح کھڑے دیکھ ان سب کے چہروں کی رنگت بدل گئی تھی۔۔

"منال۔۔۔"

ناہید بیگم نے بے یقینی سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"فرحین خدا کے لیے ابھی چپ ہو جاؤ۔۔۔"

منال میں ہمت نہیں تھی ابھی اس سب کا سامنا کرنے کی۔۔۔

ہالہ بھی ایک جانب چہرا جھکائے اپنے آنسوؤں کو زمین پر گرتا دیکھ رہی تھی۔۔۔اس سے بڑی بد قسمت اور منحوس لڑکی شاید اس پوری دنیا میں کہیں نہیں تھی۔۔۔پہلے وہ اپنے بابا کی موت کا باعث بنی تھی۔۔۔اور اب اس مہربان انسان کو موت کے منہ میں پہنچا دیا تھا۔۔۔

ہالہ کی سسکیاں اندر دم توڑ رہی تھیں۔۔

"کیوں چپ کروں آپی۔۔۔وہ اندر جو شخص زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہا ہے۔۔۔بہت محبت کی ہے میں نے اس سے۔۔۔اس کی یہ تکلیف میرا دل چیر رہی ہے۔۔۔کاش میں جذبات میں آکر

وہ فیصلہ نہ کرتی تو آج نوشیر واں اس لڑکی کی وجہ سے اس حال کو نہ پہنچتا۔۔۔ آپ جانتے ہیں چاچو یہ لڑکی اپنے باپ کی قاتل ہے۔۔۔

اس کی شادی اس کی مرضی کے بغیر کی جارہی تھی۔۔۔اپنے باپ کو مار کر یہ شادی کی رات گھر سے بھاگ نکلی۔۔ داؤد کے چچا کی بیٹی ہے یہ۔۔۔ داؤد کے پاس اس کے خلاف سارے ثبوت ہیں۔۔ یہ دیکھیں۔۔۔"

فرحین پوری تیاری کے ساتھ وہاں کھڑی تھی۔۔۔جب اس کی باتیں سنتے ہالہ بے بسی سے آنکھیں میچ گئی تھی۔۔۔

وہ جانتی تھی یہ دن آنا تھا۔۔۔اس کی آنکھوں سے آنسوؤں کا سیلاب بہہ رہا تھا۔۔۔بہت مشکل سے وہ دیوار کا سہارا لے کر کھڑی تھی۔۔۔ورنہ اس نے گر جانا تھا۔۔۔

فرحین اپنے مقصد میں پوری طرح سے کامیاب رہی تھی۔۔۔ وہاں کھڑے تمام افراد جن کے دل میں اس نے اتنی مشکل سے اپنی جگہ بنائی تھی۔۔وہ سب اس پل آنکھوں میں نفرت بھرے اسے دیکھ رہے تھے۔۔

"یہ بہت بڑی دھوکے باز لڑکی ہے آپی۔۔۔اس کا نکاح اس کے کزن داؤد سے ہو رکھا ہے۔۔اس نے آپ کو کچھ نہیں بتایا۔۔۔

اور نوشیر واں سے نکاح پر نکاح کرنے کا گناہ کیا ہے اس نے۔۔۔

یہ بیوی نہیں ہے نوشیر واں کی۔۔ نکاح پر نکاح جائز ہی نہیں ہے۔۔۔ یہ نوشیر واں کا پیسہ ہڑپ کر اس سے خود کو آزاد کروانا چاہتی تھی۔۔

جب اسے لگا کہ نوشیر واں ایسا نہیں کرے گا تو اسے ہی مروانے کی کوشش کی اس نے۔۔۔"

فرحین کے لگائے تمام الزامات وہ خاموشی سے سن رہی تھی۔۔۔ مگر اس آخری الزام پر وہ تڑپ اٹھی تھی۔۔۔

"نن نہیں ایسا نہیں ہے۔۔میں انہیں نقصان کیوں پہنچاؤں گی۔۔ میرا نکاح صرف نوشیرواں سے ہوا ہے۔۔۔میں ان کی بیوی ہوں۔۔۔"

ہالہ نے روتے ہوئے کہا تھا۔۔جبکہ منال اذیت اور غصے کے عالم میں آگے بڑھی تھی اور ایک زوردار تھپڑ اس کے منہ پر جڑ گئی تھی۔۔۔

"کاش میں تم سے نہ کبھی ملتی اور نہ اپنے بھائی کی زندگی میں تمہیں شامل کرتی۔۔۔کتنی معصومیت ہے تمہارے چہرے پر۔۔۔مگر

دل کی کس قدر گھٹیا ہو تم۔۔۔میرے بھائی کو اگر کچھ ہوا تو میں تمھیں چھوڑوں گی نہیں۔۔۔یاد رکھنا میری یہ بات۔۔۔"

منال کے تھپڑ اور پھر اس سے بھی کہیں زیادہ سنگین الفاظ پر ہالہ نے صدمے کی کیفیت میں ان کی جانب دیکھا تھا۔۔وہ اور اسجد ہی تو اس کے سب سے زیادہ حامی رہے تھے۔۔۔

اور اس وقت وہیں آنکھوں میں سب سے زیادہ نفرت لیے اسے دیکھ رہے تھے۔۔۔

"آپی پلیز ایک بار۔۔۔۔"

وہ سسکتے ہوئے باقی کے الفاظ لبوں میں ہی دبا گئی تھی۔۔۔اسے صفائی دینے کا موقع بھی نہیں دیا گیا تھا۔۔۔

داؤد اپنے باپ کے ساتھ وہاں پہنچ گیا تھا۔۔۔

سامنے کھڑے داؤد قریشی اور جبران قریشی کی آنکھوں میں اس نے اس وقت فاتحانہ چمک دیکھی تھی۔۔وہ لوگ یہی تو چاہتے تھے۔۔

"اسجد پولیس کو کال کریں۔۔۔"

منال کو اپنے بھائی سے جس قدر محبت تھی اس سے سب واقف تھے۔۔۔اس کی وجہ سے وہ اس حال میں پہنچا تھا۔۔یہ بات اس کو اندر سے کھائے جا رہی تھی۔۔۔وہ اپنا درد برداشت ہی نہیں کر پا رہی تھی۔۔

"یہ ہمارے گھر کی عزت ہے۔۔آپ اسے پولیس کے حوالے مت کریں۔۔۔اسے ہمارے حوالے کر دیں۔۔ہم خود دیکھ لیں گے اسے۔۔۔"

جبران قریشی آگے بڑھے تھے۔۔۔

"میرے بھائی پر قاتلانہ حملہ کروایا ہے اس نے۔۔۔کیوں پولیس کے حوالے نہ کیا جائے اسے۔۔۔اسجد کال کریں پولیس کو۔۔۔"

منال اس وقت کسی کا لحاظ کرنے کے موڈ میں نہیں تھی۔۔۔باقی سب کو بھی اس وقت ہالہ سے جس قدر نفرت محسوس ہو رہی تھی۔۔۔سب کو منال کی بات بالکل ٹھیک لگی تھی۔۔

"دیکھیں آفندی صاحب جیسی بھی ہے۔۔پر اس وقت یہ آپ کے گھر کی بھی بہو کے طور پر جانی جاتی ہے۔۔ایسا کرنے سے ہم دونوں خاندانوں کی بہت بے عزتی ہونی ہے۔۔۔ایک بار آپ

کے بیٹے کو ہوش آجائے پھر اس کا جو بھی فیصلہ ہو گا ہمیں منظور ہو گا وہ۔۔۔"

جبران قریشی کے بہت سمجھانے پر کہیں جا کر ہالہ کو فلحال پولیس کے حوالے نہیں کیا گیا تھا۔۔

مگر اس گھر والوں کی اپنے لیے نفرت دیکھ ہالہ اندر سے ٹوٹ گئی تھی۔۔۔وہ چاہتی تھی اسے یہاں سے لے جایا جائے۔۔۔

ورنہ اس شخص کی نفرت دیکھ پانا اس کی زندگی کا سب سے دردناک لمحہ ہوتا۔۔۔

اس کے پاس اپنے آپ کو بے گناہ ثابت کرنے کا کوئی ثبوت نہیں تھا۔۔۔جو ثبوت ان لوگوں نے سب کے سامنے پیش کیے تھے۔۔۔وہ کی مانے جانے تھے۔۔

اسے تو صفائی پیش کرنے کا بھی موقع نہیں دیا گیا تھا۔۔۔

اس کی بات پر یقین کون کرتا۔۔۔۔

اس کی سسکیاں اس وقت ہر جانب گونج رہی تھیں۔۔جبران قریشی اسے کھینچتے ہوئے اپنے ساتھ لے گئے تھے۔۔۔۔وہ جو جگہ سے فرار ہو کر آئی تھی۔۔اسے واپس وہیں بھیج دیا گیا تھا۔۔۔

جن ظالموں نے اس کے باپ کا قتل کر کے اس کے سر پر الزام ڈالا تھا۔اور اب بھی ویسا ہی داؤ پھر سے کھیلا گیا تھا۔۔۔جس میں وہ جیت بھی گئے تھے۔۔

"کہا تھا آرام سے بات مان لو میری۔۔۔مگر تمہیں تو کسی کی سننی ہی نہیں ہوتی۔اچھے خاصے انسان کو موت کے منہ میں پہنچا دیا تم نے۔۔"

داؤد قریشی فرنٹ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔۔۔ڈرائیور گاڑی چلا رہا تھا۔۔

اس کے ساتھ پچھلی سیٹ پر اس کے تایا بیٹھے تھے۔۔۔جن سے وہ اتنی نفرت کرتی تھی کہ اگر اسے موقع ملتا تو وہ ان دونوں باپ بیٹے کا قتل کرنے سے ہر گز باز نہ آتی۔۔

پھر چاہے اسے پھانسی ہوتی یا کچھ بھی۔۔۔اسے پرواہ نہیں تھی۔۔۔

پر ایک شخص کی محبت نے اسے اتنا خوفزدہ کر دیا تھا کہ وہ اسے کھونے کے خوف سے اپنا ماضی تک فراموش کرنے کو تیار تھی۔۔۔مگر ماضی میں اس کی زندگی برباد کرنے والے ظالموں

نے اس کے سب کچھ چھوڑ دینے کے باوجود اس کا پیچھا نہیں چھوڑا تھا۔۔۔

ہالہ کا دل نوشیرواں کی صحت یابی کے لیے دعا گو تھا۔۔۔

وہ اس کے ساتھ نہ بھی رہتی مگر وہ شخص سلامت رہنا چاہیے تھا۔۔۔ہالہ کی آنکھوں سے آنسو تھمنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔۔

اسے واپس اسی حویلی لایا گیا تھا۔۔۔جہاں سے وہ اس خوفناک رات کی تاریکی میں بھاگی تھی۔۔۔مگر وہ اس قدر اذیت سہنا بھی بے سود گیا تھا۔۔

حویلی کے اندر قدم رکھتے ہی اسے ہر جگہ اپنے بابا کا خون میں لت پت بے جان وجود دکھائی دے رہا تھا۔۔ ہر طرف خون ہی خون تھا۔۔۔وہ سسک پڑی تھی۔۔

داؤد نے مڑ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

"اپنے باپ کی موت کی زمہ دار بھی تم ہی ہو۔۔۔اگر آرام سے شادی کے لیے مان جاتی تو وہ دن نہ دیکھنا پڑتا۔۔۔"

داؤد اس کی جانب دیکھتا سفاکیت سے بولتا ہاتھ بڑھا کر اس کے آنسوؤں کو صاف کرنے ہی لگا تھا۔۔۔جب ہالہ کا ہاتھ اٹھا تھا اور

اس کے چہرے پر پوری قوت سے پڑتا اس کا چہرا گھما کر رکھ گیا تھا۔۔۔

"ہاتھ بھی مت لگانا مجھے۔۔۔ورنہ تمہارا وہ حشر کروں گی کہ ساری زندگی یاد رکھو گے۔۔۔مجھے اب پہلے والی کمزور اور بزدل ہالہ سمجھنے کی غلطی ہرگز مت کرنا۔۔۔تم لوگوں نے وہاں جو بھی بکواس کی ہو۔۔۔مگر میں نوشیروان آفندی کی بیوی ہوں اور یہی سچ ہے۔۔۔"

ہالہ کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اس کا منہ توڑ کر رکھ دے۔۔۔

"تم نے یہ اچھا نہیں کیا۔۔میں محبت کرتا ہوں تم سے۔۔اسی خاطر لحاظ کر رہا ہوں۔۔۔بس ایک بار میری دسترس میں آجاؤ پھر نہیں چھوڑوں گا میں تمہیں۔۔۔بہت جلد تمہارے اس نام کے شوہر کی موت کی خبر مل جائے۔۔۔پھر دیکھوں گا کیسے اتراتی ہو اس نام پر۔۔۔"

داؤد کی آنکھوں سے شعلے نکل پڑے تھے۔۔۔وہ اسے انتقامی نگاہوں سے گھورتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔

"ہالہ۔۔۔"

وہ چہرے پر دونوں ہاتھ رکھے سسک رہی تھی۔۔جب اس کی تایا کی بہو ثمرین نے آگے بڑھتے اسے اپنے ساتھ لگالیا تھا۔۔۔

ثمرین اس کے تایا کے بڑے بیٹے کی بیوہ تھی۔۔۔جس کے ماں باپ کی ڈیتھ ہو چکی تھی۔۔۔وہ اپنی دو بیٹیوں اور ایک بیٹے کے ساتھ اسی گھر میں رہنے پر مجبور تھی۔۔

وہ ہالہ کے ساتھ ہوئے ظلم کی گواہ تھی۔۔مگر وہ یہ گواہی کسی کو نہیں دے سکتی تھی۔کیونکہ اسے اسکے تایا نے واضح لفظوں میں کہا تھا کہ اگر اس نے کسی کے سامنے زبان کھولی تو وہ اس کے بچوں کو مار دیں گے۔۔۔

یہ لحاظ کیے بغیر بھی کہ وہ ان کے مرحوم بیٹے کی اولاد تھے۔۔

ثمرین اسے لیے روم میں آگئی تھی۔۔۔

"بھابھی یہ لوگ اتنے بے رحم کیوں ہیں۔۔۔میں سب کچھ چھوڑ کر چلی گئی تھی۔۔۔مجھے بابا کی دولت جائیداد میں سے کچھ نہیں چاہیے تھا۔پھر انہوں نے کیوں کیا میرے ساتھ ایسا۔۔

میرے شوہر نے کیا بگاڑا تھا ان کا۔۔۔"

ہالہ کی سسکیاں تھمنے کا نام نہیں لے رہی تھیں۔۔۔ثمرین اسے چپ کروانے کی کوشش کرتی ہلکان ہو چکی تھی۔جب مزید

اذیت اور ذہنی دباؤ برداشت نہ کر پاتے ہالہ اس کی بانہوں میں ڈھے گئی تھی۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے آپی۔۔۔نوشیرواں کو ہوش آگیا ہے۔۔۔ڈاکٹر کہہ رہے ہیں وہ خطرے سے باہر ہے۔۔۔اس منحوس لڑکی کے اس کی زندگی سے نکلتے ہی سب ٹھیک ہو گیا ہے۔۔"

فرحین ڈاکٹر کی جانب سے خوش خبری ملتے ہی منال کے گلے لگتی خوشی سے چہکتے ہوئے بولی تھی۔۔

ایک وہی تھی جو بہت زیادہ خوش تھی۔نوشیر واں کی صحت یابی کا سن کر خوش تو وہ سب بھی تھے۔۔ مگر نوشیر واں کا ہالہ کے حوالے سے جوری ایکشن آنے والا تھا اس کو سوچ کر ہی سب جی گھبراہٹ بڑھ رہی تھی۔۔

"نوشیر واں ہوش میں آنے کے بعد دو بار ہالہ کا پوچھ چکا ہے۔۔۔ یہ سب جان کر وہ پتا نہیں کیسا ری ایکٹ کرے گا۔۔۔"

منال کا دماغ ماؤف ہو رہا تھا۔۔۔ ثمرہ آنٹی اور حرا اسے کال کر رہی تھیں۔ مگر وہ کسی کی کال پک نہیں کر رہی تھی۔۔

"آپ پریشان نہ ہوں۔۔۔میں سنبھال لوں گی نوشیر واں کو۔۔

اب کبھی اسے اکیلا نہیں چھوڑوں گی۔۔اپنی پچھلی تمام غلطیوں کا

ازالہ کرلوں گی۔۔"

فرحین اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے تسلی دیتے بولی تھی۔۔۔جس پر

منال اس وقت کوئی تاثر نہیں دے پائی تھی۔۔

فرحین کی خوشی اس وقت دیکھنے لائق تھی۔۔۔

"میں آپ سب سے کیا پوچھ رہا ہوں۔۔۔ہالہ کہاں ہے۔۔؟؟"

وہ سب ڈاکٹر کی اجازت سے اسے ملنے آئے تھے۔۔۔جن میں ہالہ کو نہ پا کر نوشیر واں نے سب سے ہی باری باری پوچھا تھا۔۔۔ مگر کوئی بھی اسے بتانے کی ہمت نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔مصطفیٰ صاحب نے منع کیا تھا کہ نوشیر واں کو اس حوالے سے کچھ بھی نہ بتایا جائے۔۔۔۔

مگر نوشیر واں کے لبوں سے اس نام کے علاوہ اور کوئی بات نکل ہی نہیں رہی تھی۔۔

جب فرحین نے اس کے قریب آتے سب کی نگاہوں کے اشاروں کو نظر انداز کرتے نوشیر واں کو ساری بات بتادی تھی۔۔۔

"یہ کیا بکواس ہے۔۔۔؟؟ آپ لوگوں نے اسے ان لوگوں کے حوالے کیسے کر دیا۔۔ جن کے ساتھ وہ جانا ہی نہیں چاہتی تھی۔۔۔ آپی آپ سے مجھے یہ امید نہیں تھی۔۔"

وہ خفگی بھرے انداز میں بہن کی جانب دیکھتا اپنی جگہ سے سیدھا ہونے کی کوشش کرتا کراہ کر رہ گیا تھا۔۔۔

ایک گولی اس کی ٹانگ اور ایک بازو پر لگی تھی۔۔۔تیسری گولی نے زیادہ کام خراب کیا تھا۔۔۔

"نوشیر واں تم اب بھی اس لڑکی کو اپنے ساتھ رکھنا چاہتے ہو۔۔۔جس نے تمہیں اس حالت کو پہنچا دیا۔۔۔میں اب ایسی لڑکی کو ہر گز تمہاری زندگی میں نہیں رہنے دوں گی۔۔۔"

منال غصے سے بولی تھی۔۔۔اسے نوشیر واں کی یہ ضد بالکل بھی پسند نہیں آئی تھی۔۔۔

وہ دونوں بہن بھائی لڑ رہے تھے۔۔۔باقی سب خاموش کھڑے یہ سب دیکھ رہے تھے۔۔۔ان میں سے کوئی بھی ہالہ کو اب اس گھر میں نہیں دیکھنا چاہتا تھا۔۔

مگر نوشیر واں کا کچھ پتا نہیں تھا وہ اب بھی اسے اپنے ساتھ رکھ سکتا تھا۔۔

"نوشیر واں تم اب اسے طلاق دو گے۔۔۔ایسی خطرناک لڑکی کو زندگی سے نکال دینا ہی بہتر ہے۔۔"

اسجد نے بھی خفگی سے اسے دیکھا تھا۔۔۔

"یہ وقت ان باتوں کا نہیں ہے۔۔۔پہلے اسے پوری طرح سے صحت یاب ہو لینے دو۔۔پھر اس معاملے کو بھی دیکھا جائے گا۔۔۔"

ارتضیٰ صاحب نے سب کو غصے کا شکار ہوتے دیکھ تحمل بھرے انداز میں کہا تھا۔۔فرحین خفگی سے انہیں دیکھ کر رہ گئی تھی۔۔

"نہیں۔۔مجھے ایک بار اس سے ملنا ہے۔۔میں چاہتا ہوں وہ اپنے تمام گناہوں کو اظہار میرے سامنے کرے۔۔۔"

نوشیر واں نے اپنے لہجے کی وحشت ناکی پر قابو پاتے کہا تھا۔۔۔

"وہ تم سے نہیں ملنا چاہتی۔۔طلاق مانگ رہی ہے۔۔۔"

فرحین خود کو بولنے سے روک نہیں پائی تھی۔۔

"ہمم۔۔۔اس کی یہ خواہش بھی پوری ہو گی۔۔۔مگر ایک بار اسے میرے روبرو ہونا پڑے گا۔۔۔اسجد بھائی طلاق کے پیپرز تیار کروائیں۔۔۔"

نوشیرواں کے فیصلے ہمیشہ ایسے ہی جلد بازی میں ہوتے تھے۔۔ اس وقت بھی اس نے کسی کی بھی بات نہیں سنی تھی۔۔۔سب نے کہا تھا اگر وہ اسے طلاق دینا چاہتا تھا تو دے دیتا۔۔اس جیسی

لڑکی سے دوبارہ ملنے کی کیا ضرورت تھی۔۔۔مگر اس شخص کی ضد کا کبھی کوئی مقابلہ نہیں کر پایا تھا۔۔

وہ سب کے منع کرنے کے باوجود ایک بار اس سے ملنا چاہتا تھا۔۔۔

"بازل کہاں ہے۔۔۔؟؟"

نوشیر واں کو بازل کہیں دکھائی نہیں دیا تھا۔۔۔

"ملک سے باہر ہے۔۔۔اسے فلائٹ نہیں مل پائی۔۔۔"

منال کے بتانے پر وہ اثبات میں سر ہلاتا آنکھیں موند گیا تھا۔۔۔

اس کے چہرے پر اس وقت ناقابلِ فہم تاثرات تھے۔۔ جیسے بہت مشکل سے خود پر ضبط کر کے بیٹھا ہو۔۔

سب لوگ اس کے آرام کے خیال سے خاموشی سے باہر نکل گئے تھے۔۔۔ فرحین اس کے فیصلے کے بعد ہواؤں میں اڑ رہی تھی۔۔۔ اس کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا۔

اس نے نوشیرواں کے پاس رکنا چاہا تھا۔۔ مگر نوشیرواں نے منع کر دیا تھا۔۔۔

وہ اس وقت صرف تنہائی چاہتا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"ہالہ قریشی میں نوشیر واں آفندی اپنے پورے ہوش و حواس میں تمہیں طلاق دیتا ہوں۔۔۔ میں تمہیں طلاق دیتا ہوں۔۔۔ میں تمہیں طلاق دیتا ہوں۔۔۔"

اس شخص کے چہرے پر اس وقت کسی بھی قسم کی کوئی نرمی نہیں تھی۔۔۔

بے رحمی اور بے حسی کے ساتھ وہ اپنا فیصلہ سنا تا زمین پر گری اس سسکتی ہوئی لڑکی پر ایک آخری نگاہ ڈالتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

جس کی آنکھوں سے اس پل آنسوؤں کا سیلاب جاری ہو چکا تھا۔۔۔کچھ ہی عرصے میں وہ شخص اس کی کل کائنات بن بیٹھا تھا۔۔۔وہ اسے اپنے سر کا سائبان ماننے لگی تھی۔۔۔

مگر آج بہت ہی بے رحمی کے ساتھ وہی شخص اس کے سر سے آنچل چھین کر لے گیا تھا۔۔۔۔

وہ سسک رہی تھی۔۔۔جب اسے اپنے بازو پر کسی کا لمس محسوس ہوا تھا۔۔۔

"ہالہ۔۔۔ہالہ۔۔۔کیا ہوا ہے۔۔۔؟؟تم ایسے کیوں رو رہی ہو۔۔"

اس کی آنکھیں کھلی تھیں۔۔۔وہ اس وقت جائے نماز پر سجدے کی حالت میں تھی۔اس نے نگاہیں اٹھا کر غائب دماغی سے پاس بیٹھی ثمرین کو دیکھا تھا۔۔

"وہ۔۔وہ ابھی یہاں آئے تھے۔۔انہوں نے مجھے طلاق دے دی ہے۔۔"

اس کے لبوں سے ٹوٹ ٹوٹ کر الفاظ نکلے تھے۔۔۔اس کے چہرے کی جانب دیکھتے ایسا لگ رہا تھا جیسے زندگی ختم ہو چکی ہو۔۔

"ریلیکس ہالہ یہاں کوئی نہیں آیا۔۔۔"

ثمرین نے اسے نرمی سے تھامتے اپنے ساتھ لگایا تھا۔۔۔وہ کسی برے خواب کے زیر اثر لگی تھی اسے۔۔وہی خواب جس نے اس معصوم لڑکی کو سہار رکھا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

ایک ہفتہ گزر چکا تھا اسے ایسے ہی تڑپتے گزر گیا تھا۔۔۔۔اسے نوشیر واں کی کوئی خبر نہیں دی گئی تھی۔۔اس کے پاس موبائل فون بھی نہیں تھا۔۔۔اسے ایک کمرے میں بند کر کے رکھا گیا تھا۔۔۔

جہاں صرف ثمرین ہی آتی تھی۔۔داؤد اور جبران قریشی سے اس کی دوبارہ کوئی ملاقات نہیں ہوئی تھی۔۔نہ وہ ان لوگوں کے چہرے دیکھنا چاہتی تھی۔۔

اس نے بس ثمرین سے یہ درخواست کی تھی کہ وہ اسے نوشیرواں کی خیریت کے بارے میں پوچھ کر بتادے۔۔

ثمرین نے بہت کوشش کی تھی مگر ابھی تک اسے بھی کچھ پتا نہیں چل پایا تھا۔۔

ہالہ مسلسل دعائیں مانگ رہی تھی۔۔۔اس کی بس یہی دعا تھی کہ وہ شخص چاہے اسے دوبارہ نہ مل پاتا مگر جہاں تھا وہاں سلامت

رہتا۔۔۔وہ اپنی وجہ سے اسے اب کسی بھی مصیبت کا شکار ہوتے نہیں دیکھ سکتی تھی۔۔

وہ ابھی بھی جائے نماز پر بیٹھی دعا مانگ رہی تھی۔۔۔جب ثمرین بھاگتے ہوئے اس کے کمرے کی داخل ہوئی تھی۔۔۔

"ہالہ اللہ نے تمہاری دعائیں سن نہیں ہے۔۔تمہارا شوہر بالکل ٹھیک ہے۔۔۔ابھی میں نے تایا جی کو اس سے بات کرتے سنا ہے۔۔۔داؤد بھی ساتھ بیٹھا تھا۔۔میں کوشش کے باوجود بات نہیں سن پائی۔۔مگر دوسری جانب سے کوئی ایسی بات کی گئی ہے جس پر داؤد بہت بھڑک رہا ہے۔۔۔"

ثمرین کی باقی کی بات تو اس نے سنی ہی نہیں تھی۔۔۔نوشیر واں کے خیریت کا ہونے کا سن کر ہالہ اپنے رب کے حضور سجدہ سجدہ شکر میں جھک گئی تھی۔۔۔

وہ ٹھیک تھا اسے اس سے بڑھ کر کچھ نہیں چاہیے تھا۔۔۔۔

ہالہ سجدے سے اٹھی تھی جب دروازے پر ہوتی دستک کے ساتھ جبران صاحب اندر داخل ہوئے تھے۔۔۔

"نوشیر واں آفندی سے ابھی بات ہوئی ہے ہماری۔۔طلاق دینا چاہتا ہے وہ تمہیں۔۔ مگر اس کا کہنا ہے طلاق کے پیپرز وہ تمہارے سامنے بیٹھ کر سائن کرے گا۔۔۔"

جبران قریشی کی بات پر ہالہ نے تڑپ کر چہرا اٹھایا تھا۔۔۔

بے ضرر دل کی ساری امیدیں ٹوٹ گئی تھیں۔۔وہ بھی ان سب باتوں پر یقین کر چکا تھا۔۔۔ہالہ کے درد کی شدت بڑھنے لگی تھی۔۔۔وہ اس کے گھر والوں کی نفرت نہیں دیکھ پائی تھی۔۔ اس کی کیسے دیکھتی۔۔

وہ اس کے سامنے نہیں جانا چاہتی تھی۔۔۔

وہ اس کی نفرت برداشت نہیں کر سکتی تھی۔۔۔اس کی زندگی میں ابھی مزید نجانے کتنی اذیتیں برداشت کرنا لکھی تھیں۔۔۔

وہ سائباں اس کے سر سے ہٹنے والا تھا۔

جس کو پا کر اس نے خود کو محفوظ محسوس کیا تھا۔۔ جس کے ہوتے ہوئے وہ ہر خوف سے بے پرواہ رہتی تھی۔۔۔

"مجھے نہیں جانا ان کے سامنے۔۔۔ آپ ان سے بولیں وہ مجھے ایسے ہی طلاق دے دیں۔ مجھے ان کے سامنے بھیجنے کا ظلم مت کریں۔۔ خدا کے لیے۔۔"

ہالہ ان کے آگے گڑگڑاتے ہوئے بولی تھی۔۔

جبران قریشی اور داؤد خود بھی ایسا نہیں چاہتے تھے۔۔۔ مگر نوشیرواں کی یہی ضد تھی۔۔۔

جس پر ناچار انہیں ہالہ کو وہاں بھیجنا پڑا تھا۔۔۔ جس نے انکار کرنے کی بہت کوشش کی تھی مگر اس کی نہیں سنی گئی تھی۔۔

"اگر تک نے اس کو کچھ بھی بتانے کی کوشش کی تو یاد رکھنا اس بار وہ قسمت سے بچ گیا ہے۔۔۔ اگلی بار اسے ہمارے ہاتھوں اس کی قسمت بھی نہیں بچا پائے گی۔۔"

اسے وہاں بھیجتے ہوئے داؤد نے اسے سنگین دھمکی دی تھی۔۔

جس پر وہ ہالہ بہتی آنکھوں کے ساتھ اثبات میں سر ہلاتی گاڑی میں آن بیٹھی تھی۔۔۔ اس کے ساتھ صرف ایک ڈرائیور کو ہی

بھیجا جارہا تھا۔۔۔ہالہ نے نگاہیں اٹھا کر ڈرائیور کی جانب نہیں دیکھا تھا۔۔۔یہاں سارے ملازمین تبدیل ہو چکے تھے۔۔۔

وہ اب کسی کو نہیں جانتی تھی۔۔

پورا راستہ وہ روتے ہوئے ہی آئی تھی۔۔۔اس کی رونے کی آوازوں پر ایک دو بار ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے شخص نے نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔اسے بار بار کالز آرہی تھیں۔۔۔جنہیں وہ کبھی اٹینڈ کرتا تھا تو کبھی کاٹ دیتا تھا۔۔

ہالہ کا سر اوپر اس وقت اٹھا تھا جب گاڑی کسی گیٹ کے اندر داخل ہوتی رک گئی تھی۔۔۔۔اسے لگا تھا کہ اسے آفندی ولا لایا گیا ہے۔۔مگر کھڑکی سے باہر دیکھنے پر یہ کوئی اور گھر تھا۔۔۔

ڈرائیور نے آگے بڑھتے اس کی سائیڈ کا دروازہ کھولا تھا۔۔۔ہالہ نے پہلی بار نگاہیں اٹھا کر ڈرائیور کی جانب دیکھا تھا۔۔

جس کا آدھے سے زیادہ چہرا تو داڑھی سے چھپا ہوا تھا۔ہالہ نگاہیں جھکاتے باہر نکل آئی تھی۔

سامنے کھڑی ملازمہ اس کی جانب بڑھی تھی۔اور اسے اپنے ساتھ اندر لے جانے لگی تھی۔۔

"اس کمرے میں نوشیر واں سر آرام کر رہے ہیں۔۔۔ آپ اندر جاسکتی ہیں۔۔۔۔"

ملازمہ اسے کہہ کر وہاں سے جاچکی تھی۔۔۔ہالہ کا دل بہت زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔

اسنے کانپتے ہاتھوں سے دروازہ کھولا تھا۔۔اندر داخل ہوتے اس کی نظر بیڈ پر پڑی تھی۔۔۔جہاں وہ تکیوں کے سہارے سینے تک کمبل اوڑھے نیم دراز تھا۔۔۔

ہالہ نے اپنی بھیگی گھنیری پلکیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جو ساکت نگاہوں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔

اس کی آنکھیں بے انتہا سرخ تھیں۔۔ہالہ کی نظریں اس کے بیڈ سائیڈ ٹیبل پر پڑی فائل کی جانب گئی تھیں۔۔۔اس کا دل ڈوب گیا تھا۔۔۔۔

"دروازہ بند کرو اور یہاں آؤ۔۔۔"

انتہائی سرد آواز میں کہاں گیا تھا۔۔۔

ہالہ جی جان سے کانپ اٹھی تھی۔۔وہ نگاہیں جھکائے چلتی ہوئی بیڈ سے کچھ فاصلے پر آن کھڑی ہوئی تھی۔۔اس کی نگاہوں کی تپش سے ہالہ کا خوف بڑھنے لگا تھا۔۔

"کیوں کیا میرے ساتھ ایسا۔۔۔؟؟"

اس کی سرد آواز ہالہ کے کانوں میں گونجی تھی۔۔

اس کے آنسو پھر سے بہہ نکلے تھے۔۔

"مجھے معاف کر دیں۔۔۔مجھے آپ کی زندگی میں شامل نہیں ہونا چاہیے تھا۔۔۔آپ مجھے طلاق دے دیں۔۔"

انگلیوں کو مروڑتے وہ بہت ضبط سے یہ الفاظ ادا کر گئی تھی۔۔

"ہمم۔۔۔وہی دینے کے لیے ہی بلایا ہے۔۔۔میں نے پیپرز تیار کروا لیے ہیں۔۔"

نوشیر واں کے سنگین لہجے پر ہالہ نے لرزتی پلکوں کو اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔اس لڑکی کی آنکھوں میں ایک شکوہ سا محسوس ہوا تھا۔۔۔اگلے ہی پل وہ نگاہیں جھکا گئی تھی۔۔

"تو یہی وجہ تھی کہ تم نے مجھے صرف بہلائے رکھا۔۔۔خود سے کسی بھی قسم کا رشتہ بنانے نہیں دیا۔۔۔کیونکہ تمہارا دل کبھی میرا تھا ہی نہیں۔۔۔"

نوشیر واں کی بات پر ہالہ نے تڑپ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

"ایسا نہیں ہے۔۔۔"

وہ اسے چاہ کر بھی نہیں بتا سکتی تھی کہ اس نے کس قدر ٹوٹ کر چاہا تھا اسے۔۔۔

"تمہیں لگتا ہے میں اب بھی تمہاری بات پر یقین کروں گا۔۔"

نوشیر واں نے اسے کڑے تیوروں سے گھورا تھا۔۔۔ہالہ نے فوراً نفی میں سر ہلاتے کہا تھا۔۔

نوشیر واں اپنی جگہ سے سیدھا ہو کر بیٹھنے کی کوشش کرتے بازو کی تکلیف پر کراہ اٹھا تھا۔۔۔

جو دیکھ ہالہ تڑپ کر اس کے قریب ہوئی تھی۔۔

"آرام سے۔۔۔"

اسے سہارا دینے کی کوشش کرتی وہ اس کے بہت قریب آتی اس کا بازو تھام گئی تھی۔۔۔

اس کے چہرے پر نوشیرواں کے لیے فکر اور تڑپ واضح تھی۔۔

نوشیرواں تکیوں کے سہارے نیم دراز بیٹھا تھا۔۔۔اس سے پہلے کہ وہ اس سے دور ہوتی نوشیرواں نے اسکی کمر میں بازو حمائل کرتے ایک جھٹکے سے اسے اپنے قریب تر کیا تھا۔۔۔

ہالہ اس حملے کی لیے بالکل بھی تیار نہیں تھی۔۔۔وہ سیدھی اس کے سینے پر آن گری تھی۔۔۔

اس کی تکلیف کا احساس کرتے ہالہ کی فکر مزید بڑھ گئی تھی۔۔۔

"آپ کو ہرٹ ہو گا۔۔"

اس کا چہرا ہالہ ہے چہرے کے بہت قریب تھا۔۔۔ہالہ بمشکل بول پائی تھی۔۔۔

"جو تم اب تک کر چکے ہو کیا اس کی تکلیف اس سے کم ہو گی۔۔۔"

نوشیر واں نے اس کے بالوں میں انگلیاں پھنساتے اس کے چہرے کو اپنی گرم سانسوں سے جھلسا گیا تھا۔۔۔ہالہ اس کی قربت کی احساس سے لرزتی دھیان ہی نہیں دے پائی تھی کہ وہ اس کی جس تکلیف کو دیکھ کر اس کے قریب آئی تھی۔۔۔

وہ ابھی اسی بازو سے اسے اپنے قریب کر کیے ہوئے تھا۔۔۔

اس شخص کے چہرے پر تکلیف کے آثار نہیں تھے۔۔

"مجھے معاف کر دیں۔۔۔"

اس کے لبوں سے صرف ایک ہی لفظ نکل رہا تھا۔۔نوشیر واں کی آنکھوں کی سرخی مزید بڑھ گئی تھی۔۔۔وہ جھکا تھا اور مسلسل غصہ دلاتے ان گلابی پنکھڑیوں کو اپنے عتاب کا نشانہ بنا گیا تھا۔۔۔

ہالہ اس کے اس جارحانہ عمل پر جی جان سے کانپ اٹھی تھی۔۔۔

اس شخص کے انداز میں آج پہلی والی نرمی نہیں تھی۔غصہ اور تڑپ نمایاں تھی۔۔۔ہالہ کے ہونٹ اس کے دہکتے لبوں سے جل اٹھے تھے۔۔۔

وہ سانس نہیں لے پا رہی تھی۔۔مگر مقابل کا جلالی پن اس کے لبوں پر بڑھتا ہی جا رہا تھا۔۔

"معاف نہیں کروں گا۔۔۔ کبھی بھی معاف نہیں کروں گا۔۔۔"

اس کے لبوں کی غیر ہوتی حالت دیکھ نوشیر واں نے ان کو آزادی بخشی تھی۔اس کے کان کی لوح پر لب رکھتے وہ بھاری گھمبیر لہجے میں سرگوشی کرتے بولا تھا۔۔۔

ہالہ کو اپنی کان کی لوح اس کے وحشیانہ لمس سے سُلگتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

مگر وہ بنا کوئی مزاحمت کیے اس شخص کی قربت میں گزرے ان آخری لمحوں کو جی رہی تھی۔ جو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اس سے دور ہونے والا تھا۔

اس کی لرزتی پلکیں نوشیرواں آفندی کے مغرور نقوش سے سجے وجیہہ چہرے کو آنکھوں کے راستے اپنے دل میں اتار رہی تھی۔۔۔اس کی آنکھوں کی پیاس بجھنے کا نام نہیں لے رہی تھی۔۔

جبکہ وہ شخص اپنا غصہ اور خفگی مٹاتا اس کی گردن کو اپنے شدت بھرے لمس سے جھلسا کر رکھ گیا تھا۔۔

"جی پاؤ گی میرے بغیر۔۔۔۔؟؟"

نوشیر واں نے اس کی گردن کی پشت پر اپنی ہتھیلی جماتے اس کا چہرا اوپر اٹھایا تھا۔۔جو اس کی دہکتی لوح دیتی قربت کے احساس سے تپ رہا تھا۔۔

اس سوال پر ہالہ کی آنکھوں سے آنسو ٹپکے تھے۔۔۔

نوشیر واں کے اعنابی ہونٹ اس کی ٹھوڑی کو چھو رہے تھے۔۔۔

نوشیر واں کا دوسرا ہاتھ اس کی کمر میں پیوست تھا۔ جس کی گستاخیاں ہالہ کی رنگت کو ٹماٹر کی طرح لال کر گئی تھیں۔ اس کا دل چاہا تھا کہ وہ کہہ دے مر جائے گی اس کے بغیر۔۔۔

مگر داؤد کی دھمکی یاد آتے ہی اگلے ہی پل وہ اثبات میں جواب دے گئی تھی۔۔

"جی لوں گی۔۔۔ آپ کی یاد بھی نہیں آئے گی۔۔"

اس کے لیے پرشے سے بڑھ کر نوشیر واں آفندی کی سلامتی تھی۔۔۔

اس کا یہ جواب نوشیر واں کے نقوش میں بگاڑ پیدا کر گیا تھا۔۔۔

وہ اس کی گرفت سے نکلنے کی تگ و دو کرنی لگی تھی۔۔۔جب نوشیر واں اس کو ہمیشہ کی طرح اپنے بانہوں میں اٹھاتا بیڈ پر اپنے پہلو میں لٹا گیا تھا۔۔۔

ہالہ نے گھبرا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔اس کے ہوش اس قدر آڑے ہوئے تھے کہ وہ اس کے بازوؤں کی موومنٹ اور اس کا بھی کروٹ بدل کر اپنے اوپر جھکنا نوٹ ہی نہیں کر پائی تھی۔۔۔

" سمجھتی کیا ہو تم خود کو۔۔۔؟؟ تمہیں لگتا ہے میں تمہارے خاطر مر اجا رہا ہوں۔۔۔ تم مجھے اپنے پیچھے پاگل کرنا چاہتی تھی۔۔۔"

نوشیر واں نے اس کے گرد اپنی دونوں ہتھیلیوں ٹکاتے اس کو پوری طرح سے اپنے حصار میں جکڑا تھا۔۔۔

اس کی گرم سانسیں ہالہ کا چہرا جھلسانے لگی تھیں۔۔۔ وہ اس کے اتنے قریب آجانے پر بری طرح سے خوفزدہ ہوئی تھی۔۔۔ اس کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا تھا۔۔۔

"مم میں صرف دولت کی خاطر آپ کے قریب آئی تھی۔۔۔"

اس نے پڑھا پڑھایا سبق اسے سنا دیا تھا۔۔۔نوشیر واں اس کی بات پر سلگ اٹھا تھا۔۔۔

"اچھا۔۔۔اور جس وقت ہمارا نکاح ہوا تب کونسی دولت کی کنویں تھے میرے پاس۔۔۔"

نوشیر واں نے اس کو خونخوار نگاہوں سے گھورا تھا۔۔۔ہالہ اس کی مقناطیسی نگاہوں سے نگاہیں چراتے اس کی گرفت سے نکلنے کی کوشش کرنے لگی تھی۔۔

وہ اپنے خاندان والوں کی بے رحمی سے واقف تھی۔۔۔وہ پھر سے نوشیر واں کو ان کی بھینٹ نہیں چڑھنے دینا چاہتی تھی۔۔۔۔

"تم سے ایسی بے وفائی کی امید ہر گز نہیں تھی۔۔۔اچھا نہیں کیا میرے ساتھ۔۔۔اب میری جوابی کاروائی کے لیے خود کو تیار رکھنا۔۔۔"

جلتی آنکھوں سے اس کے حسین چہرے کو تکتا وہ اس کے بالوں کو گردن سے ہٹاتا اس کی بیوٹی بون پر اپنے دہکتے لبوں کا بے رحم لمس چھوڑ گیا تھا۔۔۔ہالہ نے اس کے کندھوں کو مٹھیوں میں جکڑ لیا تھا۔۔

"آہ پلیز۔۔۔"

اس کی لو بائٹ پر ہالہ کے لبوں سے کراہ نکلی تھی۔۔۔اس کی بیئرڈ سے گردن پوری لال ہو چکی تھی۔۔۔وہ شخص اپنی جنونیت دکھاتا اس کے وجود پر اپنے نام کی مہر ثبت کر گیا تھا۔۔۔

وہ پوری طرح سے اس کے نیچے دبی ہوئی تھی۔۔۔اس کے دونوں ہاتھ نوشیر واں کے ہاتھوں میں الجھے ہوئے تھے۔۔

ہالہ نے گہری ہوتی سانسوں کے ساتھ اپنا سر اس کے سینے سے ٹکا دیا تھا۔۔وہ اسے بتانا چاہتی تھی کہ وہ اس سے دور نہیں ہونا چاہتی۔۔وہ ہمیشہ اس کی ان مضبوط پناہوں میں مقید رہنا چاہتی تھی۔۔

مگر ایک خوف تھا جو اسے ایسا بولنے سے روک گیا تھا۔۔۔

نوشیر واں آفندی ہمیشہ کی طرح اپنی ضد پوری کر تا اس پر سے ہٹ چکا تھا۔۔۔

ہالہ اس شخص کی یہ جنونیت دیکھ ابھی تک کانپ رہی تھی۔۔ اتنے قریب لا کر وہ شخص اسے خود سے بہت دور کرنے والا تھا۔۔۔۔

ہالہ نے نگاہیں موڑ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔ جو اب سائیڈ پر رکھی فائل اٹھا چکا تھا۔۔۔

ہالہ اپنے بکھرے حلیے کو سمیٹتی اس کے پہلو سے اٹھ گئی تھی۔۔۔

اس کے چہرے پر اس شخص کی قربت پر جو گلابیاں آن ٹھہری تھیں وہ اب پھر سے زردیوں میں گھلنے لگی تھیں۔۔

اس نے نوشیر واں کو سرد و سپاٹ تاثرات کے ساتھ فائل پر سائن کرتے دیکھا تھا۔۔۔

وہ کتنے آرام سے سائن کر رہا تھا۔۔۔ جیسے اسے کوئی فرق ہی نہ پڑتا ہو۔ اللہ کی سانسیں تھمنے لگی تھیں۔۔۔ اس کا دل چاہا تھا وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے روک دے۔۔

وہ ایک بار اس سے بات کرے۔۔۔اس کے سامنے اپنی صفائی پیش کرے۔۔۔اس سے مدد مانگے۔۔۔اس کی پناہوں میں سما کر اپنا ہر درد کہہ دے۔۔۔ مگر وہ یہی سوچتی وہاں کھڑی کی کھڑی رہ گئی تھی۔۔۔اس کے پیروں میں آگے بڑھنے کی ہمت نہیں بچی تھی۔۔۔

وہ پیر سے بے سروساماں ہو چکی تھی۔۔۔نوشیرواں نے فائل پر سائن کرتے اس کی جانب بڑھا دیا تھا۔۔۔

ہالہ کے لبوں سے سسکی نکلی تھی۔۔

"یہ لو۔۔۔میں نے سائن کر دیئے ہیں۔۔۔تم بھی کر دو۔۔۔پھر ہمارا یہ کانٹریکٹ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ختم ہو جائے گا۔۔۔"

نوشیر واں نے وہیں لیٹے لیٹے فائل اس کی جانب بڑھادی تھی۔۔ جسے ہالہ نے لرزتے ہاتھوں سے پکڑتے بہت مشکل سے اپنے ہاتھ سے چھوٹنے سے بچایا تھا۔اسے ابھی بہت زیادہ ہمت چاہیے تھی اس پر سائن کرنے کے لیے۔۔۔

اس نے ایک شکوہ کناں نگاہ اس شخص پر ڈالی تھی۔۔جواب اس کے لیے اجنبی ہونے والا تھا۔۔۔

اگر اس کو چھوڑنا ہی تھا تو کچھ لمحے پہلے یہ ستم ڈھانے کی کیا ضرورت تھی۔۔کیوں اس کے دل کی تشنگی کو بڑھا دیا تھا۔۔۔ہالہ کی تڑپ اب کئی گنا زیادہ بڑھ چکی تھی۔۔۔

اس شخص نے اس سے اچھا بدلہ لیا تھا۔۔اپنے بے پناہ قریب کر کے اور پھر آنکھوں کے سامنے اپنی زندگی سے نکال کر۔۔۔

ہالہ بے جان ہوتے قدموں کے ساتھ اس کمرے کی دہلیز عبور کر گئی تھی۔۔۔اس نے جاتے ہوئے پلٹ کر دیکھنے کی غلطی نہیں کی تھی۔۔۔ورنہ وہ آگے نہ بڑھ پاتی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"فائنلی نوشیر واں نے اس لڑکی کو طلاق دے دی۔۔۔تھینک گاڈ داؤد۔۔۔تمہاری وجہ سے یہ سب کچھ اتنا آسان ہو گیا۔۔۔منال مجھے نیچا دکھانے کے لیے اس لڑکی کو نوشیر واں کی زندگی میں لائی تھی نا۔۔اب دیکھنا نوشیر واں کی زندگی میں واپس لوٹنے کے بعد کیسے اسے اس منال سے متنفر کرتی ہوں۔۔۔

بڑی آئی میری جگہ کسی اور کو دینے والی۔۔۔"

داؤد سے بات کرتے فرحین کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا۔۔۔

اسے داؤد نے ابھی یہی خبر دینے کے لیے فون کیا تھا کہ ہالہ واپس لوٹ چکی ہے۔۔۔

"نوشیر واں نے اسے طلاق دے دی ہے۔۔۔اب بس ہالہ کے سائن کرنے کی دیر ہے۔۔۔جو آج کل میں میں اس سے کروا لوں گا۔۔"

داؤد کی یہ بات سن کر فرحین کے چہرے سے مسکراہٹ نہیں ہٹ رہی تھی۔۔۔

"تم نے نوشیر واں پر جو حملہ کروایا وہ ٹھیک نہیں تھا۔۔۔اگر اسے کچھ ہو جاتا تو۔۔۔"

فرحین یہ بات اس سے پہلے بھی بہت بار کر چکی تھی۔۔۔

"کچھ نہیں ہوتا اسے۔۔۔جان سے مارنا ہی نہیں تھا۔۔۔بس ڈرانا تھا۔۔۔"

داؤد نے بہت سہولت سے جھوٹ بولا تھا۔۔ورنہ اس کے نوشیروان کو جان سے مارنے کے لیے ہی یہ کیا تھا۔۔۔

اسے جب سے پتا چلا تھا کہ ہالہ نوشیرواں سے محبت کرنے لگی ہے۔۔۔وہ نوشیرواں کو جان سے مارنے کا ارادہ ہی رکھتا تھا۔۔۔ جس پر اس نے اپنے باپ کی بھی نہیں سنی تھی۔۔۔

"ہمہ بس ٹھیک ہے۔۔اب ہم آخری بار بات کر رہے ہیں۔۔ تمہیں وہ لڑکی مل چکی ہے۔۔۔اور میرا نوشیرواں بھی اب پوری

طرح سے اس لڑکی سے آزاد ہو چکا ہے۔۔۔اب میں اسے سنبھالوں گی۔۔"

فرحین کی بات پر داؤد خباثت سے مسکرایا تھا۔۔۔

"اتنی بھی کیا جلدی ہے رابطے ختم کرنے کی۔۔۔تم جیسی بے وقوف اور بگڑی امیر زادیاں بھی بھلا چھوڑنے کے لیے ہوتی ہیں۔۔"

داؤد کی بات پر فرحین کی رنگت بدلی تھی۔

"کیا بکواس کر رہے ہو تم۔۔؟؟دماغ ٹھیک ہے تمہارا۔۔۔"

فرحین تپ اٹھی تھی۔۔

"کیوں ایسا کیا غلط بول دیا میں نے۔۔۔صرف ایک رات کے لیے تمہیں میرے پاس آنا ہو گا۔۔۔ویسے بھی اب تک نوشیر واں کو جیلس کرنے کے لیے تم میری بانہوں میں رہی تو ہو۔۔۔تمہارے سامنے شرافت کا ناٹک کرتے ہوئے بہت مشکل سے خود کو روکے رکھا۔۔پر اب جب سب معاملات کلیئر ہو گئے ہیں تو تم بھی میرا احسان لوٹا دو۔۔

ویسے بھی تم جیسی لڑکی غیر مردوں کی بانہوں میں کمفرٹیبل ہی فیل کرتی ہے۔۔میں دیکھ چکا ہوں۔۔۔ویسے جس دولت کی وجہ

سے تم میرے آگے پیچھے پھرتی رہی ہو وہ میری نہیں تھی۔۔۔

ہالہ کے باپ کی ہے۔۔ جسے اس کے باپ کو مار کر ہم نے اس سے

چھین لیا تھا۔۔۔"

داؤد قریشی کی بات سنتے فرحین کی رنگت سیاہ ہوئی تھی۔۔۔

"بکواس بند کرو تم اپنی۔۔ میں ایسی ویسی لڑکی نہیں ہوں۔ میں

فون رکھ رہی ہوں۔۔ دوبارہ مجھے فون مت کرنا۔۔ اور اتنے ہی

ارمان جاگ رہے ہیں تو گھر میں موجود اپنی ہونے والی بیوی سے

پورے کرو۔۔۔"

فرحین نخوت سے بولتی فون بند کرنے لگی تھی جب سپیکر سے ابھرتے داؤد کے الفاظ اسے پتھر کا کر گئے تھے۔۔

"ہالہ غیر مردوں سے رشتے کہیں نہیں بناتی۔۔اسے تو ویسے بھی اب میرے پاس ہی آنا ہے۔۔۔تم اس وقت اپنی بات کرو۔۔۔ اور میری یہ بات کان کھول کر سن لو اگر تم میرے پاس نہ آئی تو میں تمہارے خاندان میں سب کو بتادوں گا کہ نوشیر واں پر حملے میں تم بھی برابر کی شریک تھی۔۔۔

میرے ان نون نمبر پر اس کی لوکیشن تم نے ہی شیئر کی تھی۔۔۔ اور اس کے علاوہ یہ ساری فون کال ریکارڈ۔۔۔سوچ لو نوشیر واں

تو ہاتھ سے جائے گا ہی جائے گا۔۔۔ساتھ میں ماں باپ کو بھی کھو بیٹھو گی۔۔۔کیا پتا جیل میں ڈال دی جاؤ۔۔۔"

داؤد قریشی آستین کا سانپ نکلے گا فرحین جو قطعاً اندازہ نہیں تھا۔۔۔

وہ بہت بری طرح سے پھنس چکی تھی۔۔۔ایک طرف اس کی عزت تھی تو دوسری جانب سب کچھ تھا۔۔۔

جیسے جیسے وہ سوچ رہی تھی تو اسے اندازہ ہو رہا تھا کہ اس نے ہالہ کے ساتھ جو غلط کیا تھا۔۔۔اسے نوشیرواں سے دور کروا کر ایک

ایسے انسان کے حوالے کر دیا تھا جس کی کمینگی اور گھٹیا پن کی کوئی انتہا نہیں تھی۔۔۔

اب اس کے ساتھ بھی یہی ہونے جا رہا تھا۔۔

اگر گھر والوں کو اس حوالے سے پتا چل جاتا تو باقی تو کیا اس کے اپنے بابا نے اسے نہیں چھوڑنا تھا۔۔اور نوشیر واں وہ کس قدر نفرت کرتا اس سے۔۔۔

فرحین نے جیسے ہالہ کے پیروں تلے سے زمین کھینچی تھی۔۔ویسی ہی اب اس کے اپنے پیروں تلے سے سرک چکی تھی۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

وہ جب سے واپس آئی تھی بستر پر گری بس روئے جا رہی تھی۔۔

کسی سے اس کی کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔۔۔

داؤد اور جبران صاحب اس کی حالت دیکھ کر ہی سب سمجھ گئے

تھے۔۔۔ کہ وہ اپنے ارادوں میں پوری طرح سے کامیاب ہو چکے

ہیں۔۔۔

"ہالہ بس کرو۔۔۔ کیوں خود پر اتنا ظلم کر رہی ہو۔۔۔ اٹھو تھوڑا

سا کھانا کھالو۔۔۔"

ثمرین اس کے قریب کھانے کی ٹرے رکھتے اسے محبت سے

پچکارتے ہوئے بولی تھی۔۔

"بھابھی پلیز آپ یہاں سے جائیں مجھے ابھی کسی سے کوئی بات نہیں کرنی۔۔"

وہ چہرے پر تکیہ رکھتے اسے جانے کا بول گئی تھی۔۔

"تمہیں کھانا کھلائے بغیر نہیں جاؤں گی۔۔۔اٹھو پہلے فریش ہو۔۔کپڑے بدلو اور پھر کھانا کھاؤ۔۔تم میری بات بالکل بھی نہیں مانتی ہالہ۔۔میں اپنے گھر والوں تک سے ملنے نہیں جا سکتی۔۔تمہاری صورت ایک بہن ملی تھی۔۔اور تم بھی دھتکارنے لگی ہو مجھے۔۔"

ثمرین اس کے خفگی سے کہنے پر روتے ہوئے اٹھنے لگی تھی جب ہالہ نے بچارگی سے ان کا ہاتھ پکڑے روک لیا تھا۔۔۔

"سوری آپ میری وجہ سے ہرٹ ہوئیں۔۔"

ہالہ نے ان کے آنسو دیکھ افسردگی سے کہا تھا۔۔۔ جس کا اپنا چہرا پوری طرح سے آنسوؤں سے بھیگا ہوا تھا۔۔

ثمرین اسے بہت مشکلوں سے کپڑے دے کر واش روم بھیجنے میں کامیاب ہوئی تھی۔۔

"خود کو اتنا ہلکان مت کرو پیاری لڑکی۔۔۔تم نے آج تک کبھی کسی کے ساتھ برا نہیں کیا تو تمہارے ساتھ برا کیسے ہو سکتا ہے۔۔"

اسے کھانا کھلانے کے بعد ثمرین اس کی پیشانی پر بوسہ دیتی اسے محبت پاش نگاہوں سے دیکھتے بولی تھی۔۔۔

اس کی بات سنتے ہالہ افسردگی سے مسکرا دی تھی۔۔

"اب اس سے زیادہ اور برا کیا ہو گا بھابھی میرے ساتھ جتنا اب تک ہو چکا ہے۔۔"

ہالہ کی نگاہیں سائیڈ ٹیبل پر رکھی فائل پر پڑی تھی۔۔ جس پر سائن کرنے کی ہمت وہ ابھی تک نہیں کر پائی تھی۔۔

ثمرین برتن اٹھاتی وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔ہالہ کے نم آلود بال اس کی کمر پر بکھرے ہوئے تھے۔۔۔

اس نے اپنے لباس پر دھیان ہی نہیں دیا تھا۔۔ ثمرین نے جو پکڑایا تھا وہی پہن لیا تھا۔۔

وہ بیڈ سے اٹھتی دروازہ لاک کرنے کے لیے اس جانب بڑھی تھی جب اس کی نظر مرر کی جانب اٹھی تھی۔۔۔

پنک کلر کی لانگ شرٹ جس کے فرنٹ پر ہلکی ہلکی ایمبرائیڈری کی گئی تھی۔۔کیپری کے پائنچوں پر بھی ویسے ہی سارا کام کیا گیا تھا۔اس کے نازک وجود کی رعنائیاں اس لباس میں واضح ہو رہی تھیں۔۔۔

گیلے بالوں کی وجہ سے شرٹ کا پچھلا حصہ بھیگ چکا تھا۔۔

اسے اپنا یہ حسین روپ اس پل بہت عجیب سا لگا تھا۔۔۔ثمرین نے اسے یہ لباس کیوں دیا تھا۔۔۔

وہ بس سوچ کر رہ گئی تھی۔۔۔اس وقت اس کا دماغ بالکل ماؤف ہو رہا تھا۔۔۔سوچنے سمجھنے کی صلاحیتیں ساتھ چھوڑ چکی تھیں۔۔

وہ دروازے کے جانب بڑھتے دروازہ لاک کرنے ہی والی تھی جب اچانک باہر سے کسی نے ہاتھ رکھتے اسے ایسا کرنے سے روک دیا تھا۔۔

ہالہ نے گھبرا کر دروازے کی جانب دیکھا تھا۔۔وہ یہاں کسی پر بھی اعتبار نہیں کر سکتی تھی۔۔اس لیے ہر وقت اپنا دروازہ اندر سے لاک رکھتی تھی۔۔۔صرف ثمرین کے کہنے پر کی کھولتی تھی۔۔

"کک کون۔۔۔؟؟"

دروازے پر جماہاتھ دیکھ اس نے اپنی جانب سے بند کرنے کی پوری کوشش کی تھی۔۔ مگر مقابل کی طاقت کا مقابلہ نہیں کر پائی تھی۔۔

ایک جھٹکے سے دروازہ کھلا تھا اور کوئی اندر داخل ہوا تھا۔۔۔

اس کے چہرے پر نقاب چڑھا ہوا تھا۔۔۔ہالہ کی مارے خوف کے لبوں سے چیخ بر آمد ہوئی تھی۔۔۔

اس نے باہر نکلنے کی کوشش کی تھی جب وہ شخص اس کی کمر میں بازو حمائل کرتا دروازے کو زور سے بند کرتا اس کی پشت دروازے سے لگا گیا تھا۔۔

"کون ہو تم۔۔ چھوڑو مجھے۔۔۔؟؟"

ہالہ کی خوف کے مارے جان نکلنے کے برابر ہوئی تھی۔۔۔اس نے چیختے ہوئے اس کی گرفت سے نکلنا چاہا تھا۔۔

اپنی کمر کے گرد بندھے اس کے بازو اور ہاتھ کو اپنے ناخنوں سے کھرونچ ڈالا تھا۔۔۔جو دروازہ لاک کرتا اب اس کی جانب متوجہ ہوا تھا۔۔۔

"ہالہ قریشی تم اچھے سے جانتی ہو تمہارے کمرے میں آ کے اور تمہیں اپنی بانہوں میں بھرنے کی جرأت ایک ہی انسان کر سکتا ہے۔۔ تمہارا شوہر نوشیروان آفندی۔۔۔"

نوشیر واں نے اس کے کان کی لوح کے قریب جھکتے گھمبیر سرگوشی کرتے اس کو ساکت کر دیا تھا۔ہالہ کے ہاتھ جو اسکے بازو کو پوری طرح سے لہولہان کر چکے تھے۔۔۔وہ بھی اپنی جگہ تھم سے گئے تھے۔۔

وہ ہاتھ بڑھاتا اپنے چہرے سے نقاب ہٹا گیا تھا۔۔۔

ہالہ ابھی بھی پھٹی پھٹی آنکھوں سے اس کی جانب دیکھتی اپنی جگہ سن کھڑی تھی۔۔۔اس کے تو بازو، ٹانگ اور پسلیوں گولیاں لگی تھیں۔۔۔پھر وہ اتنی جلدی اپنے پیروں پر کیسے۔۔۔

ہالہ نے اسے سر سے پیر تک گھورا تھا۔۔۔

"آپ۔۔آپ بالکل ٹھیک ہیں۔۔۔"

بہتی آنکھوں کے ساتھ اس کے نوشیر واں کے بازو اور سینے پر ہاتھ رکھتے بے یقینی سے پوچھا تھا۔۔۔اس کی آنکھوں سے قطار در قطار آنسو بہہ رہے تھے۔۔۔

"مگر آپ پر تو حملہ۔۔۔"

ہالہ کو کچھ بھی سمجھ نہیں آرہا تھا۔وہ کبھی اس کو چھوتی تھی تو کبھی سوالیہ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھنے لگتی تھی۔۔۔

نوشیر واں خاموش نگاہوں سے اس لڑکی کا یہ ری ایکشن دیکھ رہا تھا۔۔۔جس کے ہر ہر انداز سے اس کے لیے محبت اور دیوانگی جھلک رہی تھی۔۔۔مگر وہ اس اس لڑکی کا بھروسہ جیت پانے میں ناکام رہا تھا۔۔۔

"جھوٹ تھا وہ سب۔۔۔مجھ پر کیا گیا حملہ باقی تمام سازشوں کی طرح ناکام رہا۔۔۔کچھ چہروں کو بے نقاب کرنے کی خاطر مجھے وہ ناٹک کرنا پڑا۔۔۔"

نوشیر واں نے صاف گوئی سے جواب دیا تھا۔۔۔

"ناٹک کیا تھا۔۔۔وہ صرف ایک ناٹک تھا۔۔۔ آپ کو اندازہ بھی ہے میں کتنی تکلیف میں رہی ہوں۔۔۔ آپ کے بارے میں سن کر میرے دل کو کس قدر اذیت ہوئی ہے۔۔۔ آپ ایسا کیسے کر سکتے ہیں میرے ساتھ۔۔

آپ کے سب گھر والوں نے مجھ پر الزام لگایا کہ میں نے آپ کو مارنے کی کوشش کی۔۔"

ہالہ اس کا گریبان مٹھیوں میں جکڑے اسے جھنجھوڑتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

"مارنے کی کوشش تو کی تھی تم نے۔۔۔میں بچ گیا یہ میری قسمت تھی۔۔"

نوشیرواں نے اس کے چہرے پر بکھرے آنسوؤں کو صاف کرنے کے لیے ہاتھ بڑھایا تھا۔۔۔جسے ہالہ نے خفگی سے جھٹک دیا تھا۔۔

"میں نے ایسا کچھ نہیں کیا۔۔آپ بہت برے ہیں۔۔۔میں معاف نہیں کروں گی آپ کو۔۔۔وہ ایک ہفتہ کتنی تکلیف میں گزرا ہے میرا۔۔۔حساب دے سکتے ہیں آپ اس تکلیف کا۔۔۔"

وہ سسک اٹھی تھی۔ جبکہ نوشیر واں کو اپنا ہاتھ جھٹکے جانا پسند نہیں آیا تھا۔۔

نوشیر واں نے اس کی دونوں کلائیوں کو اپنی آہنی گرفت میں لیتے اس کی کمر پر موڑا تھا اور اسے اپنے قریب تر کرتا انتہائی جارحانہ انداز میں اس کے چہرے سے ایک ایک آنسو لبوں سے چننے لگا تھا۔۔۔

اس کی بیئرڈ کی چبھن سے ہالہ کا چہرا سرخ ہوا تھا۔۔وہ اس کی مضبوط پناہوں میں کسمسائی تھی۔۔۔

جب اسے ایک دم سے احساس ہوا تھا کہ وہ یہ پناہیں تو کھو چکی تھی۔۔۔اب ان پر اس کا کوئی حق نہیں تھا۔۔۔

وہ شخص ایسے اس کے قریب آکر اسے نہیں چھو سکتا تھا۔۔۔

وہ اسے چھوڑ چکا تھا۔۔ہالہ نے بولنا چاہا تھا۔۔۔اس کی گرفت سے نکلنا چاہا تھا مگر اسے وہ موقع ہی نہیں دے رہا تھا۔۔۔

"میں دینے کو تیار ہوں تمہاری ایک ایک تڑپ کا حساب۔۔۔مگر جو تمہاری بزدلی اور بے وقوفی سے میرا نقصان ہونے جا رہا تھا۔۔۔کیا تم اس کا ازالہ کر سکتی ہو۔۔۔میرے بار بار پوچھنے پر

مجھے کیوں نہیں بتایا کہ تم جس زہنی اذیت سے گزر رہی ہو۔۔

کیوں نہیں بتایا کہ وہ گھٹیا انسان تمہیں بلیک میل کر رہا ہے۔۔

میری بیوی اس گھٹیا انسان سے بلیک میل ہوتی رہی اور مجھے بتانا بھی گوارہ نہیں کیا۔۔۔"

نوشیر واں کا غصہ کم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔اس کی گرم سانسیں ہالہ کا چہرا جھلسا گئی تھیں۔

"اب کوئی فائدہ نہیں ہے اس سب کا۔۔۔ آپ مجھے چھوڑ چکے ہیں۔۔۔اب میرا آپ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔۔ آپ نے

طلاق کے پیپرز سائن کر دیئے ہیں۔۔اگر سب جانتے تھے تو کیوں کیا سائن آپ نے۔۔۔

جان چھڑوانا چاہتے ہونگے آپ بھی مجھ سے۔۔۔دل بھر گیا ہو گا مجھ جیسی رو تلو اور ڈرپوک لڑکی سے۔۔۔"

ہالہ کو اس کی باتوں پر مزید تکلیف ہونے لگی تھی۔۔اس نے کل طلاق کے پیپرز پر سائن کرنے سے پہلے یہ ساری باتیں کیوں نہیں کی تھیں اگر وہ جانتا تھا تو۔۔۔

ہالہ نے اس کی گرفت سے نکلنا چاہا تھا۔۔۔جب نوشیروان اسی کا دوپٹہ لیتا اس کے دونوں ہاتھوں کو پیچھے کمر پر باندھ گیا تھا۔۔۔

"جتنی مزاحمت کرو گی۔۔۔میں ایسے ہی بے بس کر دوں گا۔۔۔"

نوشیر واں نے اسے اپنی بانہوں میں اٹھایا تھا اور لا کر بیڈ پر پٹخ دیا تھا۔۔۔جو اگر وہاں مزید کچھ دیر کھڑی رہتی تو اس نے زمین بوس ہو جانا تھا۔۔۔

ہالہ اس شخص کی اس جارحانہ کاروائی پر اسے دیکھ کر رہ گئی تھی۔۔۔ہالہ کے نم آلود لانبے بال بیڈ پر بکھر گئے تھے۔۔۔

اس نے اٹھنے کی کوشش کی تھی مگر وہ پیر سے بیڈ پر ڈھے گئی تھی۔۔۔نوشیر واں نے بہت مشکل سے اس کے قیامت خیز

سر اپے سے نگاہیں چرائی تھیں۔۔۔جو اسی کے پسند کیے گئے لباس میں ملبوس اس وقت اپنے وجود کی تمام حشر سامانیوں کے ساتھ بنا دوپٹے کے اس کے سامنے بیڈ پر پڑی اپنے ہاتھوں کو آزاد کروانے کی کوشش میں مسلسل مزاحمت کر رہی تھی۔۔۔

نوشیر واں اس کے دائیں بائیں اپنی ہتھیلیاں جماتا اس کے اوپر جھک آیا تھا۔۔

اس کے قریب آنے پر ہالہ کی مزاحمت دم توڑ گئی تھی۔۔۔

"میرے ہاتھ کھولیں۔۔۔"

ہالہ نے بہتی آنکھوں کے ساتھ اس کی جانب دیکھتے کہا تھا۔۔۔

جب نوشیر واں دوبارہ سے اس کے چہرے کو اپنے بے باک لمس سے لال انگارہ کر گیا تھا۔۔۔

وہ اس کے حصار میں مقید کانپ گئی تھی۔۔۔

"یہ ہاتھ تب کھلیں گے جب تم مجھے اپنے ماضی کے بارے میں سب کچھ بتاؤ گی۔۔۔'

نوشیر واں نے اس کی آنکھوں میں اپنی مقناطیسی نگاہیں گاڑھتے کہا تھا۔۔۔

"آپ کو فرحین نے سب بتا دیا ہو گا۔۔۔وہی سچ ہے۔۔"

ہالہ نے اس کی جانب سے نگاہیں چرائی تھیں۔۔۔۔

جب نوشیر واں اس کی بالوں کی گدی کو اپنی گرفت میں لیتا اس کے کانپتے لبوں پر اپنے لبوں سے اپنی دیوانگی کی تحریر رقم کرتا اسے جی جان سے لرزا کر رکھ گیا تھا۔۔

ہالہ کو لگا تھا شاید وہ اسے اس وجہ سے چھوڑ رہا ہے کہ وہ جانتا تھا کہ اس نے ابھی تک طلاق نامے پر سائن نہیں کیے۔۔

"ہالہ میں سب کچھ جانتا ہوں۔۔۔۔ حرا نے مجھے تمہاری سچائی اسی دن بتادی تھی جب پہلی بار داؤد کو دیکھ کر تم بری طرح سے گھبرائی تھی۔۔۔ تمہیں کیا لگتا ہے میں صرف نام کا شوہر بنا رہا ہوں۔۔۔ کانٹریکٹ سے بھی پہلے نکاح نامے پر سائن کیا تھا میں نے۔۔۔ تمہیں ہر طرح سے محفوظ فیل کروانا زمہ داری تھی میری۔۔۔

تم نے جب خوف سے لرزتے میرے پناہوں میں خود کو محفوظ محسوس کیا تھا۔۔۔

اس پل تم میرے دل کی دنیا کو ہلا کر رکھ گئی تھی۔۔۔ تمہارا وہ خوف میرے ضبط کا امتحان لے گیا تھا۔۔ میں نے اسی دن حرا سے جا کر پوچھا تھا۔۔ اس نے مجھے تمہارے بارے میں سب کچھ بتا دیا تھا۔۔۔ اور داؤد قریشی کے گھٹیا پن کے بارے میں بھی۔۔۔

تم سے اس طوفانی رات میں ہوئی ملاقات بھی مجھے اچھے سے یاد تھی اور دوسری ملاقات بھی جب تم دوسری بار بھی میری گاڑی سے ٹکرائی تھی۔۔ تم نے اپنے شوہر کو ٹھیک سے سمجھا ہی نہیں۔۔۔

تمہارے تایا کے فرشتوں کو بھی خبر نہیں ہے کہ اس وقت سے ان کی اس حویلی پر میری رسائی ہے۔۔۔یہاں تم پر ٹوٹی قیامت سے تمہاری بھابھی ثمرین آگاہ کر چکی ہے مجھے۔۔سب کچھ جاننے کے باوجود میں تمہاری زبانی ایک بات تمہارا ماضی سننا چاہتا ہوں۔۔۔اور یہ بھی چاہتا ہوں کہ تم اس درد کو آج ہمیشہ ہمیشہ کے لیے میرے سینے ہے بہادو۔۔۔

کیونکہ اس کے بعد میں دوبارہ ان حسین آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھنا چاہتا۔۔۔"

نوشیرواں کی بات پر ہالہ نے بے یقینی سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

وہ سب کچھ جانتا تھا۔۔۔اور اسے نہ تو اس نے بھنک لگنے دی تھی۔۔۔نہ حرا اور نہ ثمرین نے۔۔۔

"میرے ہاتھ کھولیں۔۔۔مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی۔ آپ نے مجھے اتنا رلایا ہے۔۔۔"

اسے یہ شخص شاک پر شاک دے رہا تھا۔۔

"پہلے مجھے ساری بات ان لبوں سے سننی ہے۔۔۔پھر ہی ہاتھ کھلیں گے۔۔۔"

اس کے لبوں کی نمی کو اپنی پوروں پر چنتا وہ بے باکی سے اس کی کپکپاتے قیامت خیز سراپے کو گھورتے ہوئے بولا تھا۔۔۔ہالہ اس کی نگاہوں پر مزید لرز اٹھی تھی۔۔۔

اپنے ماضی کے تصور سے ہالہ کی آنکھوں میں نمی آن ٹھہری تھی۔۔۔

جب نوشیرواں نے آگے بڑھتے اس کے نازک وجود کو اپنی بانہوں میں اٹھاتے اپنے سینے سے قریب کر لیا تھا۔۔۔۔

ہالہ اپنے ماں باپ کی اکلوتی اولاد تھی۔۔اس کی مدر کی اس کے بچپن میں ہی ڈیتھ ہو چکی تھی۔۔۔اسے اس کے بابا نے ماں اور باپ دونوں بن کر پالا تھا۔۔۔اس کے لیے بھی وہی سب کچھ تھے۔۔

نعمان قریشی اور جبران قریشی دو ہی بھائی تھے۔۔۔ان کے فادر نے اپنے آخری وقت میں دونوں بیٹوں کا حصہ ان کے نام کر دیا تھا۔۔۔جو بہت بڑی وراثت تھی۔۔۔جس کا بٹوارہ وہ اپنی زندگی میں کرنے کا حوصلہ نہیں رکھتے تھے۔۔

مگر وہ یہ بھی نہیں چاہتے تھے کہ ان کے مرنے کے بعد ان کے بیٹے ایک دوسرے کی جان کے دشمن بنیں۔۔یہی وجہ تھی کہ انہوں نے پورے انصاف کے ساتھ دونوں میں برابر کی مالیت کی جائیداد تقسیم کی تھی۔۔۔۔

اور بیٹوں کو آگے بھی جوڑی رکھنے اور خاندانی وراثت باہر نہ جانے کا سوچتے انہوں نے اپنے بڑے بیٹے جبران قریشی کے بیٹے داؤد کا رشتہ نعمان قریشی کی نیم رضامندی سے ہالہ کے ساتھ طے کر دیا تھا۔۔

نعمان قریشی کو اپنے بھتیجے سے بہت محبت تھی۔۔اگر وہ اتنی جلدی اس عمر میں یہ رشتہ کرنے کے حق میں نہیں تھے۔۔مگر باپ کی ہوش کے اگے انہوں نے خاموشی اختیار کرلی تھی۔

انہوں نے کبھی ہالہ کو اس حوالے سے کچھ نہیں بتایا تھا وہ کچی عمر میں بچوں کے ذہن خراب نہیں کرنا چاہتے تھے۔۔

ان دونوں بھائیوں کے درمیان شروع میں تو بہت اتفاق اور محبت رہا تھا۔۔۔مگر پھر آہستہ آہستہ نعمان قریشی بھائی کی عادتوں کو دیکھ بہت پریشان رہنے لگے تھے۔۔۔

جو عیاشی اور آرام میں پڑ کر ایک ایک کر کے اپنی ساری جائیداد بیچنے لگے تھے۔۔۔

نعمان صاحب ہمیشہ سے ایک ذہین اور قابل انسان تھے۔۔

جنہوں نے اپنی ذہانت کا استعمال کرتے شہر میں بھی اپنا کاروبار کھولا تھا۔۔۔ گاؤں میں بھی وہ زرعی کام دیکھتے تھے۔۔

بہت کم وقت میں انہوں نے اپنے کاروبار کو بہت اوپر پہنچا دیا تھا۔۔

بڑے بھائی کو اپنی جائیداد کسی اور کے ہاتھ بیچنا وہ برداشت نہیں کر پائے تھے۔۔

اسی خاطر انہوں نے جبران قریشی کی بچی تمام زمینیں خرید لی تھیں۔۔۔

جبران قریشی کے ساتھ ساتھ ان کا بیٹا بھی انہیں کے جیسا عیاش تھا۔۔۔ان کے حالات آہستہ آہستہ مزید خراب ہوتے چلے گئے تھے۔۔۔ان کے بہت بار مدد مانگنے پر نعمان صاحب نے ان کی بہت مدد بھی کی تھی۔۔۔

بچے بڑے ہو چکے تھے۔۔۔اپنا سب کچھ گنوانے کے بعد جبران قریشی کی نظر اب اپنے بھائی کی وراثت پر تھی۔۔۔جس کی اکلوتی وارث ہالہ تھی۔۔

نعمان صاحب اپنی پڑھی لکھی سمجھدار بیٹی کو ایسے عیاش انسان کے ہاتھ میں دینے کا ارادہ بالکل بھی نہیں رکھتے تھے۔۔۔جبران قریشی جب بھی اس باب کا تذکرہ چھیڑتے تو وہ فوراً انکار کر دیتے تھے۔۔

انہوں نے کئی بار صاف لفظوں میں بتا دیا تھا کہ وہ اپنی بیٹی کی شادی اپنی مرضی سے کسی ایسے لڑکے سے کریں گے جو اس کے قابل ہو۔۔اور ایک محبت اور عزت بھری زندگی دے سکے۔۔

جبران قریشی اس بات پر فساد کھڑا کرنا شروع کر چکے تھے۔۔۔

جب انہیں دنوں جبران کی بیوی اور بڑا بیٹا ایک روڈ ایکسیڈنٹ کا شکار ہو کر اپنی جان کی بازی ہار بیٹھے تھے۔۔

جبران اور داؤد گہرے صدمے کا شکار ہوئے تھے۔۔ جس کی وجہ سے کچھ وقت تو وہ اس معاملے میں خاموش رہے تھے۔۔۔ مگر کچھ عرصے بعد انہوں نے گاؤں میں ہر طرف یہ بات پھیلانا شروع کر دی تھی کہ ہالہ اپنی پسند سے شادی کرنا چاہتی ہے۔۔ اسی وجہ سے ان کا بھائی باپ کی آخری خواہش تک بھول چکا ہے۔۔۔

ان کی اتنی کوششوں کے باوجود نعمان صاحب کی نہ ہاں میں نہیں بدلی تھی۔۔۔مگر وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ ان کا بھائی دولت کی لالچ میں ان کے خون کا پیسہ ہو جائے گا۔۔۔

نعمان صاحب کی غیر موجودگی میں ہالہ کو بہت بار دھمکیاں گیا تھا کہ وہ اس شادی کے لیے مان جائے ورنہ اس کے باپ کو مار دیا جائے گا۔۔۔ہالہ کو داؤد کی گھٹیا عادتوں کا پتا تھا۔۔۔وہ ایسا بالکل بھی نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔

مگر وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ اس کا انکار اسے کتنے بڑے خسارے سے دوچار کر دے گا۔۔۔

وہ رات اس کی زندگی کی تاریک رات تھی۔۔۔جب داؤد اور جبران قریشی نے اس کے گھر میں داخل ہو کر اس کی آنکھوں کے سامنے اس کے بابا کو خنجر سے وار کرتے بے دردی سے مار دیا تھا۔۔۔

ہالہ انہیں روکنے کی کوشش کرتی چیختی گڑگڑاتی رہ گئی تھی مگر ان کو رحم نہیں آیا تھا۔۔۔

نعمان صاحب کے مرنے کا یقین کرتے وہ ہالہ کو وہیں ان کے پاس پھینکتے وہاں سے نکل گئے تھے۔۔

ہالہ جو ان کے پاس بیٹھی تڑپتے ہوئے ان کے پیٹ سے خنجر نکالنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔اس کی تصویریں بنا کر بعد میں اسے بلیک میل کیا گیا تھا کہ وہ داؤد سے شادی کر لے ورنہ اسے ساری زندگی کے لیے جیل ڈلوا دیا جائے گا۔۔۔

نعمان صاحب کو مار کر وہ ان کی جائیداد میں حصہ دار بننا چاہتے تھے۔۔۔اور ساتھ ہی داؤد کی نظر ہالہ پر بھی تھی۔۔

ہالہ اس وقت شدید صدمے میں تھیں۔۔۔وہ نہ تو اپنے باپ کے قاتل سے شادی کرنا چاہتی تھی اور نہ ہی انہیں ایسے کھلا آزاد

پھر تا دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔وہ جانتی تھی اس نے انکار کیا تو اسے مار دیا جائے گا۔۔

اسی خاطر مجبوراً شادی کے لیے حامی بھرتے وہ ثمرین کی مدد سے شادی کی رات وہاں سے بھاگ آئی تھی۔۔۔

خالی ہاتھ بھاگتے وہ بس اپنی جان بچانا چاہتی تھی۔۔۔خود کو محفوظ کر کے وہ اپنے باپ کے قاتلوں کو کیفرِ کردار تک پہنچانا چاہتی تھی۔۔

ہالہ کے بھاگنے کے بعد اسے تلاش کرنے کے ساتھ ساتھ انہوں نے جب نعمان قریشی کے وکیل سے بات کی تو انہیں پتا چلا تھا کہ

وہ اپنی زندگی میں ہی ساری جائیداد اپنی بیٹی کے نام کر گئے تھے۔۔۔جس میں ان کے بھائی اور بھتیجے کا کوئی حصہ نہیں تھا اب۔۔

یہ بات ان کو مزید پاگل کر گئی تھی۔۔۔وہ ہالہ کو ہر جگہ تلاش کرنے لگے تھے۔۔۔انہوں نے نعمان صاحب کی شہر والی کمپنی پر بھی اپنا قبضہ جما لیا تھا۔۔۔

جہاں داؤد قریشی نے اپنے آپ کو مالک کے طور پر متعارف کروایا تھا۔۔

انہیں اسی بات کا ڈر تھا کہ کسی دن ہالہ ان سے اپنی جائیداد چھیننے نہ پہنچ جائے۔۔۔اسی خاطر وہ اس کی تلاش جاری رکھے ہوئے تھے۔۔۔

ہالہ کو نوشیرواں آفندی کی بیوی کی حیثیت سے دیکھ داؤد کو بہت بڑا جھٹکا لگا تھا۔۔۔ مگر پھر آہستہ آہستہ فرحین کے ذریعے اندر کی باتیں کھلی تھیں تو اس نے اپنی سازشیں رچاتے ہالہ کو بلیک میل کرنے کی کوششیں شروع کر دی تھیں۔۔ جس میں اسے لگتا تھا کہ وہ کامیاب ہو چکا ہے۔۔ کیونکہ ہالہ پھر سے اس کی قید میں آگئی تھی۔۔

"میرے بابا میری وجہ سے اس دنیا سے چلے گئے۔۔۔ مم میں نہیں چاہتی تھی کہ میری وجہ سے آپ بھی۔۔۔"

ہالہ اپنی بات مکمل کرتی اس کے سینے پر سر رکھتی سسک اٹھی تھی۔۔ وہ اپنے اندر کا درد آنسوؤں کے راستے اس کے سینے پر اتار رہی تھی۔۔

اور وہ اسے اپنی مضبوط پناہوں میں بھینچے جلتی آنکھوں اور کنپٹی کی ابھری رگوں کے ساتھ بہت ضبط کر کے بیٹھا تھا۔۔ اس نے ہالہ کو چپ نہیں کروایا تھا۔ اسے رونے دیا تھا۔

"وہ لوگ تمہیں مجھ سے چھیں لینا چاہتے تھے۔۔۔تم ان کے ہاتھوں ٹارچر ہوتی رہی مگر مجھ پر اعتبار کرنا ضروری نہیں سمجھا۔۔۔تمہیں لگتا تھا میں ان دشمنیوں سے بچنے کی خاطر اپنی بیوی کو ان کے حوالے کر دوں گا۔۔اتنا بزدل اور کمزور سمجھا تھا تم نے مجھے۔۔۔"

نوشیر واں اس کا چہرا ہاتھوں کے پیالوں میں بھرتے شکوہ کرتے بولا تھا۔۔۔

ہالہ شرمندگی سے نگاہیں جھکا گئی تھی۔۔یہ سچ تھا وہ پہلے ایسا ہی سمجھتی تھی۔۔کیونکہ اس نے اپنے باپ کے علاوہ اپنے آس پاس ایسے محبت کرنے والے رشتے دیکھے ہی نہیں تھے۔۔

اس نے تو ہمیشہ سے اپنے تایا اور ان کے بیٹے کا لالچ اور خود غرضی دیکھی تھی۔۔۔

"آئم سوری۔۔۔"

اس نے نوشیرواں کی شرٹ مٹھیوں میں دبوچتے روتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

"اب اگر ایک بھی آنسو نکلا تو بہت برا ہو گا۔۔۔"

نوشیرواں نے اس کے آنسو کو اپنے اعنابی لبوں سے چنتے ان پر بریک لگا دی تھی۔۔

"آپ نے اچھا نہیں کیا۔۔۔میں بہت تکلیف میں رہی آپ کے لیے۔۔۔"

ہالہ کو اس شخص کی وہ بے رحمی یاد آئی تھی۔۔۔کتنی اذیت میں تھی وہ اس پر ہوئے حملے کا سن کر۔۔۔

"میں نے داؤد پر کبھی ظاہر نہیں ہونے دیا کہ میں اس کے بارے میں سب جانتا ہوں۔۔ہاں مگر جب جب اس نے تم تک پہنچنے کی کوشش کی۔۔۔اس پر کوشش کو اپنے طریقے سے ناکام بناتا گیا۔۔۔میں چاہتا تو اسے فوری پکڑوا سکتا تھا۔۔۔مگر تمہارے بابا کے قتل کے ساتھ ثبوت انہوں نے تمہارے خلاف بنا رکھے تھے۔۔۔جس سے چاہ کر بھی شک ان پر نہیں جا سکتا تھا۔۔۔

میں نے بہت سارے وکیلوں سے ڈسکس کیا تھا اس بارے میں۔۔۔ثمرین بھی گواہی دینے پر راضی نہیں تھی۔۔۔

داؤد اور جبران قریشی اسی صورت اپنے انجام کو پہنچ سکتے ہیں کہ جب وہ اپنے منہ سے اپنے جرم کا اقرار کریں۔۔۔میں جانتا ہوں میری بیوی اس وقت تک پر سکون اور خوش نہیں رہے گی جب تک اس کے بابا کو انصاف نہیں مل جاتا۔۔۔

اور میں بھی ان قاتلوں کو ان کے انجام تک پہنچانا چاہتا تھا۔۔۔ اسی خاطر تمہیں یہاں بھیجنا پڑا۔۔۔"

نوشیرواں کی آخری بات پر ہالہ نے حیرت و بے یقینی سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

"منال آپی اور اسجد بھائی نے جو بھی کیا میرے کہنے پر کیا۔۔ورنہ کسی کی اتنی مجال کہاں کہ نوشیر واں آفندی کی بیوی کو کچھ کہہ سکے۔۔۔"

نوشیر واں نے اس کو ہونق بنا دیکھے اپنی مسکراہٹ چھپاتے اس کی دونوں آنکھوں پر باری باری لب رکھے تھے۔۔۔جب ہالہ نے چہرا پیچھے کرتے اس کو گھورتے خود سے دور رہنے کو کہا تھا۔۔۔

"انہوں نے مجھے اتنا کچھ بولا۔۔۔وہ سب آپ کے کہنے پر تھا۔۔؟"

ہالہ نے روہانسے لہجے میں پوچھا تھا۔۔۔

"میں نے صرف انہیں لائحہ عمل سمجھایا تھا۔۔۔باقی کے الفاظ ان کے تھے۔۔۔تم ان سے حساب لے سکتی ہو۔۔ویسے انہیں یہ کرنے کے لیے میں نے بہت مشکل سے راضی کیا تھا۔۔ورنہ انہیں تم مجھ سے زیادہ عزیز ہو چکی ہو۔۔آپی اور بابا ماننے کو تیار ہی نہیں تھے کہ تم ایسا کر سکتی ہو۔۔

مگر دشمنوں کے سامنے اسے حقیقت کا رخ دینے کی خاطر کچھ تلخ لفظوں کا استعمال کیا گیا۔۔۔جو صرف لفظی ہی تھے۔۔۔ویسے وہ کوئی معنی نہیں رکھتے۔۔"

نوشیرواں اس کی ہر کنفیوژن کا جواب تفصیل سے دے رہا تھا۔۔

نوشیر واں نے اسے فرحین کے داؤد کے ساتھ پوری طرح سے انوالو تھی۔۔۔جو سن کر ہالہ کو افسوس ہوا تھا۔۔۔

وہ اسے نوشیر واں کی زندگی سے نکالنے کی خاطر کس حد تک چلی گئی تھی۔۔۔

"آپ نے اچھا نہیں کیا میرے ساتھ۔۔سب جانتے ہوئے بھی مجھے بے وقوف بننے دیا۔۔"

ہالہ اس کی گرفت سے نکلنے کی کوشش کرتے خفگی سے بولی تھی۔۔۔وہ شخص اس کو محفوظ رکھنے کے ساتھ ساتھ اس کے

لیے کتنا کچھ کرتا آیا تھا۔۔۔اور وہ اس کی محبت پر شک کرتی رہی تھی۔۔۔

"جانم ابھی تو میں نے کچھ کیا ہی نہیں ہے۔۔۔یہ شکوے شکایت تم کل صبح کے لیے چھوڑ دو۔۔۔"

اس کی گردن پر جھکتا وہ اس کی تیز ہوتی سانسوں کو بے باک نگاہوں سے دیکھتا شوخ گستاخی کر گیا تھا۔۔۔

ہالہ اس کی گرفت میں کسمسا اٹھی تھی۔۔۔

"آپ بھول رہے ہیں آپ طلاق کے پیپرز پر سائن کر چکے ہیں۔۔۔یہ رشتہ صرف میرے سائن کرنے پر اٹکا ہوا ہے۔۔۔"

ہالہ اپنے ہاتھوں کو آزاد کروانے کی پوری کوشش کر رہی تھی۔۔ اس کی دھڑکنوں کی رفتار بڑھنے لگی تھی۔۔

نوشیرواں کی نگاہیں اس کے وجود کی نوخیزی سے الجھنے لگی تھیں۔۔

"تو سائن کرو نا جانم۔۔۔دیر کیوں کر رہی ہو تم۔۔"

اس کی سانسوں کو چھوتا وہ ایک خمار آلود نگاہ اس کے نم آلود بالوں پر ڈالتا ہاتھ بڑھا کر انہیں کمر سے سمیٹتے اس کے کندھے پر ڈال گیا تھا۔۔

ہالہ اس کی بے باکیوں لرزتی اس کی باتوں پر بے یقینی سے اسے تکے گئی تھی۔۔

"ایسے مت دیکھو یار۔۔۔میرے جزبات کا اب تک بہت امتحان لے چکی ہو تم۔۔۔"

نوشیر واں نے ہاتھ بڑھایا تھا اور اس کی کمر کے خم کو ہاتھ کی پشت سے چھوتے اس کی حالت غیر کر دی تھی۔۔۔ہالہ کے جسم کا سارا خون چہرے پر سمٹ آیا تھا۔۔

"آپ کو زرا سا بھی پچھتاوا نہیں ہے ان پیپرز پر سائن کرنے کا۔۔"

ہالہ بے یقینی سے بولی تھی۔۔۔وہ اس کے اتنے بڑے انکشافات پر ٹھیک سے خوش بھی نہیں ہو پا رہی تھی۔۔۔صرف ان پیپرز کی وجہ سے۔۔۔وہ اس کی مضبوط پناہوں میں تھی مگر دل کی بے چینی کم نہیں ہو رہی تھی کہ وہ اسے طلاق دے چکا تھا۔۔۔

"بالکل بھی نہیں ہے۔۔۔بلکہ میں دل و جان سے چاہتا ہوں کہ تم بھی ان پیپرز پر سائن کر دو۔۔۔انتظار نہیں ہو رہا مجھ سے۔۔"

نوشیر واں کے ہاتھوں کی گستاخیاں اس کی کمر پر اب بھی جاری تھیں۔۔۔

ہالہ کی رنگت شرم و حیا سے سرخ ہو چکی تھی۔۔۔

"تاکہ میری جان چھوٹ جائے آپ سے اور آپ اپنی پسند کی لڑکی سے شادی کر سکیں۔۔۔"

ہالہ کی آنکھوں میں نمی ٹھہرنے لگی تھی۔۔۔

"بالکل ایسا ہی ہے۔۔۔ایک بہت حسین دوشیزہ پسند کر رکھی ہے میں نے اپنے لیے۔۔"

نوشیر واں اس کے غصے سے تپتے گالوں کو لبوں سے چھوتا اس لڑکی کی معصومیت اور محبت پر رل و جان سے فدا ہوا تھا۔۔۔جس نے اب تک فائل کو کھول کر دیکھا بھی نہیں تھا۔۔

"میرے ہاتھ کھولیں۔۔میں ابھی سائن کروں گی۔۔"

ہالہ کو لگا تھا وہ جان بوجھ کر اسے تنگ کر رہا ہے۔۔اس کے ہاتھ نہیں کھولے گا۔۔۔مگر نوشیر واں نے اس کے ہاتھوں کو فوراً آزاد کرتے اسے پاکٹ سے پین نکال کر دیا تھا۔۔۔

ہالہ کی آنکھوں میں نمی کا احساس بڑھنے لگا تھا۔۔۔وہ کپکپاتی ٹانگوں کے ساتھ فائل کی جانب بڑھی تھی۔۔۔

فائل دوبار اس کے ہاتھوں سے چھوٹتے چھوٹتے بچی تھی۔۔۔

مگر جیسے ہی اس نے فائل کو اوپن کیا اس کے چہرے کی رنگت مزید سرخ ہوئی تھی۔۔

وہ طلاق کے نہیں اس کانٹریکٹ کو ختم کرنے کے پیپرز تھے جو ان دونوں کے درمیان ہوا تھا۔۔۔

نوشیرواں نے اسی پر سائن کیا تھا۔۔

"سائن کرو۔۔۔"

وہ اسے پیچھے سے اپنے حصار میں لیتا اس کے کندھے پر اپنی ٹھوڑی ٹکاتے بولا تھا۔۔

"یہ تو۔۔۔"

ہالہ نے نگاہیں موڑ کر بے یقینی سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔اس کا چہرا نوشیرواں کے چہرے سے ٹکرا گیا تھا۔۔

"سائن کرو میں منتظر ہوں۔۔۔"

نوشیر واں کی گرم سانسیں ہالہ کے کندھے پر پڑ رہی تھیں۔۔۔

جبکہ ہالہ تو اس وقت شادی مرگ کی سی کیفیت کا شکار تھی۔۔۔

وہ اتنی دیر سے جس وجہ سے پریشان ہو رہی تھی ویسا کچھ تھا ہی نہیں۔۔۔

اس نے ایک پل کی بھی دیر کیے بغیر ان پیپرز پر سائن کر دیا تھا۔۔۔

جو دیکھ نوشیر واں کی دلکش مسکراہٹ میں اضافہ ہوا تھا۔۔

"آپ بہت زیادہ برے ہیں مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی۔۔۔"

ہالہ نے اس کی جانب پلٹتے اس کے چوڑے سینے پر مکے برساتے کہا تھا۔۔۔

"میری کوئی غلطی نہیں ہے۔۔۔تم نے فائل کھول کر نہیں دیکھی۔۔۔"

نوشیرواں نے معصوم بنتے کہا تھا۔۔۔

"آپ بہت زیادہ چلاک ہیں۔۔آپ جانتے تھے میں ایسا ہی کروں گی۔۔"

ہالہ نے اسے گھورا تھا۔۔۔ جس کے جواب میں وہ اس کے پھولے گالوں کو محبت سے چھوتا اسے داؤ پر آزمایا جانے والے اپنے آخری داؤ سے آگاہی دینے لگا تھا۔۔۔

"آپ نے مجھے یہاں اکیلے بھیج دیا۔۔ اگر مجھے یہ لوگ نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے پھر۔۔"

ہالہ نے اس کے سینے پر دونوں ہتھیلیاں رکھتے شکوہ کیا تھا۔۔

جس کے جواب میں نوشیرواں کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی تھی۔۔

"بازل بچارا پچھلے ایک مہینے سے بھیس بدل کر داؤد کا ڈرائیور بنا پھر رہا ہے۔۔۔اور اس گھر کے اندر رہنے کی خاطر صبح شام باورچی بنا پھر رہا ہے۔۔۔اس حویلی میں کام کرنے والی دونوں ملازمین میری بھیجی گئی ہیں۔۔۔ ثمرین کی وجہ سے داؤد تمہارے کمرے کے آس پاس بھی نہیں بھٹک سکا۔۔۔"

نوشیر واں تفصیل سے بتا رہا تھا۔۔۔جبکہ ہالہ اس شخص کی اس محبت پر نے یقینی سے سے تکے گئی تھی۔۔۔

نوشیر واں نے جھک کر اس کے ماتھے پر لب رکھے تھے۔۔۔

"تم میری اولین ترجیح ہو ہالہ۔۔۔میں نے کبھی نہیں سوچا تھا۔۔۔ ضد میں آکر بنایا یہ رشتہ میرے لیے اس قدر اہم ہو جائے گا۔۔۔تم جب پاس نہیں ہوتی تو زندگی کی ہر خوشی روٹھی ہوئی لگتی ہے۔۔"

نوشیرواں نے درمیانی فاصلے مٹاتے اسے اپنے قریب تر کیا تھا۔۔ ہالہ تو اس وقت جیسے ہواؤں میں اڑ رہی تھی۔۔۔یہ شخص اس کی خوش بختی بن کر اس کی زندگی میں شامل ہوا تھا۔۔۔

ہالہ لبوں پر بہت دلفریب مسکراہٹ بکھری ہوئی تھی۔۔۔وہ اس شخص کی شوخیوں اور وارفتگیوں پر اسی کی پناہوں میں سمٹتی اس پل نوشیرواں کو پوری طرح سے بہکا گئی تھی۔۔۔

بنا دوپٹے کے وجود کی دلکشی حواس چھین رہی تھی۔۔۔

"آپ کے بغیر میں کچھ نہیں ہوں۔آئندہ کبھی ایسا مت کیجیے گا میرے ساتھ۔۔میں سہہ نہیں پاؤں گی۔۔۔"

ہالہ نے اس کی گردن میں بانہیں حمائل کرتے اس کی ٹھوڑی پر عقیدت بھرے انداز میں لب رکھے تھے۔۔۔

اس حسین اقرار پر نوشیر واں کے اعصاب مزید بوجھل ہوئے تھے۔۔۔

اس کا چہرا ہاتھوں کے پیالے میں بھرتا وہ اس کے لبوں کی مٹھاس کو اپنے اندر اتارتا چلا گیا تھا۔۔ہالہ آنکھیں میچے اس پل اپنے دل کو اس ستمگر کی موجودگی کا احساس دلاتی اس کی قربت کے سحر میں کھو گئی تھی۔۔۔

نوشیر واں نے اسے اپنی بانہوں میں اٹھایا تھا اور آج اس لڑکی کو پورے استحقاق کے ساتھ اپنا بناتا اسے اپنی محبت کی شدتوں سے آگاہی دے گیا تھا۔۔۔

اس کی شدتوں پر اس کی بانہوں میں سمٹتے اس کے چہرے پر شرم وحیا کے رنگ نمایاں تھے۔۔۔اس شخص کی بے باکیاں اور گستاخیاں گزرتے لمحوں کے ساتھ بڑھ رہی تھیں۔۔

جن کے احساس سے ہالہ کے چہرے پر قوس و قزح کے رنگ بکھرے ہوئے تھے۔

اسے اب کسی بھی بات کا خوف نہیں تھا۔۔کیونکہ وہ جس انسان کی پناہوں میں تھی وہ ایک مضبوط چٹان کی طرح بن چکا تھا۔۔۔ جس کے ہوتے اب کوئی اس کا بال بھی بیکار نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

اسے پوری طرح سے خود میں انڈیلتا نوشیر واں کمرے کی ساری لائٹس آف کر چکا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

ہالہ نے نوشیر واں کے کہے کے مطابق طلاق کے جعلی پیپرز داؤد اور جبران قریشی کے سامنے رکھتے اس سے شادی کرنے اور ساری جائیداد ان کے نام لگانے کا وعدہ کرتے ان کے آگے صرف ایک شرط رکھی تھی۔۔

کہ وہ اپنے جرم کا ایک بار اقرار کریں اس کے سامنے۔۔۔کہ اس کے بابا کو اس نے نہیں ان دونوں نے مارا تھا۔۔۔

ہالہ جانتی تھی وہ اسے نہیں مار سکتے تھے جب تک وہ ساری جائیداد ان کے نام نہ کر دیتی۔۔کیونکہ اگر اسے ایسے مار دیا جاتا تو ساری جائیداد چیریٹی میں چلی جانی تھی۔۔

وہ دونوں تو پہلے ہی نوشیرواں آفندی کو مات دے کر ہالہ کو اس کی چنگل سے نکال کر فتح کے نشے میں دھت تھے۔۔

اپنی حویلی میں کھڑے ہو کر ان یہ اقرار کرنے میں کوئی عار نہیں تھی۔

انہوں نے اسی طاقت کے نشے میں چور ہو کر اپنے منہ سے اقرار کیا تھا۔۔نعمان قریشی کو مارنے والے وہی تھے۔۔کیونکہ وہ اپنی

بیٹی کی شادی کہیں اور کروانا چاہتے تھے۔۔۔جس کے بعد انہیں ایک پھوٹی کوڑی نہ ملتی۔۔۔اسی خاطر انہیں مار کر الزام ان کی بیٹی پر ڈالا گیا تھا۔

ان دونوں کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ ان کا یہ اقرار جرم وہاں لگے پانچ کی قریب کیمروں میں واضح طور پر ریکارڈ ہوا تھا۔۔۔جس کے فوری بعد نوشیروان نے وہاں پولیس بھیج کر انہیں گرفتار کروادیا تھا۔۔۔

وہ دونوں شاک میں گھرے نوشیر واں کو اپنے سامنے چلتا پھرتا دیکھ رہے تھے۔۔۔ایسا ہی ایک شاک تہہ خانے میں قید فرحین کو بھی لگا تھا۔۔۔جو آج رات داؤد کا شکار بننے والی تھی۔۔

مگر اس کے ماں باپ کی دعاؤں کی بدولت اللہ نے نوشیر واں کو فرشتے کی صورت بھیج کر اس کی عزت بچالی تھی۔۔

گھر کے سب لوگوں کے سامنے ساری حقیقت کھل گئی تھی۔۔

کسی کو یقین نہیں آیا تھا فرحین ایسا کر سکتی تھی۔۔وہ خود کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں تھی۔۔۔اس کے ماں باپ نے اس کی صورت دیکھنے سے بھی انکار کر دیا تھا۔۔۔نوشیر واں نے اسے

کوئی سزا نہیں دی تھی۔۔۔معاف کر دیا تھا۔۔۔جو اسکے لیے سب سے بڑی سزا تھی۔۔۔اس نے خود کو کمرے میں بند کر کے رکھ لیا تھا۔۔

وہ خود کو کسی سے سامنا کرنے کے قابل نہیں سمجھتی تھی۔۔۔۔

ہالہ کو گھر کے سبھی لوگوں نے کھلے دل سے خوش آمدید کہا تھا۔۔

آج ان دونوں کا گرینڈ ریسپشن تھا۔۔جس میں بڑی تعداد میں لوگوں کو مدعو کر کے نوشیر واں آفندی نے اپنی خوشی میں شریک کیا تھا۔۔وہ دونوں ایک ساتھ چلتے ہوئے اندر داخل ہوئے تھے۔۔۔

ہالہ دلہن کے روپ میں سجی سنوری چاند کے حسن کو مات دے رہی تھی۔۔۔نوشیر واں کے مضبوط ہاتھ میں اس کی نازک ہتھیلی قید تھی۔۔جسے وہ اب مشکل سے ہی اپنے ہاتھ سے آزاد کرتا تھا۔۔

ان دونوں نے ایک دوسرے کو مکمل کر دیا تھا۔۔۔

منال نے دور کھڑے ان دونوں کی نظر اتاری تھی۔۔۔اس کے بھائی کو ایک مخلص اور محبت کرنے والی جیون ساتھی مل چکی تھی۔۔۔منال بے پناہ خوش تھی۔۔

نوشیر واں جیسا مغرور انسان اس وقت پوری طرح سے اپنی نازک سی بیوی کے نخرے اٹھانے میں مگن تھا۔ جو دیکھ بازل نے قریب آتے اس کو چھیڑنے کی کوشش کی تھی۔۔ جس پر وہ ڈھیٹائی سے مسکرا تا فل وقت اسے بھی اگنور کر گیا تھا۔۔۔ کیونکہ آج اس کی بیوی اس کے نام کی دلہن بنی باقی تمام دنوں سے کہیں زیادہ حسین اور دلفریب لگ رہی تھی۔۔۔

ہالہ نے اسکی محبت پاش نگاہوں کے جواب میں اپنی لرزتی پلکیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔

کیمرے کی آنکھ نے یہ دلفریب منظر ہمیشہ کے لیے محفوظ کیا تھا۔۔

ختم شد۔۔۔۔

Farwa Khalid Novels